

70
7/4/10
CRB 12-1-10

وَاللَّهُ يَسِّرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعِظُّ لِمَن يَشَاءُ

الحمد لله على الهدى والنعمة على العبد المذنب بالرشيد والخطاب السيد

عقرب

الاجتهاد والتقليد

مؤلفه الشريف من المحدثين في العبد المذنب بالرشيد والخطاب السيد

مطهر

۱۳۸۲۵	دفعہ نمبر
الف ۱۹	فصل نمبر
۲۱۴۸	صفحہ نمبر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بَعَثَ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا اِلَى الْعَرَبِ وَالْعَرَبِ

جمع تائیل اور اس شانکوی میں جاری ہزار ہوں سے کثیر اور شہادت پہنچاتا کرے اور علمی

لَيْسَتْ ضَلُّوْا بِهِ فِي الظُّلُمَاتِ وَكَيْتَالِ لَيْسَ بِهِ مَعَ اِلٰهِ الْمَقَامَاتِ

اور ان کے سب سے تاریکیوں میں روشنی ہیں اور ان کے سب سے جو کہ بلند ہوتوں سے ہے

مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ عَوَالِي الْجَمْعِ وَاشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

عالی مدارج حاصل کرے اور ان کا جو دنیا ہوں کہ سوا ہی اللہ کے

اللَّهُ وَحْدَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ اَعْبُدْهُ وَلَا تَسْجُدْ لِمَا يَلْبَسُ

کوئی عبادت نہیں ہے نہ لگا نہ ہے اور نہ ہی اس کا بدلہ اور ایسا رسول ہے کہ اس کو بعد

رَبِّيْ بَعْدَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ وَ

کوئی نبی نہیں ہے درود اللہ کا اور یہ اہل آل اور اصحاب پر

بَارِكْ وَسَلِّمْ وَبَعْدُ كَيْفَ قَوْلُ الْعَبْدِ الضَّعِيفِ الْمُنْقَرِبِ اِلَى

اور برکت اور سلام اس کی بعد بندہ ضعیف اپنی

رَحْمَةُ رَبِّهِ الْكَرِيمِ وَلِيَّ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَلَواتُ اللَّهِ تَعَالَى

ربا کریم کی رحمت کا جامعہ ولی اللہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ اسکو عیب لگانے والی صفت سے

عَمَّا شَأْنَهُ وَأَصْلُهُ بَالَهُ وَحَالَهُ وَمَشَاةُ هَذِهِ رِسَالَةٌ سَمَّيْتُهَا

بہادری اندر اشکادول اور حال اور کار و دست کرے کہتا ہے کہ یہ رسالہ جو میں نے اسکا نام

عَقْدًا مُجِيدًا أَحْكَامِ الْاجْتِهَادِ وَالتَّقْلِيدِ حَمَلْنِي عَلَى تَخْرِيجِهَا

عقدہ مجید فی احکام الاجتہاد و التقلید رکھا مجھکو اس کے لکھنے پر

سُؤَالُ بَعْضِ الْأَصْحَابِ عَنْ مَسَائِلَ مُصَحَّحَةٍ فِي ذَلِكَ

بعض اصحاب کی سوال سے ضروری مسائل سے جو اس باب میں نے راجع کیا

الْبَابُ بَابُ فِي بَيَانِ حَقِيقَةِ الْاجْتِهَادِ وَشَرْطِهِ وَ

باب اجتہاد کی ماہیت اور شرط اور

أَسْمَاءُ حَقِيقَةِ الْاجْتِهَادِ عَلَى مَا يَفْقَهُهُمْ مِنْ كَلَامِ الْعُلَمَاءِ

انام کے بیان میں اجتہاد کی ماہیت جو علماء کے کلام سے معلوم ہوتی ہے

اسْتَفْرَاغُ الْجُمْلَةِ فِي إِدْرَاكِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْفَرَعِيَّةِ

کوشش کو احکام شرعی فرعی کے حاصل کرنے میں بھر پور

عَنْ أَدْلَتِهَا التَّفْصِيلِيَّةِ وَالْوَاجِعَةِ كُلِّيًّا تَهَا إِلَى أَمْرِ بَعْدِ

دلائل تفصیل کے لئے کلیات کا انجام

أَسْمَاءُ الْكِتَابِ وَالسَّنَةِ وَالْجَمَاعِ وَالْقِيَّاسِ

چار قسم کتاب اور سنت اور جماع اور قیاس کو طرے خوب صحت کرنا

وَيُفْهِمُ مِنْ هَذَا أَنَّهُ أَعْمٌ مِنْ أَنْ يَكُونَتْ اسْتِفْرَاغًا فِي

اور اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اجتہاد اس سے عام ہے کہ صرف کوشش

إِدْرَاكِ حُكْمٍ مَاسْبِقٍ التَّكْمِلَةِ فِيهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ السَّابِقِينَ

ایسی مسئلہ کے حکم حاصل کرنے میں ہو کہ پہلے علماء سابقین سے گفتگو ہو چکی ہے

أُولَٰئِكَ هُمُ فِي ذَٰلِكَ أَوْ خَالَفَ وَمِنْ أُنْ يَكُونُ ذَٰلِكَ بِإِعَانَةٍ

یہ ہیں جن میں اول ان علماء سے موافق ہو یا مخالف اور اس سے عام ہے کہ وہ اجتہاد کسی کی اعانت سے ہو

الْبَعْضُ فِي التَّشْبِيهِ عَلَى صُورِ الْمَسَائِلِ وَالتَّشْبِيهِ عَلَى مَا خِذَ

بعض مسائل کے تشبیہ میں اور بقدر لچر تفصیل ولائل کے

الْأَحْكَامُ مِنَ الْأَدِلَّةِ التَّمْثِيلِيَّةِ أَوْ بَعْدَ إِعَانَةٍ مِمَّنْهُ كَمَا يُظَنُّ

ان احکام کے تشبیہ میں یا اس کی بنا اعانت مہربا اس شخص کے

فَمِنْ كَانَ مُوَافِقًا لِشَيْخِهِ فِي أَكْثَرِ الْمَسَائِلِ لَكِنَّهُ يَعْرِفُ

حق میں کہ اپنے شیخ سے اکثر مسائل میں موافق ہو یہ وہ

لِكُلِّ حُكْمٍ دَلِيلًا وَيُظَاهِرُ قَلْبُهُ بِذَٰلِكَ الدَّلِيلِ وَهُوَ عَلَى

ہر حکم کی دلیل جانتا ہے اور اس کا دل اس دلیل پر مطمئن ہے اور وہ شخص اس حکم کی دلیل سے

أَجْمَعُ يَقُولُ قَوْلِي أَمْرًا أَنَّهُ لَيْسَ بِمُجْتَهِدٍ فَاسِدٌ وَكَذَٰلِكَ

خوب نامہ ہے یہ گمان ہو کہ وہ فاسد نہیں ہے یہ گمان چند راہوں اور انہوں ہی پہلے گمان کی بنا پر

مَا يُظَنُّ مِنْ أَنَّ الْمُجْتَهِدَ لَا يُوجَدُ فِي هَذِهِ الْأَرَضِينَ أَعْمَالًا

یہ گمان نہ کرنا کہ اس زمانہ میں مجتہد نہیں ہے

عَلَى الظَّنِّ الْأَوَّلِ بِنَاءً فَاسِدٌ عَلَى فَاسِدٍ وَيَكْرَهُهُ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ

فاسد کی فاسد پر اور اجتہاد کی شرط ہو کہ مجتہد کے طور پر ہے

لَهُ أَنْ يَعْرِفَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مَا يَعْلُقُ بِأَلَا حُكْمًا

کہ کتاب اور سنت میں سے وہ جانتا ہو کہ ہر حکم سے متعلق ہیں

وَمَوَاقِعَ الْأَجْمَاعِ وَشُرَاطَ الْفَيَاسِ وَكَيْفِيَّتِ ۚ لِنَظَرِ

اور اجماع کی مواقع کو اور فہم کی شرائط کو اور نظر کی کیفیت کو

وَعِلْمِ الْعَرَبِيَّةِ وَالنَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ وَحَالِ الرِّوَايَةِ وَلَا

اور عربی کے علم کو اور منسوخ و منسوخ کو اور روایت کی حال کو اور

حَاجَةً إِلَى الْكَلَامِ وَالْفَقْهِ قَالَ الْفَرَّائِيُّ إِنَّهُمَا يَحْصِلُ الْاجْتِهَادُ

کلام اور فقہ کی کچھ حاجت نہیں ہے غزالی کہتا ہے کہ ہاری ذات میں اجتہاد

فَوْزٌ وَمَا لَنَا بِمَا رَأَيْتُمَا الْفَقْهُ وَهُوَ طَرِيقُ تَحْقِيقِ الدِّسَارَةِ

بجہت کے یہاں کچھ بڑی حاصل نہیں ہوتا اور اس مسئلہ میں فقہ کی تحقیق کا

فِي هَذَا الزَّمَانِ وَلَكُمُ يَكُنُ الطَّرِيقُ فِي زَمَنِ الصَّحَابَةِ رِضًا

تاریخ طریقہ ہے اور یہ طریقہ صحابہ رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں نہیں تھا

ذَلِكَ قُلْتُ هَذَا الرَّشَاشُ إِلَى أَنَّ الْاجْتِهَادَ الْمَطْلُوقَ الْمُنْتَسِبَ

زمن یہ کہتا ہوں کچھ اور دوسرا اشارہ ہے کہ اجتہاد مطلق منتسب

لَا يَكُونُ إِلَّا مَعْرِفَةُ كُتُوبِ الْمُجْتَهِدِ الْمُسْتَقِلِّ وَكَذَلِكَ لَا بُدَّ

مبدن معرفت مجتہد مستقل کے بقول اس نہیں ہوتا اور ایسی ہی مجتہد

لِلْمُسْتَقِلِّ مِنْ مَعْرِفَةِ كَلَامٍ مِنْ مَقْطَعِ الصَّحَابَةِ وَالشَّارِعِينَ

مستقل کو معرفت کلام گذشتگان سے صحابہ اور تابعین

وَتَبْعِهِمْ فِي أَبْوَابِ الْفَقْهِ وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْتُمَا مِنْ شَرْطِ

اور تابعین کے ابواب فقہ میں ضرور چاہیے اور اجتہاد کی شریعت پر بھی بیان کی ہے

الْاجْتِهَادِ مَبْسُوطٌ فِي كُتُبِ الْأُصُولِ وَ

کتاب اصول میں مفسر مذکور ہے اور

لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْتَرَ كَلَامُ الْبُخَارِيِّ فِي هَذَا

اس مقام پر بخاری کی لغت میں کو بیان کرنا

الْمَوْضِعَ قَالَ الْبُخَارِيُّ وَالْمُجْتَهِدُ مَنْ جَمَعَ خُمُسَهُ أَوْ أَوْجَعَ مِنْ أَعْلَى

کچھ مضامین نہیں ہے بخاری کہتا ہے اور مجتہد وہ ہے جو پانچ ختم کے علم جمع کرے

عِلْمِ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَكَذَا سَنُتَوَلَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اعلم کتاب اللہ عزوجل کا اور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عَلَيْهِمُ وَالْإِسْلَامُ وَأَقْوَنِلْ عُلَمَاءُ الشَّكْفِ مِنْ إِيْجَاعِهِمْ

حدیث اور علما و سلف کے اجماع سے

وَأَخْتَلَفُوا فِيهِمْ وَعِلْمُ اللُّغَةِ وَعِلْمُ الْقِيَاسِ هُوَ طَرِيقُ اسْتِنْبَاطِ

اختلافی اقوال کا اور علم لغت کا اور علم قیاس کا اور وہ طریق ہے حکم کے استنباط کا

الْحُكْمِ عَنِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ إِذَا لَمْ يَجِدْهُ صَرِيحًا فِي نَصِّ

کتاب اور سنت سے جبکہ اور سلف علم کو نص

كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِيْجَاعٍ فَيَجِبُ أَنْ يَعْلَمَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ

کتاب یا سنت یا اجماع میں صریح قیادی پس اس سے واجب ہے کہ علم کتاب میں سے

النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوخَ وَالْمَجْمُوعَ وَالْمُفَسَّرَ وَالْحَاقِلَ وَالْعَامَّ وَالْخَاصَّ

ناسخ اور منسوخ کو اور مجمل اور مفصل کو اور خاص اور عام کو اور محکم

وَالْمُتَشَابِهَ وَالْكَرَاهَةَ وَالْحَزِيمَةَ وَالْإِبَاحَةَ وَالذَّنْبَ أَوْ

امتناعیہ کو اور کراہت اور حرمت اور اباحت اور استحباب اور

الرُّجُوبَ وَيَعْرِفُ مِنَ السُّنَّةِ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ وَيَعْرِفُ مِنْهَا الصَّحِيحَ

واجب کو جانے اور سنت میں سے ان سب چیزوں کو جانے اور سنت کی صحیح

وَالضَّعِيفَ وَالْمُسْتَدَّ وَالْمُرْسَلَ وَكَيْفَ تَرْتِيبِ السُّنَّةِ عَلَى الْكِتَابِ

اور ضعیف کو اور مستند اور مرسل کو جانے اور سنت کو کتاب پر

وَتَرْتِيبِ الْكِتَابِ عَلَى السُّنَّةِ حَتَّى يُكْرَهَ وَجَدَ حَدِيثًا لَا يُؤَافِقُ ظَاهِرَ

مرتب کرنا اور کتاب کی حدت پر مرتب کرنا جان سے یہاں تک کہ اگر کسی حدیث کو ایسا ہو کہ ظاہر سے

الْكِتَابِ يَهْتَدِي إِلَى رُجُوهٍ مُخْتَلَفَةٍ فَإِنَّ السُّنَّةَ بَيَانُ الْكِتَابِ

کتاب سے موافق نہیں من تو اس کے مطابق کی وجہ ملتا ہے

وَلَا يُخَالِفُهُ وَإِنَّمَا يَجِبُ مَعْرِفَةُ مَا ذَكَرَ فِيهَا

کتاب کا بیان ہوتی ہے اور مخالف نہیں ہوتی اور معرفت واجب اتنی ہی ہے کہ جو حدیث

أَحْكَامُ الشَّرْعِ دُونَ مَا عَدَّ أَحَامِنَ الْقُصُوصِ وَالْأَخْبَارِ وَ

احکام شرعی میں دوسروں کی عین اس سے علاوہ حکایات اور اخبار اور

الْمَوَاعِظُ وَكَذَلِكَ يُجِبَانِ يُعْرِفُ مِنْ عِلْمِهِ اللَّغْوُ مَا آتَى

مواعظ کی واجب نہیں ہے اور ایسی ہی علم لغت میں اتنا ہی واجب ہے

فِي كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ فِي أُمُورٍ الْأَحْكَامُ دُونَ الْأَخْبَارِ ط

جو کتاب اور سنت کی اندر احکامی امور میں وارد ہوئی ہیں تمام لغت عرب کا احاطہ

يُجِبُ لُغَاتِ الْعَرَبِ وَيَكْفِي أَنْ يَكْتَفِيَ فِيهَا بِحَيْثُ يَقِفُ

واجب نہیں ہے اور مناسب ہے کہ اس میں اتنی مفتت کرے

عَلَى مَرَامٍ كَلَامُ الْعَرَبِ فِيمَا يَدُلُّ عَلَى الْمُرَادِ مِنْ اخْتِلَافِ

کلام عرب کی مقصود سے واقف ہو جاوے کہ اختلاف محل اور اختلاف احوال میں

الْمَحَلِّ وَالْأَحْوَالِ لِأَنَّ الْخُطَابَ وَرَدَ بِلِسَانِ الْعَرَبِ فَمِنْ

اس سے کیا مراد ہوتی ہے کیونکہ خطبات الہی تو عربی زبان میں وارد ہوا ہے

لَمْ يُعْرِفْ لَا يَقِفُ عَلَى مُرَادِ الشَّارِعِ وَيَعْرِفُ أَقْوَامُ ذِكْرِ الْعَمَلِ

جو شخص لغت کو نہیں جانے گا تو شائع کی مراد سے واقف نہیں ہوگا اور عمل

وَالشَّارِعِينَ فِي الْأَحْكَامِ وَمُعْظَمُ قَنَازِي فَقَهَاءِ الْأُمَمِ

اور تابعین کے اقوال کو جو احکام میں ہیں اور آیت کے لئے اور بڑی بڑی فتاویٰ کو جاننے والے

بَدَتِي لَا يَفْقَهُ حَاشَاهُ مُخَالَفَاتُ قَوْلِهِ فَيَكُونُ فَيُدْخِرُ

تا کہ اس کا حکم اونٹ کے خلاف واقع ہو کیونکہ اس میں

الْإِجْمَاعُ وَإِذَا عَرَفَ مِنْ كُلِّ قَوْمٍ هَذَا الْأَنْوَارَ مُعْظَمُهُ

اجماع کا دوتا ہے اور جب ان اقوام میں سے ہر ایک کی معظم کو جان لیا

فَهُوَ جَدِّئِي مُجْتَهِدٌ وَلَا يَشْرُطُ مَعْرِفَةَ جَمِيعِهَا بِحَيْثُ لَا

تو اب یہ شخص مجتہد ہے اور تمام احکام کا جان لیتا ایسا کہ اس میں سے کوئی اور

يَسْتَدْرِكُ عَنْهُ شَيْءٌ مِنْهَا وَإِذْ أَلَمْ يُعْرِفْ كَوْنًا مِنْ هَذِهِ الْأَنْوَاعِ

باقی نہ پہچانی مشروط نہیں ہے اور ان علوم میں سے محالہ کسی ایک نوع کو بھی نہیں جانتا تو کچھ اسکی سزا

فَسَيُجْلِبُ لَهُ التَّقْلِيدُ وَإِنْ كَانَ مُتَكَيِّفًا فِي مَذْهَبٍ جَدِيدٍ مِنْ أَحَادِثِ

تقلید ہی ہے اگرچہ اسناد اور سلف میں سے کسی ایک کی مذہب کا پیغمبر جامع ہے ہو

السَّلَفِ فَلَا يَجُوزُ لَهُ تَقْلِيدُ الْقَضَاءِ وَلَا التَّوَصُّدُ لِلْفِتْنَةِ وَإِذَا جُمِعَ

پس اسکو قاضی ہونا جائز نہیں ہے اور نہ فتویٰ دینا اور اسید و اسرار اور اگر کسی علوم

هَذِهِ الْعُلُومُ وَكَانَ مُحْتَاجًا لِلذَّهْوِ وَالْوَيْدِ

جمع کر کے اور جو امور میں اور دیگر بات کا تارک ہو

مُدْرِسًا عَالِمًا لَوَزَعٍ مُخْتَلِفٍ أَعْنِ الْكِبَارِ غَيْرُ مُصَرِّحٍ عَلَى

اور لقمے کا لباس پہنی ہوئی کبار سے بچنے والا ہو

الصَّغَارِ جَارٍ لَهُ أَنْ يَتَقَلَّدَ الْقَضَاءَ وَ يَتَصَرَّفَ فِي

صغائر باطل ہو اور تو اسکو جائز ہے کہ قاضی ہو جائے اور مشرعی احکام میں

فِي الشَّرْعِ بِالْاجْتِهَادِ وَالْفَتْوَى وَيَجِبُ

اجتہاد اور فتویٰ کی راہ سے نصرت کہے اور ایسی شخص کہ

عَلَيْهِ مَنْ لَمْ يَجْمَعْ هَذِهِ الشُّرُوطَ تَقْلِيدٌ

کہ مبین ہر شرط میں جمع نہیں ہے اسکی تقلید

فِيمَا لَيْسَ لَهُ مِنَ الْخَوَادِثِ اِشْطَى كَلَامٌ

اور جو کچھ میں جو خواتین میں پیش فتویٰ واجب ہے فتویٰ کا کلام

الْبُغْيُوتِ وَقَدْ صَرَّحَ الرَّافِعِيُّ وَالتَّوَوُّسُ

خام ہوا اور افی اور تودی

وَعَاوِيَهَا مِمَّنْ لَا يُحْصَى لَكثْرُهُ أَنَّ الْخَبْرَ الْمَطْلُوقَ الَّذِي هُوَ

وغیرہ سے جو سبب کثرت کی شمار نہیں ہو سکتی خبر کی ہے جو تہد ملحق جکی

تَفْسِيرُهُ عَلَى قِسْمَيْنِ مُسْتَقِلٍّ وَمُنْتَسِبٍ وَيُظْهَرُ مِنْ كَلَامِهِ

تفسیر کے دو قسم مستقل اور منتسب اور علم کی ایسی ظاہر ہوتا ہے

أَنَّ الْمُسْتَقِلَّ سَائِمًا زَعْرًا غَيْرَ بِشَاكٍ خَصَالِ أَحَدِهَا التَّصَرُّفُ

کہ مجتہد مستقل غیر سائما زعر ہے میں وصف میں متنازع ہوتا ہے ایک تو اذن اصول میں تصرف کرنا

فِي الْأُصُولِ الَّتِي عَلَيْهَا بِنَاؤُهَا مُجْتَهِدٌ لَهَا وَتَأْنِيهِمَا تَتَّبَعُ الْأَيَّاتِ

کہ جبہ اول اجتہاد ہی مسائل کی بنا ہے اور دوسری آیات

وَالْأَحَادِيثُ وَالْأَثَارُ لِمَعْرِفَةِ الْأَحْكَامِ الَّتِي سَبَقَ بِالْجَوَابِ

اور احادیث و آثار کی تلاش واسطہ معرفت اول احکام کے جنہیں جواب

فِيهَا وَاخْتِيَارُ بَعْضِ الْأَدِلَّةِ الْمُتَعَلِّقَةِ عَلَيْهِ بَعْضُ وَبِمَا

ہو گیا ہے اور متعارضوں میں کسی کو کسی پر اختیار کر لینا اور ایسی احتمالی معروضات

الرَّاجِحِ مِنْ مُحْتَمَلَاتِهِمُ وَالْتِزِيمُ لِلْمَاخِذِ الْأَحْكَامِ مِنْ تِلْكَ

سراجہ کا بیان کرنا اور ان دلائل میں سے احکام کے اختیار

الْأَدِلَّةِ وَالَّذِي تَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ ثَلَاثًا عَلَيْهِ

تنبیہ کرنی اور ہم یہ ہیں صحیح متن واحد اعلم کہ یہی ثلثی کے علم کا

الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ وَالثَّالِثَةُ الْكَلَامُ فِي الْمَسَائِلِ الَّتِي كَثُرَ يَسْتَبِينُ

بڑا ادا ہے اور یہی اول مسائل ہیں کہ جن کا پہلے کچھ

بِالْجَوَابِ فِيهَا اخْتِيارُ بَعْضِ الْأَدِلَّةِ وَالْمُنْتَسِبُ مَنْ سَلَّمَ

جواب نہیں ہوا اور انہی دلائل سے نکال کر بحث کرنے اور مجتہد منتسب وہ ہے

أَصُولُ شَيْخِهِ وَاسْتِعَانُ بِكَلَامِهِ كَثِيرٌ إِنْ تَبَّعَ الْأَدِلَّةَ

جو اپنی غیبت کے اصول مان لے اور شیخ کی کلام سے دلائل کی تلاش میں

الْتِزِيمُ لِلْمَاخِذِ وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ مُسْتَيَقِنٌ بِالْأَحْكَامِ

اور ماخذ کی تسبیہ میں اکثر اعداد کی گرتے اور مع اس کے وہ احکام کو بذریعہ دلائل کے

۴۰
اور التنبیہ
کی غیبت
فراہم ہوا

وَمِنْ قَبْلِ آدِلْهَا قَادِرٌ عَلَى اسْتِثْنَاءِ الْمَسَائِلِ مِنْهَا قُلْ سَمِعْتُ

یقینی جاتی ہو اور ان دلائل سے مسائل کے استنباط پر قادر ہو اس سے ایسا حال متبیل ہو

ذَلِكَ رَحْمَةٌ أَكْثَرُ وَأَمَّا يُشْتَرُطُ الْكُمُورُ الْمَذْكُورَةُ فِي الْجِهَدِ

یا کثرت اور یہ امور مذکورہ مجتہد مطلق ہی میں شرط امتنا

الْمُطْلَقِ وَأَمَّا الَّذِي هُوَ دُونَهُ فِي الْمُرْتَبَةِ فَهُوَ مُجْتَهِدٌ

اور جو مجتہد کم مرتبہ میں اس سے کمتر ہو سودہ

فِي الْمَذْهَبِ وَهُوَ مُقِلٌّ لَا مَأْمُومَ فِيهِمَا ظَهَرَ فِيهِ

مجتہد فی المذہب اور وہ اپنے امام کا اور احکام میں جو نقصا ظاہر کر چکا ہے مقلد ہوتا ہے

نَصْدٌ لَكِنَّهُ يَعْرِفُ قَوَاعِدَ إِمَامِهِ وَمَا بَنَى عَلَيْهِ مَذْهَبَهُ

پر وہ اپنی امام کے قواعد اور جب اس نے اپنی مذہب کی بنیاد رکھی ہے جانا کرتا ہے

فَلَا أَوْقَعَتْ حَادِثَةً لَمْ يَعْرِفْ لَا إِمَامَهُ فِيهَا كَمَا اجْتَهَدَ فِيهَا

پس جس وقت ایسا حادثہ پیدا ہو جاوے جس میں اس کی کچھ نفس معلوم نہیں ہوئی تو اس میں کچھ مذہب پر اجتناب کرنا

عَلَيْهِ مَذْهَبِهِ وَخَرَجَاهُ مِنْ أَقْوَالِهِ وَعَلَى مَوَالِهِ وَدُونَهُ

اور اسکو امام کے اقوال سے اور اسکی وضع پر نکالتا ہے اور اس سے

فِي الْمُرْتَبَةِ مُجْتَهِدٌ الْفَتَا وَهُوَ الْمُتَحَرِّجُ فِي مَذْهَبِ إِمَامِهِ

مرتبہ میں کمتر مجتہد الفتا ہوتا ہے اور وہ اپنے امام کے مذہب کا مستحکم

الْمُتَكَلِّفُ مِنْ تَحْرِيرِ قَوْلٍ عَلَى آخِرَتِهِ وَجَوِّهِ الْأَصْحَابُ عَلَى

ایک قول کو رد مری پر اور صاحبان علم کی وجہ میں سے ایک وجہ کو رد کر دہر پر وجہ دین میں

آخَرُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَبٍ فِي بَيَانِ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِينَ اخْتِلَافُ

قادر ہوتا ہے رائد اعلم اس مجتہدین کے اختلاف کی بیان میں مجتہدین کے

تَوْصِيَةُ الْمُجْتَهِدِينَ فِي الْمَسَائِلِ الْفَرَعِيَّةِ الَّتِي لَا قَاطِعَ فِيهَا

صواب پر ہونے میں اور مسائل فرعی میں کہ ان میں بھی اختلاف کیا ہے

باب اختلاف المجتہدین

هَلْ كُلُّ مُجْتَهِدٍ فِيهَا مُصِيبٌ أَوِ الْمُصِيبُ فِيهَا وَاحِدٌ وَقَالَ

آیا اولیٰ مسائل جن میں ہر ایک مجتہد صواب پر ہے یا ان میں ایک صواب پر ہے

يَا لَأَوَّلَ الشَّيْخِ أَبُو الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيُّ وَالْقَاضِي أَبُو نَكْرٍ وَابْنُ

راے اول کے نو شیخ ابو الحسن اشعری اور قاضی ابو نکر اور ابن

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَابْنُ شَرِيحٍ وَنُفْلٌ عَنْ جَمْعِهِ وَرِثَتُهُمْ

اور محمد بن الحسن اور ابن شریح قائل ہیں اور اشعری کی جمہور متکلمین سے

مِنْ الْأَشْعَرِيَّةِ وَالْمَعْتَزِلَةِ وَفِي كِتَابِ الْخُرَاجِ لَا يَنْبَغُ

اور معتزلہ سے منقول ہے اور ابو یوسف کی کتاب الخراج میں اس طرف

إِشَارَاتٌ إِلَى ذَلِكَ تَقَارِبُ التَّحَرُّجِ وَالثَّانِي قَالَ جَمْعُهُمْ

ایسی اشارتیں ہیں کہ تصریح کے قریب قریب ہیں اور امی ثانی کے جمہور

الْفُقَهَاءُ وَنُفْلٌ عَنْ الْأَرْبَعَةِ وَقَالَ ابْنُ السَّمْعَانِ

فقہاء قائل ہیں اور چاروں امام سے منقول ہے اور ابن السمعان

فِي الْقَوَاطِعِ لَدُنْ ظَاهِرٍ مِنْ هَيْبٍ لِّشَافِعِيِّ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ

قواطع میں کہتا ہے کہ شافعی کا ظاہر ہندسب یہی ہے بیہقی

اُخْتَلَفَ فِي هُنَا الْمُجْتَهِدِينَ بِنَاءً عَلَى الْخِلَافِ فِي أَنَّ كُلَّ

ہے کہ مجتہدین کے صواب پر جو یہاں اختلاف اس خلاف پر مبنی ہے جو ہر ایک صورت کیوں اسے

حُكْمًا مُعَيَّنًا عَلَيْهِ دَلِيلٌ قَطْعِيٌّ أَوْ قَرِينٌ وَالاخْتِارُ مَا خَرَجَ عَنِ السَّيَرِ

ایک حکم معین ہونے میں ہی جس پر قطعی دلیلیں ہیں اور مختار وہ جو امام قاضی سے نکلے

أَنَّ فِي الْحَادِثِ حُكْمًا مُعَيَّنًا عَلَيْهِ أَمَّا مَنْ وَجَدَهَا أَهْلًا وَمَنْ

کہیئے ہوئے کے ساتھ جس حکم معین ہوتا ہے اس پر نشانہاں ہیں جن نے لکھا ہوا ہے مسیحیہ اور ابن ابی

فَقَدْ هَا أَخْطَأَ وَكَمْ يَأْتِي لَنَا إِنْ أَحْبَبْنَا مَسْبُوقِي بِأَدْلَى

گم کیا ہو گیا اور گنہگار نہیں ہوا اس لیے کہ احببنا دلائل سے بعد ہے کیونکہ

طَلَبُهَا وَاللَّامَةُ مُتَاخِرَةٌ عَنْكَ فَلَوْ لَمْ يَحْقُقِ الْإِجْتِهَادُ اِنْ لَمْ يَجْعَلْ

اجتہاد و دلائل کے اظہار میں ہوتی ہے اور دلالت حکم سے متاخر ہوتی ہے پھر اگر اجتہاد حق ہے تو اجتہاد

النَّبِيُّ صَاحِبُ الْإِنْفَةِ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ أَصَابَ قَلْبَهُ

نفس میں ہر جاوے اس کا اس پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجتہد مصیب ہوتا ہے اس کے لیے

أَجْرَانِ مِنْ أَخْطَا فُلَهُ أَجْرٌ وَاجِدٌ قِيلَ كَوْنُ تَعَيَّنَ الْحُكْمُ فَالْحُكْمُ

دو اجزا ہیں اور جو حکم کیا اس کے بعد اس کی اجازت ہے کہ اس کا اعتنا اس پر اگر حادثہ کا حکم متعین ہو ہی تو اس کو بھی لغت سے

كَلَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَيَقْضَى لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَلَمْ يَحْكَمْ بِمَا

یعنی حکم کرے اسے اس حکم موافق انزال الہی کے نہیں کیا پھر وہ فاسق ہو گا اس کا حکم اس کے بعد لایا گیا ہے اور جو کوئی حکم

أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ فَلَمَّا أَمَرْنَا الْحُكْمَ بِمَا ظَهَرَتْ

ذکر الی امت کے اتاری پر سودہ ہی لوگ ہیں ہے حکم ہم چاہا یہی ہیں یہ امر اس کے

وَأِنْ أَخْطَا الْحُكْمَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قِيلَ لَوْ لَمْ يُصَوَّبِ الْجَمِيعُ

مستحقون حکم کا ہے اگرچہ حکم منزل اللہ سے ہے جو کہ جادوی کوئی کہتا ہے اگر سب مجتہد مصیب نہ مانتے جادوین

كَمَا جَازَ نَصَبُ الْخَالِفِ قَدْ نَصَبَ أَبُو بَكْرٍ زَيْنًا فَلَمَّا كَلَمْ يَحْكَمْ

تو مخالف کا منصوب کرنا جائز نہیں ہو گا اور حال یہ ہے کہ ابوبکر نے دیکھ کر کہ منصوب کیا ہے جو اس پر بھی

تَوَلَّى الْمُبْطِلَ وَالْمُخْطِئُ لَيْسَ بِمُبْطِلٍ أَتَمَّ كَلَامَهُ أَيْ قَوْلُهُ

یہ مبطل کا دانی کرنا جائز نہیں ہے اور مختل مبطل نہیں ہوتا بیجا دای کا کلام تمام ہوا قولہ

لِكُلِّ صُورَةٍ حُكْمٌ أَمْزَجْنَا حُكْمَهُ عَلَى الْغَيْبِ بِلَا دَلِيلٍ قَوْلُهُ

ہر صورت کے حکم آخر تک ہم کہتے ہیں غیب پر بلا دلیل حکم ہے قولہ

مَا صَحَّ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّ فِي الْحَادِثَةِ لِحُكْمًا مَعْنَاهُ فِي كُلِّ حَادِثَةٍ

ما صح عن الشافعی ان نے الحادۃ آخر تک ہم کہتے ہیں اس کے معنی ہیں کہ ہر ایک حادثہ میں

قَوْلٌ هُوَ أَقْبَلُ بِلَا صَوْلٍ وَأَقْعَدُ فِي طَرَفِ الْإِجْتِهَادِ وَعَلَيْهِ أَمْرٌ

قول اصول کے موافق اور اجتہاد کے طریقوں سے چپان ہو گا ہے اور اس پر اجتہاد دلائل میں —

ظَاهِرُهُ مِّنْ دَلِيلِ الْاجْتِهَادِ مِمَّنْ قَبَّحَ مَا أَصَابَ وَمِنْ

ظاہر ثانی ہوتا ہے جس میں اس نشان کی بنا پر صواب پر پہنچا اور جس میں اس کو گم کیا

فَقَدْ هَاقَتْكَ آخُطَاؤُكُمْ يَا تَمَّ وَذَلِكَ لَأَنَّهُ تَصَرَّفَ فِي دَلِيلِ الْاَوَّلِ

پیش کی وجہ سے گم کیا اور گم ہونے کا نہیں ہوتا اور یہ اس لیے کہ حکم کے دلائل میں یہ نفس سمجھ دے کہ

يَا بَانَ الْعَالِمُ إِذَا قَالَ لِلْعَالِمِ آخُطَاؤُكُمْ عَنَّا آخُطَاؤُ الْمَسْلُوكِ

ایک عالم اگر دوسرے عالم کو کہے کہ تو نے خطا کی تو اس کے پیچھے میں کہ تو نے اس راہ حکم سے

السَّيِّدِ الَّذِي يُلْقِيهِ الْعُلَمَاءُ أَنْ تَسْلُكُوهُ وَتَبْطِئَ ذَلِكَ وَمَثَلُهُ

کہ علماء کو اس پر چلنا سزاوار ہے خطا کے اور اس کو ٹری تفصیل سے لکھا ہے اور اس کی بہت مثالیں لائیں

بِمَثَلِ كَثِيرٍ أَوْ مَعْنَاهُ إِذَا كَانَ فِي الْمَسْئَلَةِ تَخَيُّرُ الْوَحِيدِ فَقَدْ أَصَابَ

یا اس کے یہ معنی ہیں کہ مسئلہ میں جس واحد میں ہے تو جس نے اس کو پایا بیشک صواب ہوا

مِنْ وَجْهِ لَا وَآخُطَاؤُكُمْ فَقَدْ لَا وَهَذَا أَيْضًا مُبْسُوطٌ فِي الْاَوَّلِ

اور جس نے گم کیا اس نے خطا کی اس میں یہ بھی مفصل ہے

قَوْلُهُ لَا تَنْتَهِيَا دَمْسُوقُ إِلَى آخِرِهِ قُلْنَا نَعْبُدُكَ اللَّهُ تَعَالَى

قوله لان الاجتهاد مسبق الى آخره ہم کہتے ہیں ہمارے لیے اللہ کے سنے یہی عبادت ہمارا ہے

بِأَنْ تَعْمَلَ مَا يُؤْتِيهِ الْيَهُودُ اجْتِهَادًا نَظْمًا الَّذِي تَعْمَلُهُ الْجَمَاعَةُ

کہ ہم وہ عمل کیا کریں جس طرف ہمارا اجتہاد پہنچا ہے پس ہم اپنے اجمالی طور کو تلاش کریں

لِجُمُوعِهِمْ تَفْصِيلًا قَوْلُهُ لَا اجْتِمَاعَ الْتَفْصِيلَانِ قُلْنَا هُوَ كَحُضَالِ

نہ کہ اسے ذریعہ سے تفصیل علم حاصل نہیں قولہ لا اجتماع التفصيلان ہم کہتے ہیں یہ

الْكَفَّارَةُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا وَاجِبٌ وَلَكِنَّ يَوَاجِبُ لَهُ مِنْ مَّا

جیسے کفارہ کی چیزیں کہ وہ صواب و جہ میں اور جہ میں نہیں ہیں قولہ من اصحاب

فَلَهُ اجْرَانِ قُلْنَا هَذَا عَلَيْكُمْ لَا لَكُمْ لَأَنَّ الْاَخْطَا الَّذِي يُوجِبُ

انہ اجران ہم کہتے ہیں نہ تم کو مضرب عہد نہیں ہے نہ کہ جس خط سے ثواب ملے

یہی ہے

الْآخِرَ لَا يَكُونُ مَعْصِيَةً فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ حُكْمَيْنِ لِلَّهِ تَعَالَى أَحَدُهُمَا

وہ معصیت نہیں ہوگی سو ضرور ہے کہ وہ دو حق حکم آہی ہوں کر اول میں سے ایک دوسرے سے

أَفْضَلُ مِنَ الْآخِرِ كَالْعَزْمَةِ وَالرَّحْمَةِ أَوْ هَذَا فِي الْقَضَاءِ وَلَا بُدَّ

افضل ہے جیسے عزمیت اور رحمت یا یہ دونوں میں سے اور بالضرور

أَنَّ الْمُحَقَّقَ فِي الْخَارِجِ إِمَّا قَوْلُ الْمُدَّعِيِ وَالْمُنْكَرُ قَوْلُهُ أَمَّا بِحُكْمِهِ

خارج میں یا تو مدعی کا قول ثابت ہوگا یا منکر کا قول نورس باحکم

بِمَاهِلِنَ الْخَرَفَلْنَا اعْتَرَفَ بِمَقْصُودِنَا قَوْلُهُ وَالْمُخْطِئُ لَيْسَ بِمُطْبِلٍ

بماہلن الخ یہ کہنے میں مقصود کا اعتراف ہے قول و الخطی لیس بمبطل

قُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ مُطْبِلًا لَمْ يَكُنْ مُخَالَفًا لِلْحَقِّ لِأَنَّ كُلَّ مُخَالَفٍ

ہم کہتے ہیں جب خطی بمبطل نہیں ہے تو حق کا مخالف ہی نہیں ہے اس لیے کہ حق کا مخالف

لِلْحَقِّ مُطْبِلٌ وَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ وَالْحَقُّ أَنَّ مَا

تو بمبطل ہی ہوتا ہی اور حق کے بعد کھنسر گمراہی کے کیا ہے اور حق یہ ہے کہ جو بات

تُسَبِّحُ إِلَى الْأَمَّةِ الْأَمْرُ بَعْدَ قَوْلِ مُحَرِّجٍ مِنْ بَعْدِ نَصْرِ مُحَاقِهِمْ

حارون الامر کی طرف منسوب ہے وہ قول ان کے بعضی نصوحات سے نکالا ہوا ہے

وَلَيْسَ نَصْرًا مِنْهُمْ وَإِنَّهُ لَا خِلَافَ لِلْأَمَّةِ فِي تَضَوُّبِ الْمُتَجَاهِدِينَ

اور ان کے بیان سے مفہوم نہیں ہے اور حق یہ ہے کہ امت کو مجتہدین کے معصیت ہونے میں

فِيمَا خُيِّرَ فِيهِ نَصَاوُ إِجْمَاعًا كَالْقِرَاءَةِ السَّبْعِ وَصِيغِ الْأَدْعِيَةِ

جہاں کے اعتبار از روی بعضی اجماع کی ثابت ہی خلاف نہیں جیسے ساتوں قرآنین اور دعاؤں کے کلمات

وَالْوَسْطِ سَبْعٍ وَتِسْعٍ وَاحْدَى عَشْرَةَ

اور دس کے سات اور نو اور گیارہ رکعتیں

فَكَذَلِكَ لَا يَدْبِغِي أَنْ تَخَالَفُوا فِي مَا خُيِّرَ فِيهِ وَلَا كَذَلِكَ وَالْحَقُّ أَنَّ

تو ایسی ہی منزل اور نہیں ہوگی جہاں اختلاف از روی دلالت کی ثابت ہی خلاف کوین اور حق تو یہی کہ

اَلَا تُخْتَلَفُ اَرْبَعَةُ اَقْسَامٍ اَحَدُهَا مَا تَعَيَّنَ فِيهِ الْحَقُّ قَطْعًا

اشتقاق چار قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ کہ جس میں حق یقینی معین ہے

وَيَكْبُحُ اَنْ يُنْقَضَ خِلَافُهُ لِاَنَّهُ بَاطِلٌ يَقِيْنًا وَثَلَاثُهَا مَا تَعَيَّنَ

اور وہ جس میں کہ اس کا خلاف توڑا جاسا دی کیونکہ یقیناً باطل ہے اور دوسری قسم یہ کہ اس میں حق

فِيهِ الْحَقُّ بِغَالِبٍ الرَّأْيِ خِلَافُهُ بَاطِلٌ ظَنًّا وَثَلَاثُهَا مَا كَانَ

باعتبار غالب رائی کے معین ہوا اور اس کا خلاف ظنی باطل ہوتا ہے اور تیسری قسم وہ کہ

كَلَامٌ طَرَفِي الْخِلَافُ مُحْتَمِلٌ اَفِيهِ بِالْقَطْعِ وَرَافِعًا مَا كَانَ كَلَامًا طَرَفِي

خلاف کی دو طرفین یقینی اختصار دی ہوئی ہوں اور چوتھی قسم وہ کہ

الْخِلَافُ مُحْتَمِلٌ اَفِيهِ بِغَالِبِ الرَّأْيِ تَفْصِيْلٌ ذَالِكَ اَنَّهُ اِنْ كَانَتْ

خلاف کی دو طرفین اعتباراً لبرائے کے اختصار دی ہوئی ہوں اور اس کی تفصیل یہ ہو کہ اگر

اَلْمَسْئَلَةُ مِمَّا يَنْقُضُ فِيهَا قَضَاءُ الْقَاضِي بَانَ يَكُوْنُ فِيهَا نَصٌّ

مسئلہ اس قسم کا جو جس میں قضا ناماضی کا نقض لازم آتا ہے اس طرح کہ اس مسئلہ میں

صَحِيحٌ مَعْرُوفٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّ

نبی صلعم سے نص صحیح معروف موجود ہو پس جو

اُجْتَهَادٌ خِلَافُهُ فَهُوَ بَاطِلٌ كَهَمَّزٍ بَا يَعْدُرُ بِجَهْلٍ نَصِّهِ صَلَّى

احتیاد اس خلاف ہوگا سودہ باطل ہوگا فان آتا ہے کہ سب نادانستہ ظن

اَللَّهُ عَلَيْهِ وَالْاِلهُ وَسَلَّمَ اِلَى اَنْ يَبْلُغَ وَتَقُوْمَ الْحُجَّةُ وَاِنْ

رسول صلعم کے معذور رکھا جاتا ہے جب تک کہ وہ نص پہنچے اور حجت قائم ہو اگر

كَانَ اَلْاُجْتِهَادُ فِي مَعْرِفَةِ رَاقِعَةٍ فَكَرِهَتْ ثُمَّ اُشْتُبِهَ

احتیاد کسی ایسے واقعہ کی دریافت کرنے میں ہو کہ وہ ہو چکا ہے پھر اس کا حال مشتہر ہوتا ہے

اَلْحَالُ مِثْلُ مَوْتٍ زَنْدٍ وَحَيَاتِهِ فَلَا جَرَمَ اَنَّ الْحَقَّ وَاحِدٌ نَعَمْ

معلوم نہیں رہے جیسی زندہ کی موت اور حیات سو باغور حق ایک ہی جانب ہوگا

رُبَّمَا يَعْذُرُ الْمُخْطِئُ بِاجْتِهَادِهِ وَإِنْ كَانَ لِاجْتِهَادِهِ فِي أَمْرِ

ہاں بعضے وقت اجتہاد کا خطیہ معذور ہوتا ہے اور اگر اجتہاد ایسے بایں ہیں

فُوضَ إِلَيْهِمْ أَمْرٌ مِمَّا جُزِيَ الْمُجْتَهِدُونَ وَكَانَ الْمَأْخُذُ إِلَى مُتَقَرِّبِينَ وَ

کچھ مجتہد کی انکل پر حوالہ دیا ہے اور اعلیٰ درجہ یافتہ باہم قریب ہوں اور

لَيْسَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا بَعِيدًا مِّنَ الْأَذْهَانِ جِدًّا لِّحِكْمَتِكَ يَرْسَى

ان میں سے کوئی سادہ ماں سے ایسا تواریت بعید نہ ہو کہ اسے مافذ والا

أَنَّ صَاحِبَهُ مَقْصُورٌ قَدْ خَرَجَ مِنْ عُرْفِ النَّاسِ وَعَادَتِهِمْ

تقصیر دار سمجھا جائے کیونکہ لوگوں کے معادہ اور عادت سے باہر ہو گیا ہے

فَالْمُجْتَهِدُ هَكَذَا مُصِيبَانِ مِثْلُ رُجُلَيْنِ قِيلَ لِكُلِّ وَاحِدٍ

ایسی دو چیز مجتہد مصیب ہوتے ہیں مثلاً کسی نے دو شخصوں میں سے ہر ایک کو یہ کہا

مِنْهُمَا أَعْطَى كُلَّ فَقِيرٍ وَجَدْتُهُ دُرَّهًا مِّنْ مَّائِي قَالَ كَيْفَ

کہ جو کچھ جو فقیر ملے اسکو دے گا میں سے ایک دیکھ دے یا کر اس نے کہا کہ میں کیونکر

أَعْرِفُ أَنَّهُ فَقِيرٌ قِيلَ إِذَا اجْتَهَدْتَ فِي تَلْبَعِ قَرَارَيْنِ الْفَقِيرَ

معلوم کروں کہ وہ فقیر ہے کہا جب تو قرآن کی تلاش میں کو شش کر چکا

ثُمَّ أَتَاكَ الشَّيْءُ أَنَّهُ فَقِيرٌ فَأَعْطِهِ فَأَخْتَلَفَا فِي نَجْلِ قَالَ

پھر جب کو ایسا ہوا کہ وہ فقیر ہے پس اسکو دے یا کر اس نے ان دونوں شخصوں کو ایک آدمی کی حال میں اختلاف کیا

أَحَدُهُمَا هُوَ فَقِيرٌ وَقَالَ الْآخَرُ لَا وَالْمَأْخُذُ إِنَّ مُتَقَرِّبَاتِ

ایک نے کہا یہ فقیر ہے ۱۔ دوسرے نے کہا یہ فقیر نہیں ہے اور مافذ دونوں کے باہر ایسی قریب ہیں کہ

يَسُوغُ الْأَخْذُ بِهِمَا فَهُمَا مُصِيبَانِ لَا تَكُنْ مَا آدَارُ الْحُكْمَ لَا تَكُنْ

اوپر در نوافذ سے نہ جانے کہ کون کون سے ہیں اس لیے کہ اس نے اپنی حکم کو اس میں پر دار کیا ہے

مَنْ يَقَعُ فِي حَرْبِهِ أَنَّهُ فَقِيرٌ وَقَدْ وَقَعَ فِي حَرْبِهِ ذَلِكَ

اگر کسی نے جنگ میں یہ فقیر معلوم ہو اور جنگ اس کی شکل میں بلا ظاہری فقور کے یہ ہے

مِنْ غَيْرِ تَقْصِيرٍ ظَاهِرٍ بِخِلَافِ مَا إِذَا أُعْطِيَ تَاجِرًا كَثِيرًا

آیا کہ فقیر ہے بخلاف ایسی صورت کی کہ کسی بڑے سوداگر

لَهُ خَدَمٌ وَخَشَمٌ فَإِنَّ الْقَارِئَ بِفَقْرٍ يُعَدُّ مُفْقِرًا وَلَا

خدمت خشم والی کو دیہ سے کہو کہ جو شخص ایسی سوداگر کو فقیر سمجھو وہ مقصور والا کہتا ہے

لَيْسَ مِنْهُ إِلَّا خُذْرٌ بِالشَّبْهِةِ الَّتِي ذَهَبَ إِلَيْهَا فَهَذَا مَقَامَانِ

ایک سے نہ لیا حدیث وہ گیا ہے جائز نہیں ہے پس یہاں دو مقام ہیں

أَحَدُهُمَا أَنَّهُ فُقِيرٌ فِي الْحَقِيقَةِ أَمْ لَا وَلَا مِثْلَهُ أَنْ الْحَقِيقَةُ

ایک تو یہ کہ آیا وہ حقیقت میں فقیر ہے یا نہیں اور بلاشبہ اس میں دو حق ایک ہی بات ہے

فِيهِ وَاحِدٌ وَأَنَّ التَّقْصِيرَ لَا يَجُوزُ عَيْنَ وَالْمَثَلِ الْآخِرِ

اور یہ شک دو تفسیریں جمع ممکن ہوئیں اور دوسرا مقام یہ ہے کہ جس نے

مَنْ أُعْطِيَ غَيْرَ الْفَقِيرِ عَلَى ظَنِّ فَقْرٍ هَلْ هُوَ مُطِيعٌ أَمْ لَا

تو اگر کو اپنے کان میں فقیر سمجھ کر دے تو آیا وہ حکم مطیع ہے یا نہیں

وَلَا مِثْلَهُ أَنَّهُ مُطِيعٌ لِعَمَلٍ مَنْ وَافَقَ ظَنُّهُ الْحَقِيقَةُ قَدْ

اور بلاشبہ وہ مطیع ہی مان چکا کہ ان حقیقت کی مطابق ہو گیا اور اس نے

نَالَ حَقًّا وَإِنْ كَانَ الْإِجْتِهَادُ فِي اخْتِيَارِ مَا خَلِيَ

چرا ہی کام کیا اور اگر اجتہاد اختیار کر لے تو جو

فِيهِ كَأَحْرِفِ الْقُرْآنِ وَصِيحَةٍ أَدْعِيهِمْ وَكَذَا مَا فَعَلَهُ

جیسے قرآن کے حروف اور دعاؤں کے کلمات اور ایسی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نُجُورٍ تَسْهِيلاً عَلَى

بچے کے وضع کے افعال است پر سہولت کیوں کی

النَّاسِ مَعَ كَوْنِهَا حَاجَاتٍ لَا تُضِلُّ الْمَضْمُونَةَ فَالْمُجَاهِدَاتِ

یاد جو دیکھ وہ ہر ایک وضع اصل ملحوظ کر جاوی ہی سو ایسی دو لو مجتہد

مُصَيَّبَانِ فَمِنْ ذَلِكَ بَيِّنَاتٌ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتَوَقَّفَ فِيهِ

مُصَيَّبَانِ اور بے یقینی میں سے ظاہر ہو کر کسی کو نہ اور ٹھہریں گے کہ اس میں توقف کرے

وَوَقَعَ فِيهِ اِخْتِلَافٌ بَيْنَ الْفُقَهَاءِ وَمُعْظَمُهَا مُؤَوَّلٌ أَحَدُهَا

اور فقہاء میں اختلاف کی موافق اور معظم موافق کے امر ہیں

أَنْ يَكُونَ وَاحِدٌ قَدْ بَلَغَهُ الْحَدِيثُ وَالْآخَرُ كَمَا يَبْلُغُهُ

ایک کو پہنچے کہ حدیث ایک کو نہ پہنچے اور دوسری کو نہ پہنچے

الْمُحْتَبِطُ هَهُنَا مُتَعَيِّنٌ وَالثَّانِي أَنْ يَكُونَ عِنْدَ كُلِّ

اس حدیث میں مصیب معین ہے یعنی ایک دوسرا امر ہے کہ ہر ایک کے پاس

وَإِحْدَى أَحَادِيثَ وَأَنَّ رِجَالَهُ قَدْ رَوَوْهَا مِنْ طَرَفَيْهِ

حدیثیں اور اس میں متفق ہوں اور اسے ایک تو ایسا ہے کہ اس میں طرفین میں

بَعْضُهَا بَعْضٌ أَوْ يَجِبُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَأَدَّى اجْتِهَادُ كُلِّ

بعض ایک کے بعض پر یا جب بعض ایک کے بعض پر آدائی اجتہاد کُلِّ

حَدَّثٍ إِلَى الْإِسْتِمْرَارِ مِنْ هَذِهِ الْقَبِيلِ وَالثَّلَاثُ أَنْ يَجْعَلُوا

ایک حدیث سے استمرار اس سے اختلاف واضح ہو گیا اور تیسرا امر یہ ہے

فِي نَفْسِهِ الْكَلْفَاظُ الْمُسْتَعْمَلُ وَكُلُّ مَرَدٍّ هَا الْجَامِعَةُ الْمَانِعَةُ

لفظ استعمال کی نفس میں اور الفاظ کی ہر جمع اور مانع حدود میں

بَعْدَ رُكْنِ الْبَيِّنَاتِ الشَّيْءُ وَشَرْطُهَا مِنْ قَبْلِ الشَّرْطِ وَالْحَدِيثُ

بعد رکن بے یقینی کے شے و شرط کا شرط سے پہلے شرط و حدیث

يُخْتَلَفُ الْمَلْطُ وَصِدِّي سَأَزِيدُكَ وَصْفًا عَامًّا عَلَى هَذِهِ

مختلف ملط و صدیقی سزاؤں میں اضافہ عام پر یہ

الْمُتَوَاتِرَةُ الْخَالِصَةُ أَوَاطِئُ الْكَلِمَةِ كَمَا جَوَّزْنَا فِيهَا وَنَحْنُ ذَلِكُ

المتواتر اور خالص اور اوقات کلمہ کی جیسا کہ ہم نے اس میں اور اس کے

فَأَدَّى اجْتِهَادُ كُلِّ وَاحِدٍ إِلَى مَنْ هَبَّ وَالرَّايَةُ أَنْ يَخْتَلِفُوا

پھر ہر ایک کی اجتہاد سے ایک ایک مذہب بن گیا اور جو منہ ہوا اس سے

فِي الْمَسَائِلِ الْأَصُولِيَّةِ وَيَتَفَرَّعُ عَلَيْهِ الْأَخْتِلَافُ فِي الْفُرُوعِ

کہ فقہاء و اصول کے مسائل میں اختلاف کر رہے اور اس اختلاف پر فروع میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے

وَالْجُتْهَدَانِ فِي هَذِهِ الْأَنْشَاءِ مُصِيبَانِ إِذَا كَانَتَا خِذَا هُمَا

ان انشاء میں دو تہمتیں صیب ہو رہی ہیں جس صورت میں کہ دونوں کا ماقہ

مُنْقَارٍ بَيْنَ بَالِغَةٍ الَّتِي ذُكِرَتْ وَالحِجَّتِ أَنَّ الْمَسَائِلَ الْمَذْكُورَةَ

ہمارے معنی ذکر کیے گئے ہیں اعتبار سے ملتا جلتا ہے اور حق یہ ہے کہ کتب اصول کے

فِي كِتَابِ أُصُولِ الْفِقْهِ عَلَى قِسْمَيْنِ فَيَسَمُّهُمَا مِنْ بَابِ تَشْبِيحِ

مسائل مذکورہ دو قسم میں ہیں ایک تشبیہ تو باعتبار بار تشابہ

لُغَةِ الْعَرَبِ كَمَا فِي رِجَالِ الْعَامَّةِ وَالنَّحْوِ وَالظَّاهِرِ وَمِثْلُهُ

عربی لغت کی ہی جیسے خاص اور عام اور نقص اور ظاہر اس کی مثال

كَمِثْلِ قَوْلِ الْبُغَوِيِّ هَذَا لَا نَسَمُّ ذِكْرَهُ قَدْ ذَكَرَ الْبُغَوِيُّ

جیسے ابوی کا قول ہے یہ اسم مذکور ہے اور وہ معرکہ ہے

وَهَذَا عَمَلُهُ وَذَلِكَ اسْمُهُ هُنَّ فِي الْفَاعِلِ مَرْفُوعٌ وَفِي الْمَفْعُولِ

اور یہ علم ہے اور وہ اسم نہیں ہے اور فاعل مرفوع ہو گا اور مفعول

مَنْصُوبٌ وَكَيْسٌ فِي هَذِهِ الْقِسْمِ كَثِيرٌ اخْتِلَافٌ وَقِسْمُهُ هُوَ

منصوب ہوتا ہے اور اس قسم میں کثیر بہت اختلاف نہیں ہے اور ایک قسم

مِنْ بَابِ تَقْرِيبِ النَّحْوِ إِلَى مَا يَفْعَلُهُ الْعَاقِلُ بِسُرِّيَّةٍ

باعتبار زمین پہنچانے کے اور اس بار کچھ عاقل لوگ اپنے سلیقہ سے کہا کرتے ہیں

تَقْصِيْلُهُ أَتَى إِذَا لَقِيتَ إِلَى عَاقِلٍ كِتَابًا عَتِيقًا قَدْ تَغَيَّرَ

ابنی شہیل بعد ہے کہ تو نے اگر کسی عاقل کو ایک ایسی کتاب دی جس کے

بَعْضُ حُرُوفِهِ وَأَمْرُهُ بِغَيْرِ اعْتِهَادٍ فَإِنَّهُ لَا يَدَّ إِذَا اسْتَبْنَهَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

بعض حرفوں کے بغیر اور اس کو ٹھہرنے کو کہا یہ وہ عاقل نہیں کہ جب اس پر کوئی حرف آئے

يَكْتَسِبُ الْقَرَائِنَ وَتَحَرَّى الصَّوَابَ وَتَمَّا تَخْتَلِفُ عَاقِلَانِ

قرائن تلاش اور صواب کی فکر کرے گا اور بعضی وقت ایسی جگہ دو عاقل مختلف ہو جاسکتے ہیں

فِي مِثْلِ ذَلِكَ وَإِذَا عَنِ الْعَاقِلِ طَرَفَانِ كَيْفَ يَكْتَسِبُ الدَّلِيلَ

اس طرح عاقل کو دوا پیش آتے ہیں تو دلائل کو کیا تلاش

وَيَخْصُصُ عَنِ الْمَصْلَحِ وَخُتَارُ الْأَنْحَاءِ وَالْأَقْلُ شَرٌّ أَفْكَدُ ذَلِكَ

اور مصالح کو کیا خاص کرتا ہی اور عمدہ کو اندیشہ میں نقصان کتر ہو پسند کر لیتا 4 ایسی ہی

الْأَوَائِلُ مَأْوَرَكٌ عَلَيْهِمْ أَحَادِيثُ مُخْتَلِفَةٌ أَجَاكُوا قَدْ أَحَرَّ

اور ان پر رہا رہی جب انکو مختلف حدیثیں ملیں قرآنوں نے اپنی اپنی

نَظَرُهُمْ فِي ذَلِكَ فَأَقْضَى لِحُتْمَادِ هَذَا إِلَى الْحُكْمِ عَلَى بَعْضِهَا

نظر کے تیرا دینوں لگا نے شروع کیے پھر ان کے اجتہاد کا یہاں انجام ہوا کہ کسی حدیث پر تو متوجہ ہو گیا

بِالشَّيْءِ وَطَبِيقَ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ كِي تَرْجِيحُ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ

کے گالیا اور کسی حدیث کو کسی سے مطابق کیا اور کسی حدیث کو کسی پر ترجیح دی

أَوْ كَيْدًا لَدَا كَمَا وَرَفَعَهُ هُمْ مَسْأَلُ كَمْ يَكُنِ السَّكْفُ تَكَلُّمًا

اور ایسی باتوں سے کہ ایسی باتیں کہیں کہیں کلام نہیں کیا تھا

تَمَّا يَتَوَقَّعُ وَنَاظِرًا بِالنَّظِيرِ وَاسْتَنْبَطُوا الْعِلَلَ وَبِالْحُمْلَةِ

تو ایسے ایسے نظریہ سے کیا اور انکی علتوں نکالیں اور خطا صحت پر

عَلَى مَسَائِلَ أَنْدَقُوا إِلَيْهَا بِسَلْبِ قَوْمِ الْخُلُقِ قَرْنَهُمْ

مسائل پر توجہ دے کر ان کی طرف پہنچے انکی طبیعت سے ایسی طرف سہارا کیا

صَنَائِعُهُمُ الَّتِي ذَكَرُوها مُفَصَّلَةً فِي كُتُبِهِمْ وَأَشَارُوا

حدیث کی روایت میں جن بیکیوں وہ عمل و رائے کے اپنی کتابوں میں مفصل ذکر کیا ہے

أَلَيْهَا فِي ضَمْنٍ كَلَامِهِمْ أَوْ خَرَجَتْ مِنْ مَسَائِلِهِمْ وَإِنْ

اپنی کلام کے ضمن میں اور اس طرح اشارہ کیا ہے بارہ منافع ان کے مسائل میں سے نکالیں اور اگر

لَمْ يَذْكُرُوها وَتَلَقَّتْ عَقُولُ الْخَلَفِ الْأَثَرُ صَنَائِعُهُمْ

انہوں نے ان منافع کو ذکر نہیں کیا اور یہ دونوں کی عقلوں نے ان کی اکثر منافع کو اس سلف کے

بِالْعُقُولِ لَمْ يَجْعَلُوا عَلَيْهِ مِنَ السَّلَاقَةِ فِي مِثْلِ ذَلِكَ

کہ جو سے جس پر اسباب میں مخلوق ہوئی ہیں انہیں

لَمْ يَصَارِفْ أُمُورًا مُسَلَّمَةً وَفِي مَبَازِئِهِمْ وَعَلَى قِيَاسِ ذَلِكَ

بمصر وہ منافع اور ان امور پر مسلط تھے اور اس ہی قیاس پر

لَمْ يَطْرُقْ أَجْهَدُ هُمْ فِي بَيِّنَاتِهِ الْخَدِيثِ وَمَعْرِفَةِ الصَّحِيحِ

وہ اپنی کوشش کر حدیث کی بیداری میں اور صحیح حدیث کو مستقیم سے

مِنَ السَّقِيمِ وَالْمُسْتَفْهِضِ مِنَ الْغَرِيبِ وَمَعْرِفَةِ أَحْوَالِ

اور مستفیض کو غریب سے صحیح بنانے میں اور باجماعت مارچم اور تفسیر

الرَّوَاةِ جَرَحًا وَتَعْدِيلًا وَكُنَّا نَقُولُ كُنْتُ الْخَدِيثِ وَتَحْيِيحُهَا

کے راویوں کے حالات کی معرفت میں اور کتب حدیث کی سلفی اور صحیح کرنے میں خوب صرف

جَسْرُ وَإِلَى ذَلِكَ الْمَيَادِينِ لِيَسْلِقَتْهُمْ الْخَلْقُ فِي عَقُولِهِ

کے لیے وہ اپنی سلفی کے ذریعے سے جو ان کے عقلوں میں پیدا کیا گیا تھا اول ہی سید انہوں

لَمْ يَجَاءَ قَوْمٌ آخَرُونَ وَجَعَلُوا صَنَائِعَهُمْ قَوْلَ الْكَلْبِيَّاتِ

میں نے انہیں اور لوگ آئے اور انہوں نے ان کی وہی منافع میں ہر مسئلہ کو قاف کے کلمہ

مَذَوَّةٌ وَهَذَا قَائِدٌ فَجَلِيلَةٌ هِيَ أَنَّ مِنْ شَرْطِ الْعَمَلِ

مذہب ہونے کی اہم سان پڑا عمدہ قائم ہے کہ ایسی ایسی مہمات

مِنْ هَذِهِ الْمُقَدَّمَاتِ الْكَلِمَاتُ أَنْ لَا يَكُونُ الصَّوَرُ

کلمہ پر عمل کرنے کی شرط یہ ہے کہ وہ خاص چیز کی صورت

الْجُزْءِ الَّتِي يَفْعُ فِيهَا الْكَلَامُ مِمَّا سَبَقَ إِلَى الْعُقُلِ فِيهَا

جبر میں ممکن ہو رہی ہے اور اس میں کی چیز کہ عقلا کو اس میں

صَدَحْلُ الْكَلِمَاتِ لِأَنَّهُ كَثِيرٌ مِمَّا يَكُونُ هُنَاكَ قَرَارٌ

کلمات کی صحت حاصل ہو چکی ہو کیونکہ اس بہت اتفاق ہوتا ہے کہ وہ ان خاص میں

خَاصَّةٌ تَقْبَلُ غَيْرَ حُكْمِ الْكَلِمَاتِ وَاصْلُ الْجَدَلِ هُوَ

قریب ایسے ہوئے ہیں کہ ان سے برخلاف حکم کلیات حکم پیدا ہوتا ہے اور جمل کی حقیقت یہ

اِتِّبَاعُ الْكَلِمَاتِ وَثَبَاتُ حُكْمِ قَدْ قَضَى الْعُقُلُ الصَّوَرُ

ہے کہ کلمات کی پیروی اور اس سے حکم کا ثابت کرنا کہ عقل صرف

يَخْلُوفُ بِمُضَوَّرِ الْمَقَامِ كَمَا إِذَا رَأَيْتَ حَجْرًا وَأَيُّقِنْتَ

خصوصیت مقام کے بعد ہر اوس حکم کے برخلاف حکم دے چکی ہو جیسی تو نے ایک پتھر دیکھا اور

أَنَّهُ حَجْرٌ فَحَاجَّ الْجَدْلَ فَقَالَ الشَّيْءُ إِنَّمَا يَعْرِفُ بِالْكَوْنِ

یقین کر لیا کہ یہ پتھر ہے پھر ایک جہلی آئی اور کہا کہ شے رنگ اور شکل میں

وَالْمَشْكَالُ وَتَحْوِهَا وَهَذِهِ الصُّوَرُ فَكَدَّ تَشَابُهَ الْأَشْيَاءِ

معلوم ہوتی ہے اور یہ صورت اس رنگ اور شکل میں اور اس میں سب کے سب کی ہوتی ہے

فِيهَا فَتَقْضَى ذَلِكَ الْيَقِينُ بِأَمْرِكُمْ لَا يَحْكُمُ الْمُسْرِكِينَ

پھر وہ یقین اس امر کی سے ٹوٹ گیا اور پیچھا کر کے کہ بخادم نہیں

أَنَّ الْيَقِينَ الْحَاصِلَ فِي هَذِهِ الصُّوَرِ الْخَاصَّةِ الْكَبِيرِ

کہ اس صورت خاص کا وہ یقین جو حاصل ہو چکا ہے کلیات کی پیروی سے بہت بڑا ہے

مِنْ اِتِّبَاعِ الْكَلِمَاتِ فَإِنَّكَ أَنْ تَعْرِكَ أَقُولَ لَهُمْ عَنْ صَرْحِ

سوچو رہنا سب کا کہ تم کو اپنی ایسے مثال صریح سنت سودا دین

السُّنَنُ وَالْإِخْتِلَافُ فِي هَذَا الْقِسْمِ رَاجِعٌ إِلَى الْمُخْتَرِئِ

اور اس قسم میں اختلاف کا اسباب اکل اور دل کے

وَسُكُونُ الْقَلْبِ بِالْجُمْلَةِ الْإِخْتِلَافُ فِي أَكْثَرِ أَصُولِ

اطمینان کیلئے اور خلاصہ یہ ہے کہ اکثر اصول فقہ میں اختلاف

الْفَقْهُ رَاجِعٌ إِلَى الْمُخْتَرِئِ وَأَطْمِئِنَانُ الْقَلْبِ مُشَاهِدَةٌ

فقہاء کے دیکھنے سے اکل اور دلی اطمینان کیلئے رجوع

الْقُرْآنِ وَقَدْ أَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کرنا ہے اور بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کلام سے

إِلَى أَنَّ التَّكْلِيفَ رَاجِعٌ إِلَى مَا يُؤْتِيهِ إِلَهُ الْمُخْتَرِئِ فِي

کئی مواضع میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ تکلیف اور رجوع کرتے ہی جو

مَوَاضِعَ مِنْ كَلَامِهِ مِنْهَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اکل کی جادے اور مواضع میں سے یہ حدیث ہے تمہارا

فَطَرَكُمْ نَفْطُورٌ وَنَافِضُكُمْ نَفْطُورٌ قَالَ الْخَطَّابِيُّ

افطار اسی دن ہی حمد ان افطار کر دے اور تہارہ ہی زبانی اسی دن ہی حمد دے زبانی کر دے

مَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ الْخَطَّابِيَّ مَوْمُوخٌ عَنِ النَّاسِ فِيمَا كَانَ

خطابی کہتے ہیں حدیث کے یہ معنی ہیں کہ اجتہاد کے وہ ہیں لوگوں کی خطا معاف ہے

سَبِيلُهُ الْأَجْمَعُ دَقْلُوْا أَنْتُمْ أَجْمَعُونَ دَقْلُوْا

پس اگر ایک قوم نے محنت سے دیکھ کر دیکھا اور

الْهَلَالُ لَا يَبْعَثُ ثَلَاثِينَ فَلَمْ يَفْطُرُوا حَتَّى اسْتَوُوا الْعَدُو

ہلال نہ دیکھا اگر بعد اسی دن کے انہوں نے افطار نہ کیا یہاں تک کہ پہنچنے کی گنتی پوری کر لے

أَمْ تَلَيْتُمْ عِنْدَ هَذِهِ الشُّهُرِ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

پھر اگر تیرہ ماہ میں ہوا تیس دن کا تھا

فَاتَّصَوْهُمْ وَفَظَرَهُمْ مَا ضَؤُّ لَيْسَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَوْلٍ

تو جسے شک اون کا روضہ اور اظہار محبت ہے اور انہیں کچھ گفتہ اور نہ

اَوْحَبْ وَلَكِنْ لَيْسَ فِي الْحِجَابِ اِذَا اَخْطَوْا يَوْمَ عَرَفَةَ فَاِنَّهُ لَيْسَ

نہیں ہے اور ایسی شے جو بین اگر انہوں نے یوم عرفہ میں خطائی تو انہیں حج کے

يَكْفِيهِمْ اِعَادَتُهُ وَيَكْفِيهِمْ هَذَا هَاجَهُمْ ذَلِكَ وَرَأَيْتَهُمْ اِ

کفایت نہیں ہے اور ان کو وہی شہر مان کافی ہے یہ اللہ سبحانہ تعالیٰ

سُؤْفِيَتْ مِنْ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَرَفُوْا بِعِبَادَةٍ وَمِنْهَا قَوْلُهُ

کی طرف سے سبوت اور اپنے بندوں پر اسٹی ہو اور الیہ

اَلْحَاكِ اِذَا اجْتَهَكَ فَاَصَابَ فَلَءَ اَجْرَانِ وَاِذَا اجْتَهَكَ

موضع پر حرج ہی کہ مکہ دینے والا اگر اجتہاد کرے اور صاب ہو پیچھے جاوے تو اس کی ہر دو تہ اجر

فَاَخْطَا فَلَءَ اَجْرٌ كُلٌّ مِنْ اِشْتَرَاكَ تَصَوَّرَ الشَّارِعَ

اور اگر اجتہاد کرے اور چونکہ جاوے تو اگر اجتہاد کرے اور حرج شائع کی نفوس اور نہ تہ اجر

وَقَتًا وَاَوْحَصَ عِنْدَ قَاعِدَةٍ كَلَيْتَ تَهَيَّ اَنَّ الشَّامِ

تلاش کرے گا تو اس کی قاعدہ لحاظ سے کہ ہے شام شائع

فَكَضِبُوا نَوَا عَالِيَمِ الْوُضُوْءِ وَالْعُسْلُ وَالصَّلٰوةِ

نے عمدہ اتنا مومن اور غسل اور نماز اور

وَالزُّكُوَّةَ وَالصَّوْمَ وَالْحَجَّ وَغَيْرَهَا مَا اجْتَمَعَتْ اِلَيْهِ

انکس اور روزہ اور حج وغیرہ جسے خاصہ شفق میں

عَلَيْهِمْ بِأَحْوَالِ الضُّبِّ فَشَرَّ لَهَا اَرْكَانًا وَشُرُوطًا وَاَدَانَا

پر حرج ضبط کرے میں ہیں ان کے لیے رکن اور شرطیں اور آداب مقرر کر دیے ہیں

وَمِنْ جَمْعٍ لَهَا مَكْرُوْهَاتٌ وَمُفْسِدَاتٌ وَجَوَائِزٌ وَاشْتَبَعَتْ

اور ان کے واسطے مکروہات اور مفسدات اور جائز امور مقرر کر دیے ہیں اور

الْقَوْلُ هَذَا أَحَقُّ الْأَسْبَابِ ثُمَّ لَمْ يَخْتِ عَنْ تِلْكَ

اس میں کہنے کا خوب ادا کرنا ہے اور ان ارکان وغیرہ سے

الْأَكْرَ گانَ وَغَيْرَهَا بِمَحْدُودٍ جَامِعَةٍ مَا بَعْدَ كَثِيرٍ

بطور مختصر جامع اور جامع کے خوب بحث نہیں کے

بَحْثٍ وَكُلُّ مَا سُئِلَ عَنْ أَحْكَامٍ جُزْئِيَّةٍ يَتَعَلَّقُ بِتِلْكَ

سے اور جب کوئی جزئی احکام سے جو کہ

الْأَكْرَ گانَ وَالشَّرْطُ وَغَيْرَهَا أَحْكَامًا عَلَى مَا

ارکان اور شرط وغیرہ سے متعلق ہیں پھر چھتا تو اس کو ان کے

يَقُولُونَ فِي نَفْسِهِمْ مِنَ الْأَلْفَاظِ الْمُسْتَعْمَلَةِ

ذاتی سمجھ کر جو الفاظ استعمال سے سمجھتے ہیں حوالہ کر دیتے ہیں

وَأَشْرَدَهُمْ لِمَا رَدَّ الْجُزْئِيَّاتِ نَحْوَ الْكَلِمَاتِ

اور بہتر راہ بنا دیتے کہ جزئیات کو کلیات سے متعلق کر لیں

وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ اللَّهُ إِلَّا فِي مَسَائِلَ قَلِيلَةٍ

اور ان میں پر کبھی نہ بڑھائے بلکہ الہی کر کثیر مسائل میں

لَا سَبَابَ طَارِئَةٍ مِنْ تَحَايِجِ الْقَوَامِ وَنَحْوِهِ فَشَرَعَ

عارضی اسباب کی وجہ سے کہ قوم کا غلط کرنا وغیرہ ہے پس دستور

غَسَلَ الْأَعْضَاءِ الْأَكْرَبَةَ فِي الْوُضُوءِ ثُمَّ لَمْ يَخْتِ الْغَسْلَ

میں جانوں احسان کا دہونا شروع کیا پھر دہو بیلی کوئی

يَخْتِ جَامِعٍ مَا نَحْنُ بِعَارِفٍ بِهِ أَنَّ الدَّلَالَ دَاخِلٌ فِي حَقِيقَتِهِ

جامع الححد نہیں مقرر کی جی معلوم ہو کہ عضو کی بالشرط وضو کی حقیقت میں

أَمَّا وَإِنَّ إِسَالَءَ الْمَاءِ دَاخِلَةً فِيهَا أَمَّا وَلَمْ يَقْتَسِمِ

داخل سے نہیں اور لے کر کہاں حقیقت میں داخل ہے باقی نہیں اور باقی کے

الْمَاءِ إِلَى مُطْلَقٍ وَمُقْتَبِلٍ وَلَمْ يَبَيِّنْ أَحْكَامَ الْبَيْتِ وَ

اقتسام مطلق اور مفید مقرر نہیں کیے اور کوئی اور تالاب وغیرہ

الْعَدِيرُ وَخَوْهَمَا وَهَذِي السَّائِلُ كُلُّهَا كَثِيرَةُ الْوُقُوعِ

کے احکام نہیں بیان کیے اور یہ تمام سائل بہت پیش آئے وائے میں

لَا يَتَصَوَّرُ عَدَمُ وَقُوعِهَا فِي زَمَانِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

یہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ حضرت علیؑ کے عہد میں پیش

وَالرَّاهُ وَسَلَّمَ وَكَمَا سَأَلَهُ السَّائِلُ فِي قِصَّةِ بَيْرِ بَضَاعَةَ

نہیں آئے اور جب ایسے کسی سائل نے بیر بضاعہ کا حال

وَحَدِيثِ الْقَلَتَيْنِ لَمْ يَزِدْ عَلَى الرَّادِّي مَا يَفْهَمُ مَوْكَةً

اور قلتین کے حدیث پر بھی تو آئے کچھ طول کلامی نہیں کی اس میں یہ جو الکر کیا کہ جو مضمون لفظ

مِنَ اللَّفْظِ وَيَعْتَادُ دَوْنَهُ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَهَذَا الْمُعْطَى قَالَ سَفِيًّا

سے وہ سمجھتے ہیں اور ایسے میں عادت کر لیتے ہیں اور اسی وجہ سے سفیانؒ تو رمی نے

السُّورِيِّ مَا وَجَدْنَا فِي أَمْرِ الْمَاءِ إِلَّا سَعَةً وَكَمَا سَأَلَهُ

کہا ہے کہ بانی کے حق میں تو ہم نے کچھ ایسا ہی پاتے ہیں اور جب حضرت سے

أَمْرًا أَوْ عَنِ الثَّوْبِ يُصْبِيهِ دَمُ الْحَبِضَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى أَنَّ

ایک عورت نے خون جگر پھرے ہوئے کپڑے کا مسئلہ پوچھا تو اس نے یہ جواب دیا کہ

قَالَ حُتَيْبُهُ ثُمَّ أَقْرَبْتُهُ ثُمَّ انْصَبْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَبَدَأْتُ بِأَنْتِ

اس کو کپڑے پہنے اور اس کے پاس سے گزر کر کے سوچو وہ طہارتی ہے

بِأَكْثَرِ مَا عِنْدَ هَذَا وَأَمْرًا بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَكَمْ يَعْلَمُنَا

تو سر پر زیادہ نظر پایا اور اس استقبال قبلہ کا امر پایا اور کچھ قبلہ کے

طَرِيقُ مَعْرِفَةِ الْقِبْلَةِ وَفَكَانَتْ الصَّحَابَةُ يُسَافِرُونَ وَ

معرفت کا طریق بتا دیا اور یہاں تک کہ سفر کیا کرتے تھے اور

يَجْهَدُونَ فِي أَمْرِ الْقِبْلَةِ وَكَانَتْ لَهُمْ حَاجَةٌ شَدِيدًا

قبلہ کے جهت میں جہاد کرتے تھے اور ان کو طریق اجتہاد کے

إِلَى مَعْرِفَةِ طَرِيقِ الْاِجْتِهَادِ فَهَذَا أَكْلُهُ لِقَوْلِهِمْ مِثْلُ

معرفت کی نہایت حاجت تھی مگر سب اسلئے کہ حضرت کیط سے ایسی امور

ذَلِكَ إِلَى رَأْيِهِمْ وَهَكَذَا أَكَلْتُمْ مِثْلًا وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

انکے راہی پر حوالہ ہے اور اس بطور حضرت علی علیہ وآلہ وسلم کے اقوال کے

وَاللَّهُ وَسَلَّمَ كَمَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ مِنْصُوبٌ لِيُحِبِّ وَقَدْ

چنانچہ مصنف داتا پروردگار شہید نہیں ہے اور بے شک

فَهَمْنَا مِنْ تَلْعِجِ أَحْكَامِهِ أَنَّهُ رَأَى فِي تَرْكِ التَّعَقُّقِ وَعَدَمِ

حضرت کی احکام کی پیروی سے ہم نے سمجھا ہے کہ حضرت صلعم نے یہاں میں کے یہودیوں اور

أَلَا كَثِيرٌ مِنْ وَجْهِ الضَّبْطِ مَضْمُونَةٌ عَظِيمَةٌ وَهِيَ

وہ جوہ ضبط کے کثیر بحث میں بڑی مصلحت کے رعایت کی ہے اور مصلحت یہ ہے

أَنَّ هَذِهِ الْمَسَائِلَ تَرْجِعُ الْحَقَائِقَ تَسْتَعْمَلُ فِي الْفَصْرِ

کہ ان مسائل کا مال ایسے حقائق کیط سے ہی کو عرف میں جملہ

عَلَى أَجْمَلِهَا وَلَا يُمْرَفُ حَكْمُهَا الْجَاوِزُ الْمَانِعُ إِلَّا بِعُسْرِ

مستعمل ہوتے ہیں اور ان حقائق کے جامع اور مانع حدود شوری بغیر مطلق نہیں ہوتے

وَمِنْ بَيْنَ مَا نَحْتَاجُ عِنْدَ إِقَامَةِ الْحُكْمِ إِلَى التَّمْيِيزِ بَيْنَ الْمُسْكَلَيْنِ

اور ب اوقات حد قائم کرتے ہوئے دو مقل کے تمیز کے لیے

يَا حَكَمُهُ وَضَوَائِكُمْ تَحْرُجُونَ بِإِقَامَتِهَا لَمَّا أَنْ ضَبْطَتْ وَ

ایسی احکام اور ضابطوں کے مابین پڑنے ہے کہ انکے قائم کر کے کسی طرح میں پڑنے نہیں ہیں جب تک

فُسِّرَتْ لَا يُمْكِنُ تَفْسِيرُهَا إِلَّا بِالْحَقَائِقِ مِثْلُهَا وَهَلْ جَزَا

انکو ضبط کیا اور انکی تفسیر کے لئے انکی نفس میں دن ویسی ہی حقائق کے ممکن نہیں ہو اور اس بطور سے

فَتَسْلَسِلَ الْأُمْرَادُ يَقْرَعُ فِي بَعْضِ مَا هَذَا الْإِلَى التَّفْوِضِ

چند اسمیں تسلسل پیدا ہوتا ہے یا بجئے جگہ سے بے

عَلَيْهِ رَأَى الْمُسْتَلْبِ بِهِ وَالْحَقَائِقُ الْأَخْرَجُ لَيْسَتْ بِأَحَقَّ

ماتے پر حوالہ کرنا بڑا ہے اور دوسرے درجہ کے حقائق میں

مِنْ الْأَقْلَى فِي التَّفْوِضِ إِلَى الْمُبْتَلَيْنِ فَلَا جُلْ هَذِهِ

پر حوالہ کر کے میں پہلے حقائق سے پھر ادنیٰ تر مضمین ہے

الْمُضَلَّهِ فَوْضَ الْحَقَائِقِ أَوَّلَ مَرَّةٍ إِلَى رَأْيِهِمْ وَلَمْ يُشَلَّ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے پہل ہی حقائق کو اپنے رائے پر حوالہ کیا اور

فِيمَا يَخْتَفُونَ حِينَ كَانَ الْاِخْتِلَافُ فِي أَمْرِ فَوْضَ إِلَيْهِمْ

خلائی امور میں جب کہ اختلاف امر فوض میں واقع ہو چکا ہو

وَلَهُ فِي ذَلِكَ مَسَاءٌ فَلَمْ يُعَيِّفْ عَلَى عَمَرٍ وَبَيْنَ الْعَاوِزِ

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ جائز تھا سو عمر بن العاص پر اسمیں کہ وہ اس

فَوْضَ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَتَلَقَّوْا بَأْيُكُمْ إِلَى اللَّهِ لَكُمْ

آیت سے امت ڈھوا اپنے ہاتھ طرٹ

مِنْ جَوَازِ التَّيْمَةِ لِلْجَنْبِ إِذَا خَافَ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الْبُزْدِ

جانب کے لیے تیسیم کا جواز سمجھا اگر مردی کے مار کے جان کا خوف ہو کر سخت گیرے

وَكَمْ يُعَيِّفُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيمَا فَهَمَّ مِنْ تَارِيْلٍ أَوْ لَا

نہیں کے اور عمر بن الخطاب پر اسمیں کہ وہ اس آیت کے معنوں سے باہر ہو

مُسْتَمُّ النَّسَاءِ أَنَّهُ فِي لَيْسَ الْمَرْءُ وَلَا الْجَنَابَةُ فَبَقِيَتْ مُسْئَلَةٌ

عورتوں کو یہ سمجھی کہ یہ حکم عورت کی جہالت میں ہے جنابت میں نہیں اور جنب کا مسئلہ

الْجَنْبِ غَيْرُ مَذْمُومٍ فَيَنْبَغِي أَنْ لَا يَكْسِمَ الْجَنْبُ أَصْلًا

جہان مذکور نہیں کچھ سخت گیر ہی نہیں کی اب چاہیے کہ جنبی سرگرم نہ کرے

النَّسَاءِ عَنْ طَارِقِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ اجْتَنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَإِذَا

کچھ عارف سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو جنابت عارض ہوئی سو اس نے نماز

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ

تمہاری جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور یہ ذکر کیا

فَقَالَ أَصَبْتَ فَأَجَنَبَ رَجُلٌ قَدِيمٌ وَضَلَّ فَأَتَاهُ فَقَالَ

اپنی فرمایا اچھا کیا اور ایک اور شخص کو جنابت ہوئی اور سنہ تیسرے کی کہ غارتگرہ لی وہ بھی حاضر ہوا

فَحُكِّمَ مَا قَالَ لِلْآخَرِ لِيَعْنِي أَصَبْتَ أَمْ نَهَيْتُ وَلَمْ يَعْصِ عَلَى أَحَدٍ

آپنی وہی من فرمایا یعنی پہلا کیا تمام ہوا اور کسی پر اور نہ صحابہ میں سے

مَنْ أَمَرَ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ أَذَاهَا فِي وَفَّهَا حِينَ كَانُوا

جس نے وقت سے نماز عصر اور اس کی یا عین وقت پر پڑھی جبکہ وہ سب

جَمْعًا عَلَى نَأْوِيلٍ مِنْ قَوْلِهِ لَا تُصَلُّوا الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي

اس حدیث کی تاویل یہ ہے کہ تم نماز نہ پڑھنا کہہ بنی

قُرَيْشٍ وَلَا جَمْعًا فَسَنَ أَحَا طَ جَوَازٍ بِالْكَلا وَالْعِلْمُ أَنَّهُ

قریش میں جا کر سخت گیری نہیں ہے اور جماعت میں یا جو شخص گام نہ پا سکے اور کتب جانتا ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَّ الْأَمْرَ فِي رِثْلِكَ

وہ جانے گا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان معاذ کا حال جو عورت

الْحَقَائِقِ الْمُسْتَعْمَلَةِ فِي الْعُرْفِ عَلَى أَجْمَالِهَا وَكَذَا

میں بھلا مستقبل میں اور ایسی ہے الیک کو ایسی سے مطابق کرنا ہے

فِي تَطْبِيقِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ إِلَى أَهْلِهَا مِنْهُمْ وَتَلَا يُرَى تَوَضُّعُ

سچے پر ملائین نہ ہر ماہ سے اور اسکی تفسیر دیکھنا کہ

الْفُقَهَاءُ وَكَثِيرًا مِنَ الْأَحْكَامِ إِلَى أَحَدٍ مِنْ أَسْبَابِ الْوَعَاكُزِهِ

ان احکام کو سب ملے بہی عین اور عادت جو ان کے نزدیک

فَلَا عُنْفَ عَلَى أَحَدٍ مِّنَ الْمُخْتَلِفِينَ عِنْدَ هُمْ وَنُظِيرُهَا أَيْضًا

دو تون اختلاف کرنے والوں میں سے کسی پر گرفت نہیں ہے اور اسکی یہ پہلی تفسیر ہے

مَا أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ مِنْ الْإِجْتِهَادِ فِي الْقَبْلَةِ عِنْدَ الْغَيْمِ

کہ امت کا اجتہاد پر اجماع ہو چکا ہے کہ ایسے دن تہمت قبلہ انکل سے معین کر لین اور

وَتَرْكُ الْعُنْفِ عَلَى وَاحِدٍ فِيمَا أَدَّى تَحْرِيبُهُ إِلَيْهِ وَ

سیر اسکی انکل کے جبر پر تجویز کیا گرفت نہیں کی اور

نُظِيرُ هَذِهِ الْمَصْلُحَةِ مَا ذَكَرَهُ أَهْلُ الْمَنَاطِقِ مِنَ

اس مصلحت کی نظیر یہ ہے کہ اہل مناظر نے جو اصطلاح دلائی

الْإِصْطِلَاحِ عَلَى تَرْكِ الْحَرْفِ عَنْ مُقَدِّمَاتِ الْبَدَلِ الْكُلِّ

کے مقدمات سے حرف ترک کرنے پر ذکر کیا ہے تاکہ بحث

لَيْسَ أَكْثَرُ مِنْ تَنْشِأَةِ الْحَرْفِ فَمِنْ عَرَفَ هَذِهِ الْمَسْئَلَةَ

کی لغوی لازم نہ آجائے پس جو شخص کہ اس مسئلہ کو کما حقہ جانتا ہے

كَمَا هِيَ عَلَيْهِ أَنَّ أَكْثَرَ صَوَرِ الْإِجْتِهَادِ يَكُونُ الْحَقُّ

دو چنانچہ کہ حسب ہند کی صد تون میں حق الامم اختلاف کی دونو

فِيهَا دَائِرَتَانِ فِي جَانِبَيْهَا خِلَافٌ أَنَّ فِي الْأَمْرِ سَعَةً وَ

جانب میں دائرہ ہوتا ہے اور یہ جان لیگا کہ حکم میں اختلاف ہے اور ایک

أَنَّ الْيُسْرَ عَلَى الْقِيَمِ وَاحِدٌ وَالْجُزْءُ مِنْهُ الْمُخَالَفَةُ لَيْسَ بِشَيْءٍ

شعبہ از جانب اور مخالفت کی حق کا یقین کر لینا کچھ نہیں ہے

وَأَنَّ الْإِسْتِثْنَاءَ طَحْدُ فَوْهَارِ كَانٍ مِنْ بَابِ تَقَرُّبٍ

اور اسکی صدد کا استعاطا کردہ استعاطا اس قسم کا ہے کہ وہیں سے قریب کرتا ہے

الَّذِينَ إِلَى مَا يَفْهَمُهُ كُلُّ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ اللِّسَانِ

اوس بخاورہ کی طرح جسکو زبان دان سمجھتا ہے وہ علم کے

فَاعَانَهُ عَلَى الْعِلْمِ وَإِنْ كَانَ بَعِيدًا آمِنَ الْأَذْهَانِ

اعانت ہوئی ہے اور اگر دور ہو استہاط ذہنوں سے بے دور ہے

وَيُمَيِّزُ اللَّامُشْكِلَ بِمُقَدِّمَاتٍ مُخْتَرَعَةٍ فَعَسَى أَنْ

اور اختراعات کے مقدمات کو ذریعہ کے لئے تیار کر لی ہے قرب اوقات

يَكُونُ شَرْعًا جَدِيدًا أَوْ أَنَّ الصَّحِيحَ مَا قَالَهُ الْأَمَامُ عَزَّ

نئی شریعہ جو جائے ہو اور بیشک صحیح وہ ہے جو امام عند الوطن

الدِّينِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ قَامَ بِمَا أَجْمَعُوا

بن عبد السلام نے کہا ہے اور بیشک حزب ہی کیسا جنتی وہی اختیار کیا

عَلَى رُجُومِهِمْ وَاجْتَنَبَ مَا أَجْمَعُوا عَلَى تَحْرِيمِهِمْ وَأَسْتَبَا

جس کے وجوب پر اتفاق ہوا ہے اور ایسی ہی کیا جس کے حرمت پر اجماع ہوا ہے اور اسی

مَا أَجْمَعُوا عَلَى إِبَاحَتِهِمْ وَفَعَلَ مَا أَجْمَعُوا عَلَى اسْتِحْبَابِهِ

عمل کر کیا جو مانا جس کے اباحت پر اجماع ہوا ہے اور وہی کیا جس کے استحباب پر اجماع ہے

وَاجْتَنَبَ مَا أَجْمَعُوا عَلَى كُرَاهَتِهِ وَمَنْ أَخَذَ بِمَا

اور اس سے بچا جس کے کراہت پر اجماع ہوا ہے اور جسے مختلف نہ کر لیا

اخْتَلَفُوا فِيهِ فَكُلُّهُ خَالٍ إِنْ اخْتَلَفَ بَيْنَهُمَا أَنْ يَكُونَ الْخُتْلَفُ

ذرا کے لیے دو حال ہیں ایسا کہ یہ مختلف ہیں اس قسم کا ہو

فِيهِ فَمَا يَنْقُضُ الْحُكْمَ بِهِ هَذَا إِلَّا سَبِيلٌ إِلَى التَّقْلِيدِ

کہ حکم کے نقیض ہے ایسی مختلف نہیں تفسیر کے کوئی راہ نہیں ہے

فِيهِ لِأَنَّهُ خَطَأٌ مُخَضٌّ وَمَا حَكَمَ فِيهِ بِالنَّقْضِ إِلَّا

لیونکہ خطا ہی غلط ہے اور اس میں نقیض کا حکم اس کے ہی ہوا ہے

لِأَنَّهُ خَطَأٌ مُخَضٌّ وَمَا أَخَذَ الشَّرْعُ وَمَا خَذَهُ وَرَعَايَةُ

کہ وہ غلط ہے نفس شریعہ اور ماخذ شریعہ سے اور شرعی حکم کے رعایت

حُكْمِهِ الْاِثْنَانِ اَنْ يَكُوْنَ مِمَّا لَا يَنْقُضُ حُكْمُ بِهِ قَلَا

سے دور ہے اور دوسرا حال ہے۔ پہلا اس قسم کا ہو کہ حکم اس سے نہیں ٹوٹتا تو

بِاسِّ بِفَعْلِهِ وَلَا يَتَرَكُهُ اِذَا قُلِدَ فِيهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ

اوس کے کرتی اور نہ ترک کرے۔ چنانچہ اگر کسی عالم کے تقلید کرتے ہو

لَاِنَّ النَّاسَ لَمْ يَزَالُوا عَلٰى ذٰلِكَ يَسْأَلُوْنَ مَنِ الْفَوْتِ

کیونکہ لوگوں کا ہمیشہ یہی حال رہا ہے کہ جو عالم مل گیا اوسی سے

مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيْدٍ بِمَذْهَبٍ وَلَا تَكْرَارِ عَلٰى

پوچھ کر ایسا مذہب کی پیروی نہیں کرتی بلکہ کسی سال پر کوئی

اَحَدٍ مِّنَ السَّائِلِيْنَ اِلٰى اَنْ ظَهَرَ هٰذَا الْمَذْهَبُ

استدلال کرتا۔ یہاں تک کہ یہ مذہب

وَمُعَصِّوْهُمَا مِنْ الْمُتَقَلِّدِيْنَ فَاِنَّ اَحَدَهُمْ يَتَّبِعُ اِمَامَهُ

اور متعصب مقلد ہیں۔ کیونکہ بعض خاص معتاد ہو کر اپنے ہی امام

مَعْ بَعْدَ مَنْ هِيَ اِلٰى كَدْلَةِ مُقْلَدٍ اِلَهٗ فَيُحَاوِلُ

کے قول کی پیروی کرتا ہے۔ دوسروں کا مذہب دلائل سے الگ ہوتا ہے گویا کہ وہ امام

فَكَانَ نَبِيٌّ اُرْسِلَ اِلَيْهِ نَأْمِي عَنِ الْحَقِّ وَبَعْدُ عَنِ

نبی ہی اوس کے طرف مرسہ ہے۔ اور یہ حق سے جدا ہے

الصَّوَابِ لَا يَرْضٰى بِاَحَدٍ مِّنْ اُولٰٓئِكَ اِلَّا بِابِ اسْتَحْلٰى

اور صواب سے دور ہی ہے۔ کوئی انہیں پسند نہیں کرتا۔ قول تمام ہوا

وَقَالَ مَنْ قُلِدَ اِمَامًا مِّنَ الْاِمَمَةِ ثُمَّ اَرَادَ تَقْلِيْدَ غَيْرِهِ

اور کہا ہے جو شخص کسی امام کا متبع ہو پھر اور کسی اور کا ارادہ کرے

فَهَلْ لَهُ ذٰلِكَ فَيَسْخِرُ اَنفُسَ الْمُخْتَلِصِ التَّفْصِيْلُ فَاِنَّ كَانَ

تو آیا اس کو یہ جائز ہے اس میں خلافت ہو اور نہ ہو۔ یہ تفصیل ہے پس اگر وہ

الْمَذْهَبُ الَّذِي أَرَادَ الْإِتِّقَالَ إِلَيْهِ وَمَا يَنْقُصُ فِيهِ

مذہب جعفری تقلید کیا جا رہا ہے اس قسم کا ہے کہ ادس میں

الْحُكْمُ فَلَيْسَ لَهُ الْإِتِّقَالَ إِلَى حُكْمِهِمْ يَجِبُ نَقْضُهُ

حکم کوٹ جانا ہے تو اسکو ایسے حکم کے طرف جس کا نقض واجب ہے

فَإِنَّهُ لَمْ يَجِبْ نَقْضُهُ إِلَّا لِطَرَفِهِ وَإِنْ كَانَ الْمُخْتَلَفُ

اتفاق کرتا جائز نہیں ہو کیونکہ اسکا نقض ایسے ہی واجب ہوا ہے کہ وہ باطل ہے

مُتَّفَقًا رِوَايَيْنِ جَازِ التَّقْلِيدِ وَلَا يُتَّقَالُ لِأَنَّ النَّاسَ كُنُوا

اور اگر دونوں کے مابعد فریب میں تو تقلید اور اتفاق دونوں جائز ہیں کیونکہ صحابہ کے زمانہ ہی

يُرَاكُوا مِنْ رَمَنِ الصَّحَابَةِ رَحِمَهُ إِلَى أَنْ ظَهَرَتْ لِلْمَذْهَبِ

یہاں تک کہ یہ ظہور میں مذہب پیدا ہوئی

الرَّابِعَةُ يُقْلَدُونَ مَنْ اتَّفَقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ عَمِيرٍ

دو گون کا یہی حال رہا کہ جو عالم مل گیا تقلید کرے کسی ایسے کا

نَكَيرَةٍ مِنْ أَحَدٍ يُعْتَابَرُ أَنْكَارُهُ وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ بِاطِّلَا

انکار نہیں تھا جس کا اعتبار ہوا اور اگر ایسی تقلید باطل ہوتے تو

لَا تَكُونُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ اِشْتَهَى وَإِذَا اتَّحَقَّقَ عِنْدَكَ

جسے شک نہ ہو اگر تم نے دانسا علم بالصواب تمام ہوا اور جب جھگو

مَا بَيَّنَّاهُ عَلِمْتَ أَنَّ كُلَّ حُكْمٍ يَتَكَلَّمُ فِيهِ الْجِتْهَدُ بِاجْتِهَادٍ

ہمارا بیان دیکھ کر کیا تو یہ جان گیا کہ جس حکم میں مجتہد اپنے اجتہاد میں بحث کرتا ہے

مَنْسُوبٌ إِلَى صَاحِبِ الشَّرْعِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامَاتُ

تو وہ صاحب شریعت علیہ الصلوۃ والسلام کے طرف منسوب ہوتا ہے

إِنَّمَا إِلَى لَفْظِهِ أَوْ إِلَى عِلْمِهِ مَا خُودَةٍ مِنْ لَفْظِهِ وَإِذَا كَانَ

یا تو محض لفظ ہی کے طرف یا لفظ ہی کے علمی طرف سے ہو تو وہی ہے جب یہ

عَلَيْكَ ذَلِكَ فَبِئْسَ كُلَّ اجْتِهَادٍ مَّقَامَانِ أَحَدُهُمَا أَنْ صَلَّيْتَ

ان شاء اللہ تم ہوا تو حسب ایک اجتہاد میں دو مقام ہیں ایک تو یہ

الشَّرْعَ هَلْ أَرَادَ بِكَ لَا وَمِنْ هَذَا الْمَعْنَى أَوْ غَيْرُهَا

کہ ایک صاحب شریعت نے اپنی کلام سے یہی معنی مراد لیے ہیں اور

وَهَلْ نَصَبَ هَذِهِ الْعِلَّةَ مَدَّ أَرَأَيْتَ نَفْسَهُ حِينَ مَانِكُمْ

اور اہل اس عت کے کو انمول میں ہر وقت فرماتے حکم

يَا لِحُكْمِ الْمُتَّصِفِينَ عَلَيْهِ أَوْ لَا فَإِنْ كَانَ التَّصَوُّفُ لَمْ يَنْظُرْ

متصوفوں علی کے مدار نظر آیا ہے یا نہیں پس اگر باطنی سے مقام کے

إِلَى هَذَا الْمَقَامِ فَأَحَدُ الْمُجْتَهِدِينَ لَا يَعْنِيهِ مُصِيبٌ دُونَ

تصویب کی بحث ہوئی ہے تو دیکھتے ہیں سے بلا تعین اور

الْآخِرِ وَقَدْ نَبَّهَ مَا أَنْتَ مِنْ جَمَلَةِ أَحْكَامِ الشَّرْعِ أَكْثَرُ صَلَّيَ اللَّهُ

دوسرا نہیں اور دوسرا مقام یہ ہے کہ منجملہ احکام شریعت کے ہے کہ حضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا إِلَى أُمَّتِهِ صِرَاحًا أَوْ دَلَالَةً إِنَّ

علیہ وسلم نے اپنی امت سے بالخصوص یا بدلالہ عہد کیا ہے

مَتَى اخْتَلَفَ عَلَيْهِمْ نُصُوصُهُ أَوْ اخْتَلَفَ عَلَيْهِمْ مَعَارِفِي

کب جب انہیں خصوص مختلف ہو جائیں یا نفوس میں سے کسی کے معانی

كَمَنْ مِّنْ نُّصُوصِهِ فَهُمْ مُتَوَارُونَ بِالْاجْتِهَادِ وَاسْتِقْرَآءِ

مختلف ہو جائیں تو ان کے حسب تھاؤں کے ان معانی میں سے حق ثابت

الطَّاقَةِ فِي مَعْرِفَةِ مَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ ذَلِكَ فَإِذَا تَعَلَّيْنَا

در یافت کرنے میں خوب طاقت صرف کرنا کہ علم ہے کچھ جہت کو ان میں سے

مُجْتَهِدٍ شَيْئًا مِّنْ ذَلِكَ وَجَبَ عَلَيْهِ أَتِياعُهُ كَمَا عَهْدَ

کوئی ایک معنی معین ہو جائیں تو ان کے حسب کا اتباع واجب ہو جیسا کہ احادیث میں

إِلَيْهِمْ أَنْ كُنَّا أَشْتَبَهُ عَلَيْهِمُ الْقِبْلَةَ فِي اللَّيْلَةِ الطَّلَمَاءِ

یہ عہد کیا کہ جب اُن پر اندھیرے رات میں قبلہ کی جہت مشہد ہو جاوے

يَحِبُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَخْرُؤُوا وَيَصَلُّوا إِلَى جِهَةٍ وَمِنْ حَرِيهِمْ

تو انہیں کرنا واجب ہے اور نماز اور سر پہ لیا کر پڑھان کے اکل وقت میں ہو

عَلَيْهَا فَهَذَا أَحْكَمُ عِلْفَةِ الشُّرْعِ بِوُجُودِ الْحَرَمِ كَمَا عَلَّقَ

ہو پس یہ وہ حکم ہے کہ شرع نے اکل کرنے پر منحصر کیا ہے جیسا

وُجُوبُ الصَّلَاةِ بِالْوَقْتِ وَكَمَا عَلَّقَ تَكْلِيفُ الصَّيِّئِ

نماز کے وجوب کو وقت پر منحصر رکھا ہے اور جیسے بوجہ کے مکلف ہو نیکی اور سکے مانع

بِلَوْغِهِ فَإِنْ كَانَ الْبَحْثُ بِالنَّظَرِ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ نَظَرَ

ہوئے پر منحصر رہا یا ہو پس اگر بطحا اس مقام کے بحث ہو تو غور کرے

فَإِنْ كَانَتْ الْمَسْئَلَةُ مِمَّا يَنْقُضُ فِيهِ اجْتِهَادُ الْمُجْتَهِدِ

پس اگر مسئلہ اس قسم کا ہے کہ وہ میں مجتہد کا اجتہاد توہین ہے

فَاجْتِهَادُهُ بَاطِلٌ وَقَطْعًا إِنْ كَانَ فِيهَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَ

دھینکا اسکا اجتہاد باطل ہے اور اگر اس باب میں حدیث صحیح موجود ہو

فَكَحْكَمَ بِنِجَاحِهِ فَاجْتِهَادُهُ بَاطِلٌ وَهَذَا إِنْ كَانَ

اور ایسی اسکا خلاف ملے تو اسکا اجتہاد غلط باطل ہے اور اگر

الْمُجْتَهِدُ إِنْ جُمِعَ أَقْدَامُ سَلَاكًا مَا يَنْبَغِي لَهُمَا أَنْ يَحْكَمَ

دونوں مجتہد وہی راستہ چلیں جو انکو چلنا چاہیو تھا

وَلَمْ يَخْلُفَا حَدِيثًا صَحِيحًا وَلَا أَمْرًا يَنْقُضُ اجْتِهَادَ

اور نہ حدیث صحیح کے مخالفت کی ہے اور نہ ایسی امر کے مخالف کی ہے

الْقَاضِي وَالْمُقَرَّبِي فِي خِلَافِهِ فَهُمَا جَمِيعًا عَلَى الْحَقِّ هَذَا

اگر اُس کے خلاف میں قاضی اور مفتی کا اجتہاد ٹٹ جاوے تو وہ دونوں مجتہد

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَارِكِيْنَ الْاَكْخَرِ هَذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعِ

حق پر یمن یہ یاد رکھو مانتہ اعظم باب ان سکاوت مذہب کی اتباع کی تاکید کا اور

وَالْقَشْدِيْنَ فِيْ تَرْكِهَا وَالْخُرُوجِ عَنْهَا رَعْلَمَدَاتٍ فِي الْاَكْخَرِ

ان کے چھوڑنے میں اور اس کے باہر ہو سٹون شدہ دیکھ کا سمجھنے کے کہ ان چاروں

بِهَذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ مَصْلَحَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِي الْاَعْرَاضِ

مذہب کی اتباع بڑی مصلحت ہے اور ان سب سے محروم

عَنْهَا كَلِّهَا مَفْسَدٌ كَبِيْرٌ لِّمَنْ نَبِيْنُ ذَلِكَ يَوْجُوْا

ہوئے ہیں بڑا ہی عہدہ ہی ہم اسکو کبھی طرح سے بیان کرتے ہیں

اَحَدُهَا اَنَّ الْاُمَّةَ اجْمَعَتْ عَلَى اَنْ يَّعْتَمِدُوْا عَلَى

ایک یہ ہی کہ امت استغفر ہے کثرت نبوت کی معرفت میں سلف پر

السَّلَفِ فِيْ مَعْرِفَةِ الشَّرْعِ وَالْاَتَابِعُونَ اَعْتَمَدُوْا فِي

اعتماد کیا کریں سوتابعین اس معرفت میں صحابہ پر اعتماد کیا

ذَلِكَ عَلَى الصَّحَابَةِ وَتَبِعَ التَّابِعِيْنَ اَعْتَمَدُوْا عَلَى التَّابِعِيْنَ

اور تبع تابعین نے تابعین پر اعتماد کیا

وَهَكَذَا فِيْ كُلِّ طَبَقَةٍ اَعْتَمَدَ الْعُلَمَاءُ عَلَى مَنْ قَبْلَهُمْ

اور اسی طور پر ہر طبقہ کے علماء نے اپنی سے پہلوں پر اعتماد کیا ہے

وَالْحَقُّ يَدُلُّ عَلَى حُسْنِ ذَلِكَ لَا اَنَّ الشَّرْعِيَّةَ لَا يَعْرِفُ

اور عقل اس امر کو نیک جاننہ ہے کیونکہ شریعت میں عقل اور

اِلَّا بِالنَّقْلِ وَالْاَسْتِثْنَاءِ طَوَّ النَّقْلَ لَا يَسْتَقِيْمُ اِلَّا بِاَنْ

استثنا طے معلوم نہیں ہوتے اور نقل جب ہی راست آئے ہی کہ

يَاْخُذُ كُلُّ طَبَقَةٍ عَمَّنْ قَبْلُهَا بِاِلَّا تَوَالٍ وَلَا يَدُلُّ فِي الْاَسْتِثْنَاءِ

ہر طبقہ اپنے سے پہلے مقلط طبقہ سے دریافت کرے اور استثنا میں یہ

أَنْ يُعْرِفَ مَذَاهِبَ الْمُتَّقِدِّ مَذِينٍ لَعَلَّهُ يُخْرِجُهُ مِنْ أَقْوَامِهِ

ضروری ہے کہ متقدمین کے مذاہب کو سمجھ لے تاکہ انکی اقوال سے باہر نہ ہو جاوے

فَيُخْرِقُ الْأَجْمَاعُ وَيَسْبِي عَلَىٰ هَا وَبَيْتِ عَيْنٍ فِي ذِكْكَ

کہ اجماع کوٹ جاوی اور اس پر خار لے اور اس میں اپنے سابقین سے

بِمَنْ يَسْبِقُهُ لَأَنْ جَمِيعَ الصَّنَاعَاتِ كَالصَّرْفِ وَالنَّحْوِ

استعارت میری کیونکہ تمام علوم جیسے صرف اور نحو

وَالطَّبِّ وَالشَّعْرَ وَالْحَدَّادَةَ وَالنَّجَارَةَ وَالصِّيَاغَةَ لَمْ

اور طبابت اور شعر اور آئینہ کاری اور درود و گری اور زرگری لکھ

يَتَلَسَّسُ أَحَدُ الْأَيْمَلَانِ مِمَّا أَهْلُهَا وَغَيْرُ ذَٰلِكَ نَادِرٌ

میں خدمت گذاری اہل مشاعت و امتیر نہیں ہوئی اور انکی علاوہ نادر

بَعِيدٌ لَمْ يَقَعْ وَإِنْ كَانَ جَائِزًا فِي الْعَقْلِ وَإِذَا تَعَيَّنَ

ای واقعہ نہیں ہوئے اور اگر عقل کے مجوزہ میں جائز ہے اور جب سلف کے

لَا عَمَادَ عَلَىٰ أَقْوَابِ السَّكْفِ فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ

اقوال پر اعتماد و محض لکھ تو یہ ضروری کہ انکی اقوال

أَقْوَامُهُ الَّتِي يَحْتَمِلُ عَلَيْهَا مَرُوءِيَّةٌ بِإِلَّا سَنَادِ الصَّحِيحِ

ہم پر اعتماد و ضروری ہے صحیح سندوں سے مروی ہوں

أَوْ مَدُونَةٍ فِي كِتَابٍ مُشْتَرُوعَةٍ وَأَنْ يَكُونَ مُحَدَّثٌ وَمَدَّ

یا مشہور شدہ کتابوں میں ہند درجہ میں اور محدث کہے ہوئے ہوں

يَأْنِ يَبِينُ الرَّاجِحُ مِنْ مُحْتَمَلَاتِهَا وَالمُحَصَّنُ عَنْ مَوَاقِفِ

اس مورد کہ انکی تمام احتمالات میں سے راجح کا اور بعض مواضع میں عام میں سے خاص

بَعْضُ الْمَوَاضِعِ وَيُقَيِّدُ مُطْلَقًا فِي بَعْضِ الْمَوَاضِعِ وَ

اور بعض مواضع میں مطلق میں سے۔ مفید کا بیان ہو اور

تَجْمَعُ الْمُخْتَلَفُ مِنْهَا وَيُتَيْنُ عَلَيْكَ أَحْكَامُهَا وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ

انہی میں سے مختلف کر جمع کیا ہو اور اس کو احکام کے حلقوں کا بیان ہو اور نہیں تو

إِلَّا عَمَّا دَعَا عَلَيْهَا وَلَيْسَ مَذْهَبٌ فِي هَذِهِ الْأَكْثَرِ مِنْهُ

انہی پر عموماً دعو کیا ہوگا اور اس اخروی زمانہ میں اس طرح کا مذہب

الْمُتَأَخِّرُ فِي هَذِهِ الصِّفَةِ إِلَّا هَذِهِ الْمَذَاهِبُ الْأَرْبَعَةُ

پھر ان علویوں مذہبوں کے اور کو مذہب نہیں ہے

اللَّهُ إِلَّا مَذْهَبَ الْأَمَانِيَّةِ وَالزُّبَيْدِيَّةِ وَهُمْ أَهْلُ

مگر امانیہ اور زبیدیہ کا مذہب اور وہ دو نہ

الْبِدْعَةِ لَا يَجُوزُ إِلَّا عَمَّا دُعِيَ أَقَاوِيلُهُمْ وَتَنَائِيهَا قَالَ

بدعتی ہیں ان کے اقوال پر عموماً دعو کیا جائے نہیں ہے اور دوسری وجہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهَا السَّوَادُ

یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انہی کے

الْأَعْظَمُ وَلَمَّا أَنْدَرَسَتْ الْمَذَاهِبُ الْحَقَّةُ إِلَّا هَذِهِ

جو بیرونی کرو اور چونکہ اور مذاہب حق پھر ان علویوں کے صحت میں گئے

الْأَرْبَعَةُ كَانَ اتِّبَاعُهَا اتِّبَاعًا لِلَّسَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَالْخُرُوجُ

تو نہیں کا انہی سواد اعظم کا اتباع ہے اور ان سے باہر ہونا

عَنْهَا خُرُوجٌ عَنِ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَتَنَائِيهَا أَنْ الزَّمَانَ

سواد اعظم سے باہر ہونا ہے اور بیرونیہ وجہ ہے کہ چونکہ

لَمَّا طَالَ وَبَعْدَ الْعَهْدِ وَصُيِّعَتْ الْأَنَامَاتُ كَيْفَ جَزَأَتْ

وقت دراز گزرتی اور زمانہ دور ہو گیا اور ان میں جاتی ہیں تو اب جائز نہیں ہے

تَعْتَمِدَ عَلَى أَقْوَالِ عُلَمَاءِ السُّوءِ مِنَ الْقَضَاةِ الْبُجُورَةِ وَ

کہ علمی تدبیر یعنی ظالم قاضیوں اور ہوا ہوس کے گرفتار فقہیوں کے اور

الْمُقْتَدِرِينَ التَّابِعِينَ لَا هُوَ إِلَهُهُمْ حَتَّى يَنْسَبُوا مَا يَقُولُونَ

اقوال پر اعتماد کیا جاوے یہاں تک کہ وہ اپنی قول کو سلف میں سے

أَوْ بَعْضُ مَنْ اشتهر مِنَ السَّلَفِ بِالصِّدْقِ وَالَّذِي يَأْتِيهِ

کسی شخص صدق اور ذہانت اور امانت میں مشہور کے طرف

وَالْأَمَانَةُ أَمَّا صُرُوحًا أَوْ دَلَالَةً وَحُفَظَ قَوْلُهُ ذَلِكَ وَلَا

بمعرفت یا بدلائل مشہور کی طرف اور اسکا قول محفوظ ہوا درتہ

عَلَى قَوْلٍ مِنْ الْأَنْدَلُسِيِّ هَلْ جَمَعَ شُرُوطَ الْإِجْتِهَادِ

ایسے کے قول پر عمل کیا جاوے جسکو ہم نہیں جانتے کہ اجتہاد کی شرطیں اس میں جمع ہو چکی ہیں

أَوْ لَا فَإِذَا أَرَاتِنَا الْعُلَمَاءَ الْمُحَقِّقِينَ فِي مَذَاهِبِ السَّلَفِ

یا انہیں یہ سب ہم مذاہب سلف کی تحقیقین علماء کو دیکھیں تو قریب یہ کہ وہ اپنی

عَلَيْهِ أَنْ يَصِلَ قَوْلِي فِي تَحْرِيجِهَا تَهْمَةً عَلَى أَقْوَالِهِمْ وَأَشْيَاءَ لَهُمْ

تحریرات میں سلف کی اقوال سے ملانے والی اس تلباط میں کتاب اور سنت

فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ وَأَمَّا إِذَا كُنْتُمْ مِنْهُمْ ذَلِكَ فَهِيَ مَاتَ

سے تصدیق کیے جانے والے اور انہوں نے حال کہ ہم انہیں یہ بات نہ دیکھیں تو تصدیق

وَهَذَا الْمَعْنَى الَّذِي أَشَارَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَيْثُ

درہم اور یہی معنی میں ان کے بنی الخطاب نے حدیث اشارہ کیا ہے جہاں

قَالَ يَهْدِي مَسْلًا سَلَامًا مَجْدَالُ الْمَنَاقِقِ بِالْكِتَابِ وَأَبْنُ الْمُسْتَحَقِّ

کہا ہے منافق کا ہر سارا کتاب کی ساتھ اسلام کو رہا کر دینا ہے اور ابن مسعود نے

حَيْثُ قَالَ مَنْ كَانَ مُتَّبِعًا فَلَيْسَ بَعْدَ مَنْ يَكْضَى فَمَا ذَهَبَ

اشارہ کیا جو جہاں کہا ہے جو متبع ہے تو جائز ہے کہ گدڑی ہوئی کا اتباع کرتے ہیں ان میں

إِلَيْهِ ابْنُ حَرْمٍ حَيْثُ قَالَ التَّقْلِيدُ حَرَامٌ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ

کا قول یہ ہے جو کہتے ہیں کہ تقلید حرام ہے اور کسی کی مثال نہیں ہم

اِنْ تَاْخُذْ قَوْلَ اَحَدٍ غَيْرَ رِسُوْلِ اللّٰهِ صُلِّ اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے قول کو

وَالِهٖ وَسَلَّمْ بِلَا بُرْهَانٍ لِّقَوْلِهٖ تَعَالٰی اَتَّبِعُوْا مَا اَنْزَلَ اِلَيْكُمْ

بلکہ دلیل اخذ کرے بغیر اس آیت کے چلو اوس کی پیروی جو اُن سے

مِنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْ لِبَآءُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی

تم کو تمہاری سب سے اور نہ چلو اُس کے سوا اور نہ پیروی کے پیچھے اور بغیر اس آیت کے

وَلَا ذَا قِبَلٍ لَّهُمْ اَتَّبِعُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالَ الْوَيْلُ لِمَنِ تَتَّبِعُ مَا

اور جو انکو کہیں چلو اس پر جو ان کا اللہ سے کہیں کہیں بلکہ پیچھے ہم

الْفِيْكُمْ اَعَلَيْكُمْ مَّآ بَاءُ نَّآوَقَالَ تَعَالٰی مَا دِحَالَمِنْ كَذِبٍ لِّدُنِّ

جس پر کہا تمہاری اس پر اسے اور اللہ تعالیٰ اوس کی طرح میں پر ظہیر نہ کرے

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَ

فرما ہے کہ تو بشارت سنائیے جو بندوں کو جو کہ سنتی ہیں بات اور چھ پیچھے ہیں اسے نیک پر

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْاَوَّلٰٓئِينَ

وہی ہیں جن کو راہ دی اللہ نے اور وہی ہیں افضل والے

وَقَالَ تَعَالٰی فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر اگر تم میں کسی چیز میں نزاع ہو تو اس کو جمع کرو اللہ اور

الرَّسُوْلَ اِنْ كُنْتُمْ تُوْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِنَّ اللّٰهَ

رسول پیچھے اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور آخری دن پر سو اللہ تعالیٰ نے

تَعَالٰی اَلرَّدُّ عِنْدَ التَّنَازُعِ اِلَى اَحَدٍ دُوْنِ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَنَةِ

تنازع کے وقت حاد نہیں بلکہ اگر ناجائز قرآن اور حدیث کی کسی طرف صلح نہیں کیا

وَحُكْمٌ مِّنْ لِّلرَّوَدِّ عِنْدَ التَّنَازُعِ اِلَى قَوْلٍ قَلِيْلٍ لَا يَتَّبِعُ

اور اسی سے تنازع کے وقت قول قلیل کی پیروی نہ کرنا حرام ہو گیا اس لیے

غَيْرُ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ وَقَدْ جَمَعَ الْقَضَايَةَ كُلَّهَا

کہ جو قرآن اور حدیث کی سب سے اور بیشک تمام صحابہ کا اجماع اول سے آخر تک

أَوَّلُهُمْ عَنْ آخِرِهِمْ وَاجْمَاعُ التَّابِعِينَ أَوَّلُهُمْ عَنْ آخِرِهِمْ

اور تابعین کا اجماع اول سے آخر تک

وَاجْمَاعُ تَبِيعِ التَّابِعِينَ أَوَّلُهُمْ عَنْ آخِرِهِمْ عَلَى الْأُمْتِنَاءِ

اور تبع تابعین کا اجماع اول سے آخر تک اس بقاعدہ سے باز رہنا ہے

وَالْمَنْعُ مِنْ أَنْ يَقْضَى أَحَدٌ إِلَى قَوْلِ الْإِنْسَانِ مِنْهُمْ

اور منع کرنے پر ثابت ہو چکا ہو کہ کوئی شخص اپنے میں سے کسی انسان کے قول کیطرت

أَوْ مَنْ قَبْلَهُمْ فَمَا أَخَذَ كُلُّهُ فَلْيَعْلَمْ مَنْ أَخَذَ لِكُلِّهِمْ

یا اپنی سے پہلے کی قول کیطرت میں سے ہر نام اقوال کو اخذ کر کے پس ہر شخص نے اس سے

أَقْوَالِ ابْنِ حَنَفِيَّةٍ رَمَّ أَوْ جَمِيعَ أَقْوَالِ مَالِكٍ رَمَّ أَوْ جَمِيعَ أَقْوَالِ

ابو حنیفہ کی تمام اقوال یا امام مالک کے تمام اقوال یا امام شافعی کے

الشَّافِعِيِّ رَمَّ أَوْ جَمِيعَ أَقْوَالِ أَحْمَدَ وَلَا تَزَلْ قَوْلَ مَنْ

تمام اقوال یا امام احمد کے تمام اقوال یا احمد کے اور انہیں سے یا ان سے

اتَّبَعَ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ أَوْ قَوْلَ غَيْرِهِ وَلَمْ يَعْمَدْ عَلَى

طراوہ اپنے متبع کے قول چھوڑ کر غیب کا قول نہیں لے سکتا اور جو قرآن

مَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ غَيْرَ صَارِفٍ ذَلِكَ إِلَى

اور حدیث میں آنا سب سے اہم امتداد نہیں کہنا چاہیے کہ اس کے کسی انسان معین کے

قَوْلِ الْإِنْسَانِ بَعْضُهُ أَنَّهُ قَدْ خَالَفَ أَجْمَاعَ الْأُمَّةِ كُلِّهَا

قول سے مطاب کر کے تودہ خوب سمجھنے کے اور اس سے تمام امت اول

أَوَّلُهَا عَنْ آخِرِهَا بِقِيَمَيْنِ لَا إِشْكَالَ فِيهِ وَأَنَّهُ لَا يَحْدُ

سے آخر تک کا یہی مبالغہ کیا اس میں کوئی شبہ نہیں ہے

لِنَفْسِهِ سَكْفًا وَلَا أَمَامًا وَجَمِيعِ الْأَعْصَارِ الْحَمُودِ

اپنی واسطی ساری تینوں زمانہ محمود میں نہ سلف نہ تابع

الثَّلَاثَةِ فَقَدْ اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ

اور نہ امام سواد سنم و نہیک مؤمنین سے الگ راہ اختیار کی اس وجہ سے

هَذِهِ الْمَذْكَوَّةُ وَآيُضًا فَإِنَّ هُوَ أَرَاكَ الْفُقَهَاءَ كُلَّهُمْ قَدْ

غصائی پناہ اور یہی ہے کہ اس تمام جماعت فقہانے اپنی تقلید سے اور غیر کے تقلید سے

فَهُوَ أَعَنَ تَقْلِيدَ هَذَا وَتَقْلِيدَ غَيْرِهِ فَقَدْ خَالَفَهُمْ

نے شک منع کیا تو جس نے ان کے تقلید کے

مَنْ قَلَدَهُمْ وَآيُضًا فَمَا الَّذِي جَعَلَ رَجُلًا مِنْ هَؤُلَاءِ

اوںکا خلاف کیا اور علیٰ ہذا القیاس اس ایک نہایت ہی کہ جس نے اس جماعت

أَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ أَوْ لِي بَأَنَّ يَقْلُدُ مِنْ عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ

میں سے یا ان کے علاوہ ایک شخص کو تقلید کیا واسطی عمر بن الخطاب

أَوْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَوْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَوْ ابْنِ عُمَرَ أَوْ ابْنِ

علی بن ابی طالب یا ابن مسعود یا ابن عمر یا ابن

عَبَّاسٍ أَوْ عَلِيسَةَ أَوْ الْمُؤْمِنِينَ فَلَوْ سَاغَ التَّقْلِيدُ لَكَانَ

عباس نام المؤمنین کا شہر ہی اولیٰ کر دیا پس اگر تقلید جائز ہوتی تو اس

كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ هَؤُلَاءِ أَحَقُّ بِأَنْ يَتَّبَعَهُ مِنْ غَيْرِهِ إِنَّهُمْ

جماعت صحابہ میں سے ہر ایک تقلید کے لیے ہم کی نسبت زیادہ مزاحمت تھا قول ابن مسعود کا

أَنَّمَا يَكْفِيهِمْ لَوْ ضَرْبٌ مِنَ الْإِجْتِهَادِ وَلَوْ فِي مَسْئَلَةٍ

تھام ہوا یہ قول اس ہی شخص کے کہ میں پورا ہوتا ہے کہ جو مجھے اجتہاد حاصل ہو اگر چہ ایک مسئلہ

وَاحِدَةٍ وَفَمَنْ ظَهَرَ عَلَيْهِ ظُهُورُ الْبَيِّنَاتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

میں ہو اور اچھے حق میں جس پر خوب ظاہر ہو جاوے کہ نبی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهَدْيُ وَالسَّلَامُ أَمْرٌ بِكَدٍ أَوْ هَيَّ عَنْ كَذَا وَآتَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ امر نہ پایا ہے اور یہ منع کیا ہے اور یہ

لَيْسَ بِمَنْسُخٍ إِمَّا بَانَ تِلْكَ بَعْدَ الْأَحَادِيثِ وَأَقْوَالِ

منسوخ نہیں ہے یا تو احادیث کی منسوخ اور مسائل میں مخالفت اور

الْمُخَالَفِ وَالْمُؤَافِقِ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا يَجِدُ لَهَا سَخًا أَوْ بَانَ

موافق اقوال کے تلاش سے یا ظاہر ہو جادی کہ اس کا نسخہ کہیں نہ ملے

يُؤَيِّ جَمًّا غَفِيرًا مِّنَ الْمَشْكُورِينَ فِي الْعِلْمِ يَذْهَبُونَ إِلَيْهِ

یا اس طرح کہ علم کے منجانب ہر مشیر کو دیکھتے ہیں کہ سب فی ہدی اختیار کر

وَيَذِي الْمُخَالَفَ لَهُ لَا يَحْتَجُّ إِلَّا قِيَّاسًا أَوْ اسْتِنَابًا أَوْ

رکھا ہے اور اس کے مخالف کو ٹکرتا ہے کہ وہ صرف تمکس یا استنباط وغیرہ ہی سے

نَحْوُ ذَلِكَ فَجَنِّدُكَ لَا سَبَبَ لِمُخَالَفَةِ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى

جنت لانا ہے اس صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث کے مخالفی لغت

اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهَدْيُ وَالسَّلَامُ إِلَّا لِفَاقٍ خَفِيٍّ أَوْ حُمُوقٍ جَلِيٍّ

کا کوئی سبب نہیں ہے بلکہ ہر مشدہ اتفاق کے یا ظاہر عانت کے

وَهَذَا هُوَ الَّذِي أَشَارَ إِلَيْهِ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ الدَّرِينِ بْنِ عَبْدِ

اور یہ وہ ہے مضمون ہے کہ شیخ محمد بن الدرین بن عبد السلام نے ادھر اشارہ

السَّلَامِ حَدِيثُ قَالَ وَمِنَ الْعَجَبِ الْعَجَبِ أَنَّ الْفُقَهَاءَ

کیا ہے کیونکہ کہا ہی ہوا ہے عجیب ہے کہ بعض مسئلہ فقہاء

الْمُقَلِّدِينَ يَقَعُ أَحَدُهُمْ عَلَى ضَعْفٍ خَلَّ إِمَامًا بِحَيْثُ لَا يَجِبُ

یعنی امام کے اسے ضعیف مانتا ہے واقف ہوئے ہیں

لِضَعْفِهِ مَدْفَعًا وَهُوَ مَقَرٌّ سَلْبٌ يَقْبَلُ لَفْظًا وَيَتْرُكُ

کہ اس کی ضعیف کو مدفعی کوئی دیکھ نہیں سکتا اور وہ سبب سے ضعیف میں اس کی تعلیم دینی جائے

مَنْ شَهِدَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَالْأَقْوِيَّةَ الصَّحِيحَةَ

ابن اور حجت کے مذاہب کی کتاب اور سنت اور صحیح قیاس شہادت

لَمْ يَكُنْ هَيِّئًا جَمُودًا عَلَى تَقْلِيدِ إِمَامِهِ بَلْ تَحْيِيلٌ لَدَفْعِ

دوین اور بین اسکو ایسے امام کی تقلید پر متحرک نہ کر کے بین ہلکے ظاہر کتاب اور سنت کے

ظَاهِرِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَيَتَأَوَّلُهَا لِلتَّأْوِيلَاتِ الْبَعِيدَةِ

دفع کے لیے جملہ سوچتے ہیں اور اس کے دور اور کار اور باطل تاویلین

الْبَاطِلَةِ فَضَالًا لِحُكْمٍ مُتَقَلِّدٍ وَقَالَ لَمْ يَزَلِ النَّاسُ يَسْأَلُونَ

کرتے ہیں تاکہ ایسے امام کو کس قدر انداز ہی کرتے اور کہا ہے ہمیشہ لوگ علماء میں سے

مَنْ يَتَّقَى مِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ غَيْرَ تَقْيِيدِ الْمَذْهَبِ وَلَا انْكَارِ

جو علماء کو محبت سے جو میں نہ تو اس کی کچھ نہ ہی اور نہ ہی چھنے والوں میں سے تسلیم

عَلَى أَحَدٍ مِنَ السَّائِلِينَ إِلَى أَنْ ظَهَرَتْ هَذِهِ الْمَذَاهِبُ

وہماعت اختیار نہیں کیا یہاں تک کہ یہ مذاہب اور ان مذاہب

وَمُعْتَصِمُوهَا مِنَ الْمُتَقَلِّدِينَ فَإِنْ أَحَدُهُمْ يَتَّبِعُ إِمَامَهُ

کے معصوم تقلید پر مامور کے پیش کر کے کوئی مقلد اپنے امام کا اتباع

مَعَ بَعْضِ مَذْهَبِهِ عَنِ الْأَدِلَّةِ مُقَلِّدًا أَلَا فَيَقَالُ كَأَنَّهُ

کرتا ہے باوجودیکہ اسکا مذہب دلائل سے بہت الگ ہے جو اس سے کہیں اور اسکا مقلد رہتا ہے

يُحْيِي الرِّسْلَ وَهَذَا أَنَا حَقُّ الْحَقِّ وَبَعْدُ عَنِ الصُّوَرِ الْكَافِيَةِ

کو زندہ امام ہی اس رسل ہے اور یہ حق حق کے اور صواب سے دور ہی ہے اسکو

بِهِ أَحَدٌ مِنْ أُولَى الْأَلْبَابِ قَالَ الْأَمَامُ أَبُو شَامَةَ يَتَّبِعُ

دانا کسی کوئی پسند نہیں کرتا اور امام ابو شامہ کہہ ہیں کہ جو مستحق فقہین

لَمْ يَنْتَهِ عَنْ الْفَقْهِ أَنْ لَا يَقْتَصِرَ عَلَى مَذْهَبِ إِمَامِهِ وَ

مستعمل رہے اسکو مناسب ہے کہ ایک امام کے مذہب پر محض نہ کر دے اور

وَلِيَقْتَدِفِي كُلِّ مَسْجِدٍ مَّحَبَّةٌ مَا كَانَ أَقْرَبَ إِلَى دَلَالَةٍ

مسکینین صیغہ ادب کی طرح جو کتاب اور سنت حکم

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْحَكِيمَةِ وَذَلِكَ سَهْلٌ عَلَيْهِ إِذَا

کی دلیل سے فریب نہ ہو اور وہ بات اس پر ہونا آسان ہے اگر

كَانَ أَتَقَنَّ مُعْظَمَ الْعُلُومِ الْمُنْقَلَمَةِ وَاجْتِبَا النَّعْصَبِ

”ہر شخص علوم و فنون کے معقولہ اسرار کو خوب ضبط کرے اور مناسب ہو کہ نصیب

وَالْتَفَرُّ فِي طَرِيقِ الْخُلَاوِ فَإِنَّهَا مُصْبِحَةُ الدِّمَاسِ وَ

سے اور طرائق میں خلافت مذکور ہے لیکن اس میں اوقات صناع اور

لَصَفْوٍ مُكَدَّرٍ فَقَدْ صَحَّ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ لَمْ يَلْهُ عَنِ

صاف وقت مکر رہتا ہے کیونکہ بیشک امام شافعیؒ سے ثابت ہو چکا ہے کہ انہوں نے اپنی

نَقْلُهُ وَغَيْرُهُ قَالَ صَاحِبُهُ الْمَرْبُوعِي فِي أَقْلٍ مُخْتَصَرٍ ٥

تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا مگر انکشاف کردہ اپنی کتاب عنقریب کے اہل

اُخْصِرْتُ هَذَا مِنْ عِلْمِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْ مَعْنَى قَوْلِهِ

میں کہتا ہے: بیواؤ! اسکو شادی کے علم میں سے محض کرنا اور انکو اس قول کو سمجھنے میں سے

لَا قُربَةَ عَلى مَنْ ارَادَ مَعَ اَعْلَامِ الْهُدَى عَنِ تَقْلِيدِ ٢

لاقریب علی ابن اسد باب وجود یکہ میں اسکو جتا دیتا ہوں کہ امام شافعیؒ اپنی تقلید سے

وَقُلْ لِدِينِي غَيْرَ لِيُكْفَرُ فِيهِ لِدِينِهِ وَتُحْتَاطَ لِنَفْسِهِ اَلْحَمْدُ

اور غیر کی عقیدہ سے منع کیا ہے چاہیے کہ اس مختصر میں اپنی دین کے درمیان غم و غصہ صلیٰ تفسیر یہ اعتبار

مَعَ إِعْلَامِي مَنْ أَرَادَ عِلْمَ السَّافِي نَهَى السَّافِي عَنْ

اگر می بینید چو شمع شمع حق تعالی کا علم مقصود رکبت ۴۰

تَقْلِيدًا وَتَقْلِيدَ غَيْرِهِ أَنْتُمْ وَفِي مَن يَكُونُ عَامِيًا وَقِيلَ

کریں گے اپنے تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہے اسٹی اور اسکے حقیقہ جو عالی ہو اور

رَجُلًا مِّنَ الْفُقَهَاءِ يَعْنِيهِ يَزِي أَنَّهُ يَتَسَوَّعُ مِنْ مِّسْلِهِ

فقہاء میں سے کسی ایک شخص کے تقلید کر کے بہرہ سمجھ کر کہ ایسی

اِخْطَاءً وَأَنَّ مَنَاقِلَهُ هُوَ الصَّوَابُ الْبَسْتَةُ وَأَضْمَرَ فِي قَلْبِهِ

شخص سے خطا محال ہے اور یہ جو کہتا ہے سوال البسٹہ جواب بھی اور اپنی دل میں یہ

أَنَّ لَا يَتْرُكُ تَقْلِيدَهُ مَوْلَانُ ظَهَرَ الدَّلِيلُ عَلَى اخْتِلَافِهِ

بات پر مشیدہ رکھی کہ اس کے تقلید چھوڑ دو لگا اگر جس کے خلاف ہر دلیل قائم ہو جاوے

وَذَلِكَ مَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ

اور اسکی دلیل یہ بھی جو ترمذی عدی بن حاتم سے روایت کرتا ہے عدی

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بن حاتم کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سننا کہ بہرہ آیت

يَقْرَأُ الْكِتَابَ وَأَحْبَارُهُمْ وَرُهْبَانُهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ

پڑھتی تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دین کے خداوند کو چھوڑ کر

اللَّهُ قَالَ إِنَّهُمْ لَمَّا يَكُونُوا عِبَادُ اللَّهِ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا

فرمایا کہ وہ لوگ اولیٰ پرست تھے تو میں نے کہہ دیا کہ تم میرا عباد بنو

إِذَا أَحَلَّوْا لَهُمْ شَيْئًا سَحَلُّوْهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا

حال تھا کہ میں نے اسے حلال کر دیا تو اسکو حلال جانو اور جب اس کو حرام کر دیا تو

حَرَّمُوْهُ وَفِيْمَنْ لَا يَجُوزُ أَنْ يُسْتَفْتِيَ أَحَدٌ مِّثْلًا فَقِيْهًا

حرام کر دینے والا اسکو حرام کر لیتے اور اس کے حق میں جو یہ جائز نہیں کہنا کہ حنفی شخص مثلاً

شَافِعِيًّا أَوْ بِالْعَكْسِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُقْتَلَ بِأَيِّ أَحْفَافٍ مَّا مِمَّ

شافعی یا حنفی سے فتویٰ اور اس کے برعکس یعنی شافعی حنفی سے اور یہ جائز نہیں کہنا کہ حنفی شخص شافعی

شَافِعِيٍّ مِّثْلًا فَإِنَّ هَذَا أَقْدَّ خَالَفَ إِجْمَاعَ الْقُرُونِ الْأُولَى

فرمایا کہ اسکا مثلاً حنفی سے فتویٰ کیونکہ یہ بیشک احسن قرون اولیٰ کے اجماع کا خلاف کیا

وَيُنَاقِضُ الصَّحَابَةَ وَالْكَابِعِينَ وَلَيْسَ مُحْكَمَةً فِيمَنْ لَا يَدِينُ

اور صحابہ اور کابعین سے مناقضہ کیا اور قول ابن حزم کا محل آگے

الْأَقْوَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْتَقِدُ

فتویٰ میں نہیں جو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کفر مودہ کی سوا دین نہیں مہرانا اور بخیر کے

حَلَالٌ إِلَّا مَا أَحَلَّهُ اللَّهُ وَرُسُولُهُ وَلَا حَرَامًا إِلَّا مَا

حلال نہیں جو ناجائز اللہ نے حلال کیا ہے اور نہ حرام کے حرام جانتا

حَرَمَهُ اللَّهُ وَرُسُولُهُ لَكِنْ لَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهُ عِلْمٌ بِمَا قَاكَ

جسے حرام اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا لیکن چونکہ اس کو نبی صلعم کے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَطْرُقُ الْجَمْعُ

نہ مودہ کا علم نہیں تھا اور نہ حضرت کے

بَيْنَ الْمُخْتَلِفَاتِ مِنْ كَلَامِهِ وَلَا يَطْرُقُ الْأَسْتِثْنَاءُ مِنْ

کلام میں سے طریق الجمع میں اختلافات کا علم تھا اور نہ حضرت کی کلام میں سے طریق استثناء

كَلَامِهِ اَشْهَرُ عَالِمًا شَدَّ اَعْلَى اَنَّهُ مُصِيبٌ فِيمَا يَقُولُ

کا علم تھا اور عالم یہ بتا بیلا کا مقلد ہو گیا اس خیال کو کہ یہ نبی قول میں صواب

وَيَقِيحُ ظَاهِرُ امْتِنَاعِ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پر ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنت کا ناہم ہو کر ظاہر فتویٰ دینا

وَالِهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ ظَهَرَ خِلَافٌ مَا يَكُونُ أَقْلَعُ مِنْ سَلَةِ

ہے چہ اگر کہی اس سے مقلدوں کا خلاف ظاہر ہو جائے تو

مَنْ غَيْرُ جَدِّهِ وَلَا رَضْوَاهُ فَهَذَا كَيْفَ يُنْكَرُهُ

اس وقت اگر چہ اس سے اور کچھ احادیث اور کلام اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے

أَحَدٌ مَعَ أَنَّ الْأَسْتِثْنَاءَ وَالْإِفْتَاءَ لَمْ يَزَلْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

اور یہ کہ استثناء لےنا اور فتویٰ دینا مسلمانوں میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے

مِنْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا فَرْقَ بَيْنَ

وقت سے ہمیشہ چلا آ رہا ہے اور اس میں کچھ

أَنْ يَسْتَفْتِيَ هَذَا إِذَا لَمَّا أَوْ يَسْتَفْتِيَ هَذَا حِينَ بَعْدَ

فقہی مسئلہ کے کہ فقہاء آپس سے لیا کریں یا یہی کہی لیا کرے بعد اس کے

أَنْ يَكُونَ مُجْمَعًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا هَكَذَا كَيْفَ لَا وَلَمْ نُؤْمِنْ بِتَقْيِهِ

کہ وہ ہماری ذکر کی ہوئی ہوشیاری ہو اور یہ امر کہ نہ ہو حالانکہ ہم

أَيَّاكَ أَنْ أَهَى اللَّهُ إِلَيْهِ الْفَقْرَ وَفَرَضَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُ

کسی چیز پر کہی ہو یا جان نہیں لائی ہیں کہ اللہ نے فقرا کو بذریعہ وحی کے بھیجے ہے اور

وَأَنَّهُ مَعْصُومٌ فَإِنْ اقْتَدَيْنَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَذَلِكَ

ہم پر اور اسلئے اطاعت فرض ہوئی ہے اور یہ فقیر معصوم ہیں اگرچہ ان میں سے کسی ایک سے منقلد

أَجَلْنَا أَنَّهُ عَالِمٌ بِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فَلَا يَحْكُمُو

ہوئی ہیں تو یہ فقیر ایسی ہی کہ کہ ہم جانتی ہیں کہ یہ فقیر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

قَوْلُهُ إِمَّا أَنْ يَكُونَ مِنْ صَرِيحِ الْكِتَابِ السُّنَّةِ وَمُسْتَبْطَأًا

مسائل کا قول اس سے کافی نہیں کہ یا تو صریح کتاب اور سنت سے یا تو جو

عَنْهَا مَا يَخُوضُونَ إِلَّا سِتْنَابًا أَوْ عَرِيفًا بِالْقُرْآنِ أَنَّ الْحُكْمَ

سے کسی طرح اس ستناب کو ذریعہ میں مستنبط ہو گا لیکن یہ اسلئے قرآن کے حاکم بنا ہو گا کہ

فِي صَوْرَةٍ مَا مُنَوِّطٌ بِعِلَّةٍ كَدَانٍ أَوْ أَطْلَافٍ قَلْبُهُ بِتِلْكَ

فلائے صورت میں جو کہ فلائے علة سے متعلق ہے اور اس سے معرفت ہوتا ہے خاطر جمع

الْمَعْرِفَةِ فَقَاسَ عَلَيْهِ الْمَنْصُوصُ فَكَانَ يَقُولُ فَلَمَّا نَسَبْتُ

ہوئی ہوئی اس سادہ سی چیز سے جو حکم کو منصوص ہے لہذا یہ کہ یہ اس سادہ سی چیز سے کہان

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّمَا وَجِلَتْ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے جب یہ طاعت

وہی کہ

هَذِهِ الْعِلَّةُ فَأَحْكُمْهُ ثُمَّ هَكَذَا وَالْمَقِيسُ مُنْكَرٌ رَفِئٌ

پاسی جاوے قرآن مجید پر ہی حکم ہے اور مقیس اس عموم کے

هَذِهِ الْعُمُومُ فَهَذَا أَيْضًا مَعَزٌ وَالْيَاسِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نہی داخل ہے سو یہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف

وَاللَّهُ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ فِي طَرِيقِهِ ظُنُونٌ وَكُلَا ذَٰلِكَ

منسوب ہی لیکن اس کے اس راہ میں ظن ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا

لَمَّا قَدْ مُؤْمِنٌ لِحُكْمِهِ فَإِنْ بَلَغْنَا حَدِيثَ مِنَ الرَّسُولِ

تو کوئی سو من کسی مجتہد کا مقلد نہ ہوتا پس اگر یہ کو رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث

الْمَعْصُومِ الَّذِي فَرضَ اللَّهُ عَلَيْنَا طَاعَتَهُ لَسْتُمْ

جس کے طاعت اللہ نے ہم پر فرض کی ہے معصوم سندھی

صَالِحٌ يَدُلُّ عَلَى خِلَافٍ مَذْهَبِهِ وَتَرْكُنَا حَدِيثَهُ

ایسی لمحا دے کہ اس فقہیہ کی مذہب کی خلاف ورزی دلائل کے ہو اور ہم اس حدیث کو ترک

وَاتَّبَعْنَا ذَلِكَ الْخَيْرَيْنِ فَمَنْ أَظْلَمُ مِنَّا وَاعْدُرْنَا يَوْمَ

کوین اور اس دن اور خیرین کے ہی تابع ہیں تو ہم سے بڑا ظالم کون ہو اور ہمارا عند قیامت

يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ بَابُ اخْتِلَافِ النَّاسِ

کے دن کیا ہوگا باب لوگوں کے اختلاف کا

فِي الْأَخْذِ بِهَذِهِ الْمَذَاهِبِ لَا رُبْعَةَ وَمَا يَحِبُّ عَلَيْهِمْ

ان حاکمون مذہب کی تقلید میں اور اس سے انہیں کیا واجب ہو جاتا ہے

مَنْ ذَٰلِكَ أَعْلَمُ أَنَّ النَّاسَ فِي الْأَخْذِ بِهَذِهِ الْمَذَاهِبِ

سمجھ کے کہ لوگ ان مذہب کے تقلید کرتے ہیں

عَلَى أَرْبَعَةِ مَنَازِلَ وَلِكُلِّ قَوْمٍ مَحَلٌّ لِّدُجُوزِ أَنْ يَتَعَدَّ

چار قسم پر ہیں اور ہر قوم اپنے قسم کے اپنی ایک جگہ پر ہے اگر لوگوں کو اسی جگہ پر نہ ہوتا

أَحَدُهَا مَرْتَبَةٌ الْمُجْتَهِدُ الْمَطْلُوقُ الْمُنْتَسِبُ إِلَى صِنَا مَذْهَبٍ

ایک مرتبہ مجتہد مطلق کہے کر ان مذاہب میں سے

مِنْ تِلْكَ الْمَذَاهِبِ ثَانِيهَا مَرْتَبَةٌ الْمُخْرُجُ وَهُوَ الْمُجْتَهِدُ

کے اہل مذاہب کی طرف منتسب ہوتا ہے اور دوسرا مخرج کا مرتبہ ہی اور وہ مجتہد

فِي الْمَذْهَبِ وَالثَّانِيهَا مَرْتَبَةُ الْمُتَجَرِّبِ فِي الْمَذْهَبِ الَّذِي حَفِظَ

فی المذہب ہوتا ہے اور تیسرا متجرب فی المذہب کا مرتبہ ہی جو کہ

الْمَذْهَبَ وَاتَّقَنَهُ وَهُوَ يُقْتَضَى بِمَا اتَّقَنَ وَحَفِظَ مِنْ كَثَرَةِ

مذہب کو خوب محفوظ رکھتا ہے اور منضبط کر لیا ہے اور وہ تقاضا اور اپنی اصحاب کے حفظ

أَصْحَابِهِ وَرَأْيُهَا الْمُقْلَدُ الصَّرْفُ الَّذِي يَسْتَفْتِي عُلَمَاءَ

مذہب کی موافق فتویٰ دیتا ہے اور جو تھا صرف مقلد ہے جو کہ ملائب کی علماء سے فتوے

الْمَذَاهِبِ لِيَعْمَلَ عَلَى فِتْوَاهُمْ وَكُتِبَ الْقَوْمُ مَشْهُونَةً بِشُرُوطِ

پڑھتا ہے اور ان کے فتویٰ پر عمل کرتا ہے اور فقہاء کی کتاب میں

كُلِّ مَنَزِلٍ وَأَحْكَامِهِ إِلَّا أَنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُمَيِّزُ

ہر مرتبہ کی مشرطون اور احکام سے یہ ہیں لیکن بھی ایسی آدمی ہیں کہ ان مراتب میں

بَيْنَ الْمَنَازِلِ فَيَتَخَبَّطُ فِي تِلْكَ الْأَحْكَامِ وَيُظَاهِرُ مُنَاقِضَةً

میں نہ ہیں کرتے یہ وہ ان احکام میں جھپٹی بن جاتے ہیں اور ان مراتب کو متناقض

فَارَدْنَا أَنْ يَجْعَلَ لِكُلِّ مَنَزِلٍ فَصْلًا وَتَشَايُرًا إِلَى أَحْكَامِهِ

گمان کرتے ہیں سوچتے ہیں ارادہ کیا ہے کہ ہر مرتبہ کے جدا گانہ فصل بناویں اور ہر مرتبہ

كُلِّ مَنَزِلٍ عَلَيْهِ فَفَصَّلُ فِي الْمُجْتَهِدِ الْمَطْلُوقِ الْمُنْتَسِبِ

کے احکام کی طرف الگ الگ اشارہ کر دیں فصل مجتہد مطلق منتسب کی حالت میں

وَقَدْ قَدْ مَنَاصَرُهَا فَلَا نُعِيدُ كَوَاحِلَ كُلِّ ذَلِكَ

اور اسکی شرطیں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں سو اب نہیں دو جزائی اور اولیٰ سب غرضوں کا

أَنَّهُ أَجْمَاعٌ بَيِّنٌ عَلَيْهِ الْحَدِيثُ الْفَقْهُ الْمَرْوِيُّ عَنْ أَصْحَابِ

حاصل یہی کہ مجتہدین اجماع سے کہیں بڑے اور کچھ کم ہوئے ہیں اور فقہ میں جماعت کو اسانڈہ سی مروی ہے

وَأَصُولُ الْفَقْهِ كَحَالِ كِبَالِ الْعُلَمَاءِ مِنْ الشَّافِعِيَّةِ وَهُمْ

اور اصول فقہ میں جیسے شافعی فرہب میں بڑی علماء کا حال تھا اور

وَأَنَّ كَانُوا أَكْثَرِيَّةً فِي أَنْفُسِهِمْ لَكِنَّهُمْ أَقَلُّونَ بِالْغُلَّةِ

اگرچہ علماء اپنی نسبت میں بہت کم ہیں اور مراتب کی نسبت بہت تہی ہے

إِلَى الْمَنَازِلِ الْآخَرَى حَاصِلٌ صُنِعَ لَهُمْ عَلَى مَا سَقَرْنَا

ایمان اور انکی عمل درآمد کا حاصل ہماری تلاش کے موافق

مِنْ كَلَامِهِمْ أَنَّ تَعَرُّضَ الْمَسَائِلِ الْمَنْقُولَةِ عَنْ كَمَالِكَ

جو انکی کلام سے ہوئی ہے یہی کہ مسائل کا پیش کرنا جو کہ امام مالک سے

وَالشَّافِعِيَّ وَالْحَنَفِيَّةَ وَالنُّوَرِيَّ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْمُجْتَمِعِينَ

اور امام شافعی اور ابو حنیفہ اور نوری وغیرہ مقبول مجتہدین کے منقول ہے

الْمَقْبُولَةِ وَمَكَاهِبُهُمْ وَقَتَاوَاهُمْ عَلَى مَوْطَأٍ مَالِكٍ

اور انکی مذاہب اور فتووں کا ہمیشہ کرنا امام مالک کی موطا پر

وَالصَّحِيحَيْنِ ثُمَّ عَلَى أَحَادِيثِ التِّرْمِذِيِّ وَابْنِ دَاوُدَ

اور صحیحین یعنی مسلم اور بخاری پر تھا پھر انکی بعد ترمذی اور ابوداؤد کے

فَأَيُّ مَسْئَلَةٍ وَافَقَهَا السُّنَّةُ نَصًّا أَوْ شَاةً أَخَذُوا

حدیثوں پر جو مسئلہ سنت سے یا اشارہ کی موافق نکلتا

بِهَا وَعَوَّلُوا عَلَيْهَا وَأَيُّ مَسْئَلَةٍ خَالَفَهَا السُّنَّةُ مَخَالَفَةً

قرآن حکم کے لیے اور اس پر اعتماد کرتے اور جو مسئلہ سنت کے صریح خلاف ہوتا

صَرِيحَةً رَدُّوْهَا وَتَرَكُوا الْعَمَلَ بِهَا وَأَيُّ مَسْئَلَةٍ اخْتَلَفَتْ

انکو رد کرتے اور اس پر عمل ترک کرتے اور جو مسئلہ میں حدیثیں

فِيهَا الْكَلَامُ وَالْأَنَارُ أَجْهَدُ وَافِي تَطْلُيقَ بَعْضِهَا

اور نام مختلف ہوتے تو انکی تطبیق میں ایک کو ایک سے اجتناد کرتے

بَعْضُهَا مَا يَجْعَلُ الْمُفَسِّرَ قَاضِيًا عَلَى النَّاسِ وَقَدْ نَزَلَ كُلُّ حَرْفٍ

باتو مفسر کو مبہم کا علم ہوا اسے ہے اور ہر حدیث

عَلَى صُورَةٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَإِنْ كَانَتْ مِنْ بَابِ الشَّانِ

کو ایک حدیث پر قائم کرتے ہا اور یکجہ کرتے ہیں اگر مسئلہ متون ہوتے

وَالْأَدَابُ فَالْكُلُّ سُنَّةٌ وَإِنْ كَانَتْ مِنْ بَابِ

یا آداب ہو نیکیا ہونا ذرہ سب سون ہوتے اور اگر مسئلہ

الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَوْ مِنْ بَابِ الْقَضَاءِ وَاجْتِلَافَتْ

حالت اور حدیث کا ہا اور باب قضا ہوتا اور اس میں

فِيهَا الصَّحَابَةُ وَالشَّابِعُونَ وَالْمُجْتَهِدُونَ جَعَلُوا هَاعَلَى

صحابہ اور تابعی اور مجتہد مختلف ہوتے تو اس کے

قَوْلَيْنِ أَوْ عَلَى أَقْوَالٍ وَلَكِنْ كُرُوا عَلَى أَحَدٍ فِيمَا أَخَذَ

دو قول پر یا ایک قول پر بحث ہوتی اور سب پر اعتنا میں نہ کرتے تھے اس میں کہ

مِنْهَا وَرَأَوْنِي الْأَمْرَ سَعَةً إِذَا كَانَ يَشْهَدُ الْحَدِيثُ

اور نے جو قول اختیار کر گیا اور اس امر میں راجحی بخیر کرتے جبکہ حدیث اور

وَالْأَنَارُ كُلُّ جَانِبٍ ثُمَّ اسْتَغْرَعُوا أَجْهَدَ هُمْ فِي مَعْرِفَةِ

انہر ہر جانب کی شہاد ہوتے پھر وہ اپنی نحت کو ادا سے

الْأَوَّلِي وَالْآخِرِي أَمَّا بَقْوَةُ الْوَايَةِ أَوْ يَجْعَلُ أَكْثَرُ

اور اولیہ کو دریافت میں خبر صرف کرتے دوا ولایت یا روایت کی قوت میں ہوتے یا سب سے اکثر

الصَّحَابَةُ أَوْ كَوْنُهُ مَذْهَبُ جُمْهُورِ الْمُجْتَهِدِينَ أَوْ مُوَافِقًا

صحابہ کی عمل کرنے سے یا اس سبب کہ جمہور مجتہدین کا مذہب ہو گیا یا قیاس سے

لَقِيَاسٍ كَقَوْلِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ اَبٌ لَكَ الْاَقْوَمُ مِنْ غَيْرِكَ

یعنی ظہیر دان کے موافق ہو گیا پھر اس آیت کے پر عمل کرتے کیسے اعتقاد میں نہیں تھا

عَلَى أَحَدٍ مِمَّنْ أَخَذَ بِالْقَوْلِ الْآخِرِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فِي الْمَسْئَلَةِ

جیسے دوسرا قول لے کر مرجح احتساب کر لے لیں اگر مسئلہ میں ان طبقوں سے

حَدِيثًا مِنْ تَدْيِكَ الطَّبَقَتَيْنِ أَجَاوِزًا أَوْ نَظَرَهُمْ فِي شَوْكِهِ

حدیث نہ پاتے تو اپنی منزل کے بیرون کو جس سے طبقہ کے ظاہر

أَقْوَاهُمْ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّلَاثَةِ مِنْ كِتَابِ الْحَدِيثِ وَإِلَى مَا

اقوال میں حدیث کی کتابوں سے اور جو دلیل اور علت وغنی

يُفْهَمُ مِنْ كَلَامِهِمْ مِنَ الدَّلِيلِ وَالْتَعْدِيلِ فَإِذَا أَطْمَأَنَّ

کلام سے مفہوم ہوئے انہیں جو لے دیتی تھی کسی بات پر اگر انکی حنا ط

الْحَاطِرُ يَشْكِي أَخَذَ وَابَهُ فَإِنْ لَمْ يَطْمَأَنَّ بِشَيْءٍ خَرَّاجًا كَرُوهُ

جمع ہو جاتے تو وہی احتساب کرتے اور اگر کسی بات پر انکی مذکور ان میں سے اطمینان نہیں

وَاطْمَأَنَّ بَعْدَ خَيْرٍ وَكَانَتِ الْمَسْئَلَةُ مُتَاقِفَةً فِيهِ اجْتِهَادُ

اور اسکی غیر یہ اطمینان ہو جائے اور وہ مسئلہ ہی اس قسم کا ہوتا جس میں اجتہاد کے اجتہاد کا

الْمُجْتَهِدُ وَلَمْ يَسْبِقْ فِيهِ إِجْمَاعٌ وَقَامَ عِنْدَهُمُ الدَّلِيلُ الصَّحِيحُ

دلیل بیہودہ اور کس میں اجماع ہو یا ہو اور کوئی صحیح دلیل انکی عند یہ میں قائم ہو جاتی

وَأَلَوْ ابْتَدَأَ مُسْتَعِينِينَ بِاللَّهِ مُتَوَكِّلِينَ عَلَيْهِ وَهَلَكَ أَبَابُ بَنِي إِسْرَءِيلَ

تو اسکی قابل ہو جاتی اس حال میں کہ اللہ سے استعانت مانگتی اور انکی پر توکل کرتے اور اس قسم کا باوجود

الْوَقُوعُ صَعْبُ الْمُرْتَقَى فَجَنَّدُونُ مَرَاقِلَهُ أَشَدَّ اجْتِهَادٍ

نادر الوقوع سخت چڑھائی کا ہے اسکی پس من سے غایت درجہ کا اجتہاد کرتی تھی اور

إِنْ لَمْ يَفِدْ عِنْدَهُمْ دَلِيلٌ صَدَّرَ عَنْ أَشْعَرِ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ

اگر انکی عند یہ میں کوئی دلیل نہ ہو تو انہوں نے اشعر السواد کا اتباع کرتے اور

أَيُّ مَسْئَلَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَصَرُّفٌ أَوْ تَعْلِيلٌ وَحُجَّةٌ مِنَ الْمَسْكُوفِ

جس مسئلہ میں سلف سے تصریف یا تعیلیم نہ ہو تو

اسْتَفْرَعُوا الْجَهْلَكَ فِي طَلَبِ نَحْوٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِهْمًا مِنَ الْكَلِمَاتِ

کتاب و سنت کی نفس یا اشارہ یا اہمائی طلب میں

وَالسُّنَّةُ أَوْ أَثَرُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ فَإِنْ وَجَدُوا قَالُوا

یا صحابہ اور تابعین کے اثر کی تلاش میں بحث و جدل کرتے ہیں اگر اس میں سے کچھ ملے تو اسکی

بِهِ وَلَكِنْ عِنْدَهُمْ أَنْ يُقَالُ وَأَعْلَمُ وَأَحَدًا فِي كُلِّ مَا قَالُوا

مائل ہو جاتی اور انکی یہ ساری چیزیں ہیں کہ کسی ایک عالم کے جودہ بیان کرے

أَطْمَأْنَنْتَ بِهِ تَهْوُسُهُمْ وَلَا وَإِنْ كُنْتَ فِي رَيْبٍ مِمَّا ذَكَرْنَا

اکیسی اطمینان خاطر ہو یا تہوہ و تھلہ میں جا بیٹے اور اگر تجھ کو ہمارے بیان میں شک ہو

فَعَلَيْكَ بِكِتَابِ الْمَيْهَقِيِّ وَكِتَابِ عِلْمِ السَّانِنِ وَشَرْحِ السُّنَّةِ

تو تجھ کو لازم ہے کہ مہیقی کی کتاب میں اور کتب علم السانین اور بغوی کی شرح السنۃ

لِلْبَغَوِيِّ فَهَذَا طَرِيقُهُ الْمُحَقِّقِينَ مِنْ فَقَهَاءِ الْمُحَدِّثِينَ

کر کے ہیں فقہاء محدثین میں سے محققین کا یہ طریقہ تھا

وَقَلِيلٌ مِمَّا وَهَّغَ غَيْرُ الظَّاهِرِيَّةِ مِنْ أَهْلِ حَدِيثِ الدُّنْيَا

اور البیہی لوگ بہت تہوہ و تھلہ میں اور یہ لوگ اہل حدیث ہیں ہی ایک ہی جواظ میں ہیں اور

لَا يَقُولُونَ بِالْقِيَاسِ وَلَا جَمَاعٍ وَغَيْرِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْ

قیاس کے قائل نہیں ہیں اور نہ اجماع کے اور متقدمین

أَصْحَابِ الْحَدِيثِ مِمَّنْ لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَى أَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِينَ

سے جو کہ مجتہدین کے اقوال کے طرف متوجہ نہیں کرتے

أَصْلًا وَلَكِنَّهُمَا شَبَّهَ النَّاسَ بِأَصْحَابِ حَدِيثٍ لَا تَهْمُهُمُ مَتَعَوَّاتِي

ولیکن یہ لوگ اصحاب حدیث سے بہت مشابہ ہیں کیونکہ انہوں نے مجتہدین کے

أَقُولُ الْمُجْتَهِدِينَ مَا صَنَعَ أُولَئِكَ فِي مَسَائِلِ الصَّحَابَةِ وَ

اقوال میں وہ کیا ہے جو اہل لوگوں نے صحابہ تابعین کے مسائل میں کیا

التَّابِعِينَ فَصَلُّ فِي الْمُجْتَهِدِ الْمَذْهَبُ وَفِيهِ مَسْئَلٌ مُسْئَلَةٌ

تھا فصل مجتہد کے مذاہب کی حال میں اور اس میں کے مسئلہ میں مسئلہ

أَعْلَمُ أَنَّ الْوَلَجَّ عَلَى الْمُجْتَهِدِ فِي الْمَذْهَبِ أَنْ يَحْصُلَ مِنْ

یاد رکھو کہ مجتہد فی المذہب پر یہ واجب ہے کہ سنن اور آثار میں سے

السُّنَنِ وَالْأَثَرِ مَا تَنَزَّاهُ مِنْ كُفْرٍ أَوْ فَتْرٍ أَوْ كَذِبٍ أَوْ ضَلَالٍ

اسنی استعداد حاصل کرے کہ اس کے ذریعہ سے صحیح حدیث اور سلف کے

وَأَثَرِ السَّلَفِ مِنْ دَلِيلِ الْفَقْرِ مَا يَقْتَضِيهِ عَلَى

اتفاق کی مخالفت سے یا کچھ حدیث اور فقہی دلائل میں سے اسے کرا سکے ذریعہ سے اپنی اسانہ

مَعْتَرِ مَا خِلَا ضَحَايَاهُ فِي أَقْوَالِهِ وَهُوَ مَعْنَى مَا فِي الْقِتَاوِ

کے اقوال کے اندر کی معرعت پر قادر ہو جاوی اور یہی مراد ہے اس قول سے جو فتاوے

الْمَسَاحِقَةِ لَا يَسْتَعْمَلُ أَحَدٌ يُقْتَضَى إِلَّا أَنْ يُجْعَلَ أَقْوِيلٌ

مسرحیہ میں ہی لے لے سکے مناسب نہیں کہ فتویٰ دیا کری مگر اس وقت کہ علماء کی اقوال سے

الْعُلَمَاءُ وَيَعْلَمُ مِنْ آيِنٍ قَالُوا وَيُجْعَلُ مَعَامَلَاتِ النَّاسِ فَإِنْ

واقع ہو جاوے کہ وہاں سے کہتے ہیں اور لوگوں کے معاملات میں واقع ہو جاوی پس اگر

عَرَفَ أَقْوِيلَ الْعُلَمَاءِ وَكَهْ يُجْعَلُ مَذْهَبُهُمْ فَإِنْ سُرِّ

علماء کی اقوال سے لو جان لے اور ان کے مذاہب سے واقف نہوا پس اگر اس سے اس کا

عَنْ مُسْئَلَةٍ يُعْلَمُ أَنَّ الْعُلَمَاءَ الَّذِينَ يَتَخَنُّ مَذْهَبَهُمْ

مسئلہ میں کہ یہ جانتا ہو کہ ان علماء نے جن کا اپنے مذہب اختیار کر رکھا ہو

فَلَا تَفْقُوْا عَلَيْهِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ هَذَا جَائِزٌ وَهَذَا كَرَاهٍ

اس پر بیشک اتفاق لیا ہی تو کچھ ذرا نہیں ہو کہ یہ کہہ دی کہ جائز ہے اور یہ نہیں ہو کہ مذہب

وَيَكُونُ قَوْلُهُ عَلَى سَبِيلِ الْحِكَاةِ وَإِنْ كَانَتْ مُسْئَلَةً

اور اس کا یہ قول بر سبیل حکایت ہو دی گا اور اگر مسئلہ ایسا ہو کہ

قَدْ اخْتَلَفُوا فِيهَا فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَقُولَ هَذَا جَائِزٌ فِي قَوْلِ

علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے تو کچھ اور نہیں ہے کہ کہہ دی یہ فلا ہے کی قول میں جائز کہ

فُلَانٌ فِي قَوْلِ فُلَانٍ لَا يَجُوزُ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْتَارَ فَيُجِيبَ بِقَوْلِ

اور فلا کے قول میں جائز نہیں ہے اور اس کو یہ اختیار نہیں کہ ایک جانب کو اختیار کر لی اور کسی کیس کا

بَعْضُهُمْ مَا لَمْ يَعْزَّزْ حُجَّتَهُمْ فِي فَصُولِ الْعُمَدَةِ فِي الْفَصْلِ

قول کا جواب پدی چاہتا تھا اسی محبت سے داغ نہ ہوا اور فصول عبادہ کے پہلے فصل میں یہ ہے

الْأَوَّلُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْأُجْبَاهِ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُقَيِّمَ

اور اگر اسے نہ ہو والا نہ ہو تو اس کو یہ حلال نہیں ہے کہ مستثنیٰ دیا کرے

رَأَى الْبَطْنُ نَوَاحِيكَ مَا تَحْفَظُ مِنْ أَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ وَ

انہوں نے بطن حکایت فتویٰ دے تو دی پس فقہاء کی اقوال میں جو یاد رکھتا ہو بیان کر دی اور

عَنْ أَبِي يُوسُفَ وَنُزْرِعَةَ عَافِيَةَ بْنِ زَيْدٍ أَتَاهُمَا قَالُوا لَا يَحِلُّ

ابو یوسف اور زید اور عافیہ بن زید سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کسی کو حلال نہیں ہے

لَا حِلَّ أَنْ يُقَيِّمَ يَقُولُنَا مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ آيَةٍ قُلْنَا وَفِيهَا أَيْضًا

کہ ہماری قول کا فتویٰ دینے سے پہلے یہ خبر نہ ہو کہ ہم نے کہا ہے اور فصول عبادہ میں یہی

عَنْ بَعْضِهِمْ قَالُوا إِنْ الرَّجُلُ خَفِظَ جَمِيعَ كُتُبِهَا أَصَحَّ إِنَّا

بعضوں سے منقول ہے کہ کہتے ہیں اگر کوئی شخص ہمارے اصحاب کی تمام کتابیں یاد کرے تو یہی ضروری

لَا يَكُنْ يَتَلَمَّنُ لِلْفَتَاوَى حَتَّى يَهْتَدِيَ كَلِمَةً لَا يَكُنْ كَثِيرًا مِنْ الْمُسْتَسْلِ

کہ فتویٰ کیواسطیٰ نہ کر دی کرے تاکہ فتویٰ دینے سے اجاہی اس سے اکثر مسائل میں

أَجَاعَهَا أَصْحَابُنَا عَلَى عَادَةِ أَهْلِ بَلَدِهِمْ وَمُعَامَلَاتِهِمْ

ہماری اصحاب نے اپنی عادت اور معاملات کی موافق جواب دیا ہے

فَيَنْعَى لِكُلِّ مُفْتٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَادَةِ أَهْلِ بَلَدٍ وَنَ مَا رَسَمَ

سوہر ایک مفتی کو مٹا سیکر کہ اپنی سحر اور زہ کے لوگوں کے عادت کو لحاظ کرنے

فَيَبْالِغُ الْإِجْتِهَادَ فِي عُمْدَةِ الْأَحْكَامِ مِنَ الْمُحِيطِ بِمَا

ہو مان کہ شریعت کی مخالف نہیں ہے محیط میں سے عمدہ الاحکام میں سے پس رہے

أَهْلُ الْإِجْتِهَادِ مَنْ يَكُونُ عَالِمًا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ

اہل اجتہاد سوہہ بین جو کتاب اور سنت اور

الْأَثَارِ وَوُجُوهُ الْفُقَرَاءِ مِنَ الْخُرَاسَةِ نَقَلَ عَنْ بَعْضِهِمْ

آثار اور فقہیہ توضیحات کی عالم ہوں اور خانیہ میں بعضوں سے منقول ہے

لَا يَدْرِي الْإِجْتِهَادَ مِنْ حِفْظِ الْمَبْسُوطِ وَمَعْرِفَةِ النَّاسِخِ وَ

اجتہاد کیو سلی مبوط کا یاد رکھنا اور ناسخ اور

الْمُنْسُوخِ وَالْمَحْكُومِ وَالْعِلْمِ بِعَادَاتِ النَّاسِ وَفَهْمِهِ

منسوخ اور محکم اور ماول معرفت اور لوگوں کی عادات اور عرف کی آگاہی ضروری ہے

فِي السَّرَاجِيَةِ قِيلَ أَدْنَى الشَّرْطِ لِلْإِجْتِهَادِ حِفْظُ الْمَبْسُوطِ

سراجیہ میں ہی کہتی ہیں کہ اجتہاد کی شرطوں میں ہی کم سے کم مبوط کا یاد رکھنا ہے پس

كَرَّرَ هَذِهِ الرُّوَايَاتُ فِي خَزَائِنِ الْمُفْتَيْنِ أَقُولُ هَذِهِ الْعِبَارَاتُ

روایات خزانہ الروایات میں مذکور ہیں میں کہتا ہوں کہ ان عبارتوں کے

مَعْنَاهَا الْفَرْقُ بَيْنَ الْمُفْتِيِ الَّذِي هُوَ صَاحِبُ تَحْقِيقٍ وَبَيْنَ

معنی فرق کرنا اور مفتی میں جو تحقیق کرتا ہو اور اس

الْمُفْتِيِ الَّذِي هُوَ مُتَحَرِّفٌ فِي مَذْهَبِ أَصْحَابِهِ يُفْتِي عَلَى سَبِيلِ

مفتی میں جو اپنی اسانڈہ کی مذہب میں متحرک ہو کہ پیبل حکایت فتویٰ

الْحِكَايَةِ لَا عَلَى سَبِيلِ الْإِجْتِهَادِ مُسْتَلَكٌ أَعْلَمُ أَنَّ الْقَاعِدَ

دہتا ہو پیبل اجتہاد نہیں مسئلہ سمجھنے کہ فقہ

عَنْدَ مُحَمَّدٍ الْقَهْمَاءُ أَنَّ السُّؤَالَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ قِسْمٌ تَقَرَّرَ

مختص بہ چند کلمات فاعلہ بہرہی کسائل چار قسم ہیں ایک شہید

فِي ظَاهِرِ الْمَذْهَبِ وَحُكْمُهُ أَنْ يَقْبَلُوهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ أَفْتَرُ

کہ ظاہر مذہب میں نہیں کہیے اسکا حکم یہ ہے کہ ہر حال اسکو قبول کریں اصول کے

الْأَصُولُ أَوْ خَالَفَتْ وَلِذَلِكَ تَرَى هَذَا الْهَدَايَةَ وَغَايَرَهَا

اصل پر یا مخالف اور اسسبب اسکی مصنف ہدایہ وغیرہ لکھ دیکھتا

يَتَكَلَّفُونَ بَيَانَ الْفَرْقِ فِي مَسْأَلِ التَّجْنِيسِ قِسْمُهُ هُوَ

ہے کہ تجنیس کے مسائل میں فرق تکلف سی بیان کرنے ہیں اور ایک قسم

بِإِسْرَافٍ شَادِدٍ عَنْ أَلْفِ سَخِيْفَةٍ بِرَوْصَاحِبِيهِ وَحُكْمُهُ

وہ جہلی امام ابوحنیفہ سے اور صاحبین سے شاذ روایت ہی اسکا حکم یہ ہے

أَنْ يَقْبَلُوهُ إِلَّا إِذَا وَافَقَ الْأَصُولَ وَكَفَى الْهَدَايَةَ

کہ مسلم نہ کہیں گے مگر اس صورت میں کہ اصول سے موافق ہو اور ہدایہ

بِهِمْ مَنْ تَحْكُمُ بِهِمْ كَمَا فِي رِوَايَةِ الشَّاذِلِيِّ لِحَالِ السُّؤَالِ

وہیں ہیں بعض روایات شاذ علی صحیحہ دلیل کی امداد سے بہت ہی اور

قِسْمٌ هُوَ تَحْكُمُ بِهِ مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ اتَّفَقَ عَلَيْهِ جُمْهُورُ الْأَصْحَابِ

ایک قسم متاخرین نے ایسی بحث کر جو کہ ان پر جمہور اصحاب متفق ہیں اسکا

وَحُكْمُهُ أَنَّهُمْ يَقْبَلُونَهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ قِسْمٌ هُوَ خَرَجَ

حکم بہرہی کہ اس پر ہر حال فقہی زمین اور ایک قسم وہ جو متاخرین کے ایسی

مِنْهُمْ كَمَا يُتَّفَقُ عَلَيْهِ جُمْهُورُ الْأَصْحَابِ حُكْمُهُ أَنْ يُعْرَضَهُ

مخبر ہو کہ اس پر جمہور اصحاب متفق نہیں ہیں اسکا حکم یہ ہے کہ

الْمُفْتِي عَلَى الْأَصُولِ وَالنَّظَائِرِ مِنْ كَلَامِهِمْ أَلَا يَكُونُ وَجَدَ

یعنی حکم اصولی اور نظائر پر سلف کی کلام میں سی مطابق کر کے پھر اگر ادھر

مُؤَافِقًا لَهَا أَحَدِيهِ وَلَا تَزَلْهُ فِي خَزَانَةِ الرِّيَاسَاتِ نَقْلًا

مؤافق لکھا ترا اختیار کرے نہیں تو چھوڑ دے خزانۃ الریاسات میں فقہ

عَنْ بُسْتَانِ الْفَقِيهِ إِلَى اللَّيْثِ فِي بَابِ الْأَخْذِ عَنِ الثَّقَاتِ

ابو الیث کی بستان باب الاخذ عن الثقات میں سے منقول ہے

وَكُوْنَنَّ رَجُلًا سَمِعَ حَدِيْثًا أَوْ سَمِعَ مَقَالَهٖ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ الْقَائِلُ

اور اگر کسی شخص نے حدیث سے یا کسی کا مقالہ سنا ہو اگر قائل لفظ نہیں

ثِقَةٌ فَلَا يَسْعَاهُ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ قَوْلًا يُوَافِقُ

ہے تو اسکو رد نہیں ہے کہ اس سے تسلیم کرے فان اگر وہ قول اصول کے

الْأَصُوْلُ فَيَكُوْنُ الْعَمَلُ بِهِ وَلَا فَلَكَ وَلَكَ وَجَدَ حَدِيْثًا

مؤافق ہو تو عمل اس پر جائز ہی اور نہیں تو حرام نہیں اور ایسی ہی اگر اس نے حدیث یا

مَكْتُوْبًا أَوْ مُسْئَلَةً فَإِنْ كَانَ مُؤَافِقًا لِلْأَصُوْلِ جَازًا أَنْ

کوئی مسئلہ لکھا ہو یا دیکھا اور وہ اگر اصول کے مؤافق ہو تو اس پر عمل جائز

يَعْمَلُ بِهِ وَلَا فَلَكَ وَفِي الْحِكْمِ الرَّائِقِ عَنْ أَبِي اللَّيْثِ قَالَ سِئِلَ

ہے اور نہیں تو حرام نہیں اور بحوالہ الرائق میں ابو الیث سے یہ کہتا ہے

أَبُو نَضْرَةَ عَنْ مُسْئَلَةٍ وَرَدَتْ عَلَيْهِ مَا يَقُوْلُ رَحِمَكَ اللهُ

ابو نضرہ سے ایک مسئلہ پوچھا کہ اس پر پیش ہوا تھا کیا کہتے ہو خدا تم پر رحمت کرے

تَعَالَى وَقَعَتْ عِنْدَكَ كُتُبُ أَرْبَعَةِ كُتُبٍ أَوْ بَرَاهِمٍ مِنْ

سہاری یا اس چار کتاب میں چار کتابیں یا اس چار

رُسُلَكُمْ وَأَدَابُ الْقَاضِي عَنِ الْخَصَّاصِ فِي كِتَابِ الْمَجْرَدِ وَكِتَابِ

رحمت کی کتاب اور خط و ادب القاضی اور کتاب المجرد اور کتاب

التَّوَادُّعِ مِنْ جَنْبِ هِشَامٍ كُلُّ نَجْوَى لَنَا أَنْ نَقْتَبِ مِنْهَا أَوَّلًا وَهَذِهِ

التواضع میں شام کی جانب سے آیا ہے جو کتاب ہے کہ ان کے مرافق فتویٰ درمیں یا نہیں اور یہ

اَلْکُتُبُ مُحَمَّدٌ عَنْكَ فَقَالَ مَا صَحَّ عَنْ اصْحَابِنَا فَاذْلِكَ عَلَیْکُمْ

کتاب میں تمہاری راہی میں محمود بن سہیل البدر نے جواب دیا جو ہماری اسناد سے ثابت ہو چکا ہے سو وہ

محبوب امر محبوب فیہ مریض ہے وَاَمَّا الْفُتُیَا فَاِنَّی لَا اَرٰی

ہی علم محبوب اور مرعوب اور پسندیدہ ہے اور ہفتوی دینا سو میں کہہ حق میں جا رہے

اَلَا حِلَّی اَنْ یُقَرَّرَ لِشَیْءٍ لَا یَفْهَمُهُ وَلَا یَحْتَمِلُ اَنْقَالَ النَّاسُ فَاِنْ

نہیں کہتے اگر ایسی بات کا فتویٰ دیں جس کو نہیں سمجھتا اور لوگوں کا یہ سمجھنا نہ اٹھادی ہیں اگر

کَانَتْ مَسْأَلٌ قَدْ اَشْتَهَرَتْ وَظَهَرَتْ اَنْجَلَتْ عَنْ اصْحَابِنَا

وہ ایسی سائل ہوں کہ ہماری اسناد سے مشہور اور ظاہر اور واضح ہیں تو

جَوَّزْتُ اَنْ یَسْعَی اِلَیْهَا عَلَیْهَا فِی التَّوَازُلِ مَسْئَلَةٌ اَعْلَمُ

اس پر ہی کہ حوادث میں اپنے اعتماد کے گنجائش ہو مسئلہ سمجھ لے

اَنَّ الْمَسْئَلَةَ اِذَا کَانَ ذَاتُ اخْتِلَافٍ بَیْنَ اَبْلِ حَلِیْقَةٍ وَ

کے مسئلہ اگر یہاں امام ابوحنیفہ رحمہ اور صاحبین کے مختلف فیہ ہو

حَمْدٌ یَنْتَظِرُ فَحَمْدُهَا اَنْ الْمَجْمُوعِ فِی الْمَذْهَبِ وَفَحْمَا کَلِمَاتٍ قَوْلًا هُوَ اَوْفَى

تو اس کا یہ حکم ہے کہ مجتہد فی المذہب انکو اقوال میں سے وہ اختیار کرے جسکی دلیل

دَلِیْلًا وَاَقْلَسُ تَعْلِیْلًا وَاَرْفَقُ بِالنَّاسِ لِذَلِكَ اَفْضَى جَمَاعَاتٍ

قوی اور علت قہاس کے موافق اور لوگوں کے حقوں سے مل ہو اور اسی لیے منفعیہ علماء

مِنْ عُلَمَاءِ الْاُخْفِیَّةِ عَلَیْ قَوْلِ مُحَمَّدٍ فِی طَهَارَةِ الْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ

کی جماعت نے مستعمل پانی کے طہارت میں امام محمد کے قول پر فتویٰ

عَلٰی قَوْلِهِ اِنْ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ الْعِشَاءُ وَفِی جَوَازِ الْمَزَارَعَةِ

راہی اور عصر کے وقت کے ازل وقت میں اور مزارعہ کے جائز میں حقین کے قول پر

وَلَا یَسْتَحْبُّ مَشْهُوْنَةً بِذَلِكَ لَا یَسْتَحْبُّ اِلَیْهِ اِدْرَاقُ الْقَوْلِ وَكَذَلِكَ

تو نہیں کہنا اور انکی کتابیں اس پر بھی ہوئی ہیں اصل بیان کر کے مجھ حاجت نہیں ہے اور یہی

اَلْحَالُ فِي مَنْ هَبَ لِمُشَافِعِيٍّ مِمَّنْ لَمْ يَهَاجِرْ وَخَيَّرَ فِي الْفَرَائِضِ اَنْ

حال امام شافعی کے مذہب میں سے منہا جرح وغیرہ میں سے الفرائض کے باب میں ہے کہ

اَصْلُ الْمَذْهَبِ عَلَيْهِ تَوْثِيقُ ذَوِي الْأَرْحَامِ قَدْ أَفْتَى الْمُتَأَخِّرُونَ

اصل مذہب تو ذوی الارحام کے عدم توثیق کا ہی اور بیشک متاخرین نے

عِنْدَكُمْ عَنْكُمْ اِنْخِلَافُ بَيْتِ الْمَالِ تَوَرُّهُمْ وَقَدْ نَقَلَ كُفَيْهَ الْيَمَنِ

بروقت غیر منتظم ہونے سے بیت المال کے انکی وراثت کا فتویٰ دیا ہی اور کفایت یمن میں زیادہ

اَبْرُنِي بِأَرْوَفَاتِهَا كَمَا سَمِعْتُ أَفْتَى الْمُتَأَخِّرُونَ فِيهَا اخِلَافُ الْمَذْهَبِ

نے اپنے فتاویٰ میں ایسی بہت سے ذکر کیے ہیں کہ متاخرین نے مسائل میں بخلاف مذہب

مِنْهَا اَخْرَاجُ الْفُلُوسِ مِنَ الزَّكَاةِ الْمَقْصُودَةِ مِنَ النِّقْدِ يَنْعَرُّ عَنْهُ

فتویٰ دیا ہی ایک یہ کہ کسویٰ جائیداد اور اس کا تجارت کی حکومت مفرد میں ہی فلوں کا اور اگر تابعین

الْبَحَارُ أَفْتَى الْبَلْقَيْنِ بِجَوَازِهِ وَقَالَ اَحْتَقِدْ جَوَازَهُ وَلَكِنَّهُ

نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہی اور کہا ہی کہ میں اسکو جائز جانتا ہوں یہ ہے

مُخَالَفَةُ مَنْ هَبَ لِمُشَافِعِيٍّ مِمَّنْ لَمْ يَهَاجِرْ وَخَيَّرَ فِي ذَلِكِ الْبَحَارُ

شافعی مذہب کی خلاف ہی اور بلقینی اس مسئلہ میں بخاری کا تابع ہوا ہے

وَمِنْهَا دَفْعُ الزَّكَاةِ إِلَى الْأَشْرَافِ الْعَدُوِّينَ أَفْتَى الْأَئِمَّةُ فُخْرُ

اور انہیں سے یہ بھی کہ اشرف علویین کو زکوٰۃ کا دینا امام فخر الرازی نے

الدِّينِ الرَّازِيَّ بِجَوَازِهِ فِي هَذَا الْأَرْمَنِ حِينَ مَنَعُوا سَهْمَهُمْ

اسکی جواز کا اس زمانہ میں فتویٰ دیا ہی جب انکا حصہ

مَنْ بَيْتِ الْمَالِ لَمْ يَكُنْ يَكْفِيهِمْ الْفَقْرُ وَمِنْهَا بَيْعُ الْخَلَالِ فِي الْكُورَاتِ

بیت المال ہی نہ ہو گیا اور انکو حاجت نہ ہو گئی اور ایک یہ ہی سہی کہ بیع کھال کا حال میں

مَعَ مَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ غَيْرِهِ اِنْجَازُ الْبَلْقَيْنِ فِي الْجَوَازِ وَنَقَلَ بَنِي

سمیع جاسکین نے اسکی جواز کا جواب دیا ہے اور ابن زیاد نے

عَنِ اِبْنِ مَسْرُومٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ ثَلَاثُ مَسْأَلٍ فِي الزَّكَاةِ يُفْتَنُ فِيهَا
 اِمَامُ بَنِي عَمَلٍ مِمَّنْ نَقَلَ كَمَا فِي كَرْدِ كِتَابِ زَكَاةِ كَيْفَ يَمُنُّ كَيْفَ يَمُنُّ بَنِي عَمَلٍ

يَخْلُفُ فِي الْمَذْهَبِ فَقُلْ الزَّكَاةُ وَدَفْعُ الزَّكَاةِ إِلَى وَاحِدٍ
 مذہب شری ہو یا ہے زکوٰۃ کا نقل کرنا اور زکوٰۃ ایک کو دینا

دَفْعَهَا إِلَى أَحَدٍ اَلْأَمْرُ أَقُولُ وَعِنْدِي فِي ذَلِكَ رَأْيٌ كَوْنُهُ
 سات قسم میں سے ایک قسم کو دینا میں کہتا ہوں میری عند میں اس کا دینا ہی ہے کہ

أَنَّ الْمُفْتَى فِي الْمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ لَمْ يَسْأَلْهُ سَوَاءٌ كَانَ مُجْتَهِدًا أَوْ لَمْ يَكُنْ
 شافعی مذہب کا مفتی برابر ہے کہ مجتہد فی الذہب ہو

أَوْ مُتَّبِعًا فِيهِ إِذَا اخْتَلَفَ فِي مَسْأَلَةٍ إِلَى غَيْرِ مَنْ هُمْ عَلَيْهِ
 ایستبحر فی الذہب اگر کسی مسئلہ میں اپنی خلاف مذہب بنا جائے تو مجتہد ہو جاد ہی تو

بِمَذْهَبِ حَمَلٍ رَمَ فَإِنَّ أَجَلَ أَهْلِ الشَّافِعِيِّ رَمَ عِلْمًا وَدِيَانَةً
 اس کے نام ان کے مذہب کا نام ہے کہ کوئی کہہ باعتبار علم اور دینان اصحاب شافعی میں بہت طویل القصد

وَمَنْ عِنْدَ التَّحْقِيقِ فَرَعَ عِلْمُ ذَهَبِ الشَّافِعِيِّ رَمَ وَوَجْهَهُ
 ہے اور اس کا مذہب حقیقت میں شافعی مذہب کی فرع ہی اور اس کے

مَنْ وَجْهَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ فَضَّلَ فِي الْمُتَّبِعِ فِي الْمَذْهَبِ كَوْنُهُ
 اس میں جو ایک مذہب ہی واللہ اعلم فضل متبعی الذہب کی حالت میں اور وہ

أَحْفَظُ لَكُنْ مَذْهَبٌ فِيهِ مَسَائِلُ مَسْأَلَةٌ مِمَّنْ شَرَطَهُ
 اپنی مذہب کے لئے ہوں کا حافظہ ہوتا ہے اور اس میں کسی مسئلہ میں مسئلہ ایک شرط

أَنْ يَكُونَ حَيًّا فَهِيَ عَارِفَاتُ الْعَرَبِيَّةِ وَأَسَالِبُ الْكَلَامِ
 کہہ ہے کہ صحیح القلم عربیت دان اور کلام کے اسلوب

وَمِنْ أَسَالِبِ الْكَلَامِ مَسْأَلَةُ الْغَائِي كَرَامَتِهِ عَلَيْهِ غَالِبًا
 اور جب یہ کہو کہ سبھی اگاہ ہوں کہ کلام کے معانی کا زور نہیں غائب ہے اس میں

تَقْيِيدُ مَا يَكُونُ مُطْلَقًا فِي الظَّاهِرِ الْمُرَادُ مِنْهُ الْمُقَيَّدُ وَاطْلَاقُ

ظاہر میں مطلق کی قید لگانا اور اس سے مقید مراد لیتے ہیں ناچر شیعہ و سنی اور

مَا يَكُونُ مُقَيَّدًا فِي الظَّاهِرِ الْمُرَادُ مِنْهُ الْمُطْلَقُ نَبْهًا عَلَى

مقید کا ظاہر میں مطلق ہونا اور اس سے مراد مطلق لینا اس پر شیعہ و سنی اس

ذَلِكَ ابْنُ جَلِيمٍ فِي الْكُرِّ الرَّائِقِ وَنَجِبٌ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَفْتِيَ إِلَّا

ابن جلیم نے بحر الرائق میں یہ کہہ کر اور اس پر شیعہ و سنی دوسریں سے

بِأَحَدٍ وَجْهَيْنِ مَا أَنْ تَكُنْ عِنْدَكَ طَرِيقٌ صَحِيحٌ يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ

یہ دون ایک وجہ کی فتویٰ دے دیتی ہوں۔ اسکے عند یہ میں اس طرح صحیح و معتد طریق

إِلَى إِمَامِهِ أَوْ يَكُونُ الْمُسْئَلَةُ فِي كِتَابٍ مُشْهُورٍ تَدَاوُلَتْ

ہو ہو وہ مسئلہ ایسی مشہور کتاب میں ہو جو دوسرا بدست

الْأَيْدِي فِي التَّهْمَةِ الْقَائِلِ فِي كِتَابٍ لِقَضَاءِ طَرِيقٍ نَقْلٍ

چلے آئی ہے تھمہ القائل کے کتاب القضاء میں ہے مفتی مقلد کے

الْمُسْتَعْمَلَةِ عَنِ الْمُجْتَهِدِ حَدُّ أَمْرٍ بِلَا أَنْ يَكُنْ لَهُ سَنَدٌ

نقل کا طریق مجتہد سے دین سے ایک امر ہے طائلی یا حسن مجتہد کتاب

الْبَيِّنَاتُ أَوْ يَأْخُذَنَّ مِنْ كِتَابٍ مُخَوِّفٍ تَدَاوُلَتْ أَلَا يَكُنْ يَخْوُ

سند ہو یا اس مسئلہ کا ایسی مشہور کتاب میں ہو جو دست بدست چلے آئی ہے

كُتُبُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ وَنَحْوَهَا مِنَ التَّصَانِيفِ الْمَشْهُورَةِ

میں محمد بن الحسن کے کتابوں اور اسکے مثل اور مجتہدوں کے مشہور

لِلْمُجْتَهِدِينَ لَا تَنْبَازِلُهُ الْخَيْرُ الْمُتَوَاتِرُ أَوِ الْمَشْهُورُ وَهَكَذَا

تصانیف کیونکہ وہ کتابیں بہت زیادہ متواتر یا مشہور ہیں اور ایسا ہی

ذَكَرَ الرَّازِيُّ فَعَلًا هَذَا الْوُجُوهَ بَعْضُ الشَّيْخِ التَّوَادِرِيِّ فِي زَكَائِنَا

رازی نے ذکر کیا ہے اس قدر یہاں اس نے اور کاوی مشہور ہے نہ نامہ میں

لَا يَحِلُّ عَزْوُ مَا فِيهَا إِلَى مُحَمَّدٍ وَلَا إِلَى أَبِي يُوسُفَ لِأَنَّهَا لِمَنْ شَاءَ

قرآن مجلی مسائل کو ان کے محکمہ کی طرف سے نہ کرنا حلال نہیں ہے اور نہ ہی ابوسف کی طرف سے کیونکہ وہ شخص

فِي عَصْرِ نَافُوْدِيَارَ وَأَوَّلَهُ تَبَدُّدٌ وَلَوْ تَعَمُّ إِذَا وَجَدَ الثَّقَلَيْنِ عَنِ التَّوَادُّرِ

ہمارے زمانہ میں ہماری دیار میں مشہور نہیں ہے اور نہ دین کے آداب ہی مان اگر ہمارے نقل مثلاً

مَثَلًا فِي كِتَابٍ مَشْهُورٍ مَعْرُوفٍ كَأَهْدَايَةٍ وَالْمَبْسُوطُ كَانَ

کسی کتاب مشہور میں مل جانے کے جیسے یہاں اور مبسوط ۲۱

ذَلِكَ تَعْوِيلًا عَلَى ذَلِكَ الْكِتَابِ أَنْتَهَى وَفِي فِتَاوَيِ

یہ ہر دوسرے کتاب پر موجود ہے

الْقُسَيْدَةِ فِي بَابِ يَتَعَلَّقُ بِالْمَقْشِيِّ أَنَّ مَا يُقْبَلُ مِنْ كَلَامٍ رَجُلٍ

قسم کے باب متعلق بالمقشئ میں یہ ہے کہ وہ جو کلام شخص کا

وَمَنْ هَبَهُ فِي كِتَابٍ مَعْرُوفٍ وَقَدْ تَدَاوَلَتْهُ النَّسَخُ قَرْنَةً

اور دوسرے نسخہ میں کتاب مشہور میں ملتا ہے کہ سب نسخوں میں موجود ہے تو اب

حَازَ مَنْ نَظَرَ فِيهِ أَنْ يَقُولَ قَالَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ كَذَا وَإِنْ لَمْ

اوسے کتاب کی ناظر کو یہ کہنا جائز ہی فلاں نے یا فلاں نے ایسا کہا ہے اگرچہ

يَسْمَعُهُ مِنْ أَحَدٍ شَوْكُو كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَمَوْظَا مَالِكٍ رَح

کسی سے بھی نہ سنا ہو جیسی محمد بن الحسن کی کتاب میں اور امام مالک کی موطا

وَنَحْوُهَا مِنْ كِتَابٍ مُصَنَّفَةٍ فِي أَصْنَافِ الْعُلُومِ كَانَ وَجُو

اور ایسی ہی اور کتابیں جو علوم کے اقسام میں تصنیف ہوئے ہیں اس لیے کہ

ذَلِكَ عَلَى هَذِهِ الْوُصُوفِ بِمَنْزِلَةِ الْخَبَرِ الْمَتَوَاتِرِ وَالْأَسْفَا

اسی کلام کا اوس حال پر ہونا چاہیے متواتر خبر متواتر ہونا

لَا يَحْتَاجُ مِثْلَهُ إِلَى اسْنَادٍ مَسْئَلَةٌ إِذَا وَجَدَ

کے ہی ایسی کلام میں سند کی حاجت نہیں ہے مسئلہ اگر

أَشْكُرُ فِي الْمَدَنَةِ حَلَّيْنَا صَبِيحًا خَائِفًا مُمْتَكِدًا فَهَلْ

مذہب فی المذہب ہم صحیح حدیث اسکی مذہب کی مخالف مل جاوی تو اپنا اسکو جاہل

اَنْ يَّأْتِيَ أَحَدُكُمْ بِشَيْءٍ وَيَتْرَكَ مَذْهَبَهُ فِي ذَلِكَ الْمُسْتَكْبَرِ

بچہ کا ادب و حدیث کو اختیار کرے اور اس مسئلہ میں اپنا مذہب ترک کرے

فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ نَحْتُ طَوِيلًا وَأَطَالَ فِيهَا صَاحِبُ الْإِسْلَامِ

اس مسئلہ میں میری بحث یہی
 اور اس میں خزانہ الروایات کی مؤلف نے

الرَّايَاتِ نَقْلًا عَنِ سُبُوْلِ الْمَسْكُونِ فَلَنُورِدَكُمَا مَعَهُ

دستور المساکین سے نقل کر کے طوالت دی ہے ہم اسکا کلام اس نقل

فَاللَّاتُ بَعْدَهُ فَأَنْقِيلُوا الْقُلُوبَ إِلَى غَيْرِ الْمُتَحَدِّدِ عَالِمًا

میرا یہ ہے کہ اگر کوئی ہے کہ اگر مقلد عیسٰی مجتہد عالم

مُسْتَدْرَكُ الْيَعْرِفُ قَوَاعِدَ الْأَصُولِ وَمَعَارِيِ النَّصُوصِ وَ

استندال کی بیوا اسٹور کے قاعد اور نصوص اور اخبار کے معانی سے آگاہ ہو

الْأَخْبَارُ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَعْمَلَ عَلَيْهَا وَكَيْفَ يَجُوزُ وَقَدْ قُبِلَ

نواہا اسکو جاننے ہی کہ ائمہ عسکریہ سے اور کس طرح جاننے ہی اور حال یہ ہے

لا يجوز لغير المجتهد ان يعمل الاعمال وانما يمكنه

از کتب معتبره که معتبرند که حاکی بر اینست که سوار و دانا این غنایست که

فتاویٰ امامہ ولا یشغل بمقاتلہ النصوح والخصای

فتیہ دن، ایچ ایم کے عمل کرنے اور قصور اور اختلاس سے بچانے میں اور باقی میں

فتوٰی و انجمنی امام کے مکمل کتب اور تصنیفیں اور احادیث کی معارف ہیں اور ان پر

الْعَمَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قِيلَ هَذَا فِي الْعَامِ الْخَرَفِ

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ مَا نَالِ الْغَاثِ وَالْفَاطِثِ

عمل کر سیدیں عاری لطیف ہو جاویں کوی جواب دینا ہے کہ ایسی عامی

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم منبرا للعلماء والفقهاء

تَاوِيلَاتُهَا أَمَّا الْعَالَمُ الَّذِي يُعْرِفُ النَّصُوصَ الْأَخْلَاصَ

اولی تاویلات نہیں جیسا کہ عامہ عالم جو نصوس اور اخبار کو سمجھتا ہی اور وہ

وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الدِّينِ وَثَلَبَتْ عَنْهُ صَحَابُهُ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ أَوْ

صاحب دینش ہے اور اسکے عنده میں ان کے موت محدثین سے بل ان کے

مِنْ كَتَمَهُمُ الْمُؤْتَوِقَةُ الْمَشْهُورَةُ الْمَتَدَاوِلَةُ بِجَوَازِ أَنْ يَجْعَلَ عَلَيْهِ

معتبر مشہور مکتبوں سے ثابت ہی نہ ہو اور ان پر عمل کرنا جائز ہے

وَأَنْ كَانَ مُخَالَفًا لِمَذْهَبِهِمْ يُؤَيِّدُ قَوْلَ أَبِي حَلِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ

اگرچہ اپنے مذہب سے مخالف ہو امام ابو حنیفہ اور امام محمد

وَالشَّافِعِيُّ وَأَصْحَابُهُ وَقَوْلُ حَسَنٍ أَلْهَدَ نَبِيٍّ فِي رُوحَةِ الْعِلْمِ

اور امام شافعی اور امامی اصحاب کا قول اور صاحب مداریہ کا قول جو روحۃ العلم

الزَّيْدُ وَكَيْسِيَّةٌ فِي فَضْلِ الصَّحَابَةِ سُرِّلَ عَنْ أَبِي حَلِيفَةَ

الزید و کسیتیہ فی فضل الصحابہ میں یہاں کا مؤید ہے امام ابو حنیفہ کسی نے یہ چھپا

أَذَقْتُ قَوْلًا وَكِتَابَ اللَّهِ مُخَالَفَةً قَالَ أَتَزْكُوا أَقْوَى بِكِتَابِ

اگر آپ نے مجھے کہا اور کتاب اللہ کے مخالف ہو جواب دیا میرا قول کتاب اللہ کی مقابلہ

اللَّهُ فَقِيلَ إِذَا كَانَ خَبَرُ الرَّسُولِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

میں ترک کر دے تو جسے یہاں خبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر اس کے

سَلَّمَ مُخَالَفَةً قَالَ أَتَزْكُوا أَقْوَى بِخَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّيَ

مخالف ہو جواب دیا میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر کی مقابلہ میں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ إِذَا كَانَ قَوْلُ الصَّحَابَةِ مُخَالَفَةً

ترک کر دے تو جسے یہاں خبر صحابہ کا قول اسکے مخالف ہو

قَالَ أَتَزْكُوا أَقْوَى بِقَوْلِ الصَّحَابَةِ وَفِي الْأَمْتَاعِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

جواب دیا میرا قول صحابہ کی قول کے مقابلہ میں ترک کر دے اور امتاع میں یہی بیہقی

فِي الشَّيْءِ عِنْدَ الْكَلَامِ عَلَى الْقُرْآنِ بِسَنَدٍ قَالَ الشَّيْءُ

من جہان قرابت اسنادی پر کلام کیا ہے روایت کنایہ کرتا ہی امام شافعی کہنے میں

إِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

جب میں کوئی مسئلہ کہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

خِلَافَ قَوْلِي فَمَا يَصْغُرُ مِنْ حَيْثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

قول کے خلاف فرمایا ہو تو جو مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت

وَسَلَّمَ أُولَى فَلَا تَقُلُّ وَنِي وَنَقْلَ إِمَامٍ الْحَرَمَيْنِ فِي نَهَايَةِ

ہونا ہی وہ ہی اولی ہے پس میری تقلید مت کرو اور امام الحرمین نے نہایت

عَنِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ إِذَا بَلَغَكَ خَيْرٌ خَيْرٌ مَخَالَفَ مَنْ

شافعی رحمہ اللہ نے کہا اگر کوئی خیر میری مذہب سے مخالف مل جائے

فَاتَّبِعُوهُ وَاعْلَمُوا أَنَّهُ مَذْهَبِي وَقَدْ كُنْتُ مَنصُوبًا أَنَّهُ قَالَ إِذَا

تو اسکی تابعداری کرو اور سمجھو کہ میرا مذہب یہ ہے اور صاف ثابت ہو چکا ہے کہ امام

بَلَغَكَ عَنِّي مَذْهَبٌ وَخَرَجَ عِنْدَكَ خَيْرٌ عَنِّي مَخَالَفَتِي

شافعی نے کہا اگر کوئی میری مذہب کا مسئلہ بھی اور تمہاری عندیہ میں کوئی خیر اسکا مقابل ثابت ہو

أَنْ مَذْهَبِي مُوْجِبُ الْخَيْرِ وَكَوْنِي الْخَطِيبُ بِإِسْنَادِهِ

تو سمجھو کہ میرا مذہب خیر کا ہی حتمی ہے اور خطیب نے اپنی اسناد سے روایت کیا ہے کہ

أَنَّ الدَّارِكَلِيَّ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ كَانَ يَسْتَفْتِي وَرُبَّمَا يَفْتِي مَخَالَفَ

دارکی جو شافعی علماء میں سے ہی فتویٰ دیتا تھا اور بعض دفعہ مخالف

مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَأَبَى حَنِيفَةَ فَيُقَالُ لَهُ هَذَا مَخَالَفٌ

مذہب شافعی اور ابی حنیفہ کی فتویٰ دیتا تھا اور اسے کہتے کہ یہ تو ادیان دونوں

قَوْلُهُمَا فَيَقُولُ وَيَكُفُّ عَنْكَ فَذَلِكَ عَنْ قَوْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ

کے قول کے خلاف ہی وہ کہتا تھا یا اثر اہل

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَوْ لَا خُذْ بِمَا لَحْدَتْهُ أُولَىٰ مِنَ

صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہی بیان کرتا ہے اور حدیث کو اختیار کرتا

الْأَخَذَ بِقَوْلِهِمَا إِذَا خَالَفَا وَكَذَٰلِكَ يُؤْتَدُّ مَا ذُكِرَ فِي

برائیت اختیار کرنے اور نیک قول کے جب وہ حدیث کی خلاف میں لڑی ہو اور ایسی ہی ہمارے پاس

الْجِدَادِ آيَةٍ فِي مُسْئَلَةِ صَوْمِ الْمُحْتَجِّ وَاحْتِجَ وَطَنُكَ أَنْ ذَلِكِ

جو بحث کے صوم کی بابت مذکور ہے اس کے نام بد کرتا ہے اگر کسی نے پہچانی لگا دی اور گمان

يُفْطَرُ لَمْ أَكُلْ مِنْهُ أَعْلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ لَا تَنْ

کہا کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے چنانچہ کہا گیا تو اس پر قضا اور کفارہ دو روزہ ہیں کیونکہ

الْقُلُوبُ مَا اسْتَدَّ إِلَىٰ ذَلِيلٍ شَرٌّ إِلَّا إِذَا افْتَأَفَقِيَهُ بِالْفَسَادِ

قلوب وہی نہیں ہوتا ہی بلکہ سب ذلیل شدی ہو کر اس سے بدتر ہے کہ کوئی فقیہ اوی کہدی

لَا تَنْ الْفَتْوَىٰ ذَلِيلٌ شَرٌّ فِي حَقِّهِ وَلَوْ بَعْدَهُ الْحَكِيمُ وَ

روزہ ٹوٹ گیا اس لیے کہ جسے حق میں فتویٰ ذلیل شکر ہی اور اگر اس کو حدیث ملے اور اس پر

اعْتَمَدَ فَلَيْسَ بِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ لَّا تَقُولُ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ

استہاد کہا تو یہی ایسی ہی ہے امام محمد سے کہ اس واسطے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيدُ عَنْ قَوْلِ الْمُفْتَىٰ فِي الْكَافِي وَالْحَمْدُ

مزمودہ مفتی کے قول سے کہیں نہیں ہو سکتا کافی اور حمیدی میں ہے

أَيُّهَا يَكُونُ أَدْنَىٰ دَرَجَةٍ مِنْ قَوْلِ الْمُفْتَىٰ وَقَوْلِ الْمُفْتَىٰ يَصِحُّ

یعنی مفتی کی قول سے کم درجہ کا نہیں ہوتا اور مفتی کا قول کو

ذَلِيلٌ لَا شَرْعِيًّا فَقَوْلُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

شعریٰ ذلیل ہوتا ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مزمودہ

أُولَىٰ وَحَسْبُ أَيْ يُؤْتَدُّ خِلَافَ ذَلِكِ لَٰنَ عَلَىٰ الْعَامِيِّ الْاِئْتِدَالُ

اولیٰ ہے اور ابویوسف جوسی اس کا خلاف مروی ہے اس واسطے کہ عامی پر فقہاء کا اختیار

بِالْفَقْهَاءِ لَعْنَهُ لَا هُدًى فِي حَقِّهِ إِلَى مَعْرِفَةِ الْأَحَادِيثِ

لازم ہی کیونکہ اسکی حق میں حدیث کی معرفت کی راہ کبھی نہیں ہے اور

أَنْ عَرَفَتْ تَأْوِيلَهُ تَحِبُّ الْكَفَّارَةَ فِي الْمَنَازِعِ لَا تَفَاقُ وَ

اگر اسکی جتنی سمجھتا ہے تو اسے کفارہ لازم ہے اور مناصب میں ہے کہ یہ بالافتقار ہی لازم ہے

أَمَّا الْجَوَابُ عَنْ قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ أَنَّ لِلْعَامِّيِّ الْأَقْتِدَاءَ بِهَا

یہاں امام یوسف کے قول کا جواب کہ عامی کو فقہار کے پیروی ہے

فَيَحْمِلُ عَلَى الْعَامِّيِّ الصَّوْرَ الْجَاهِلَ الَّذِي لَا يَعْرِفُ مَعْنَى

سو یہ اس عامی پر محمول ہے جو نا ایسا جاہل ہو کہ حدیث کے معنی

الْأَحَادِيثِ وَتَأْوِيلَاتِهَا لِأَنَّهُ أَشَارَ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ لَعْنَهُ لَا هُدًى

اور انکی تاویلات نہیں جانتا اسواسے کہ یہ اشارہ کر دیا کہ اسکی حق میں

أَنْ فِي حَقِّهِ إِلَى مَعْرِفَةِ الْأَحَادِيثِ وَكَذَا قَوْلُهُ وَإِنْ عَرَفَ

معرفت احادیث کی راہ یلانی نہیں ہے اور ایسا ہی ابو یوسف کا قول اور اگر عامی

الْعَامِّيُّ تَأْوِيلَهُ تَحِبُّ الْكَفَّارَةَ لِيُشِيرَ إِلَى أَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْعَامِّيِّ

حدیث کی جتنی جانتا ہے تو اسے کفارہ ہی اس قول کا یہ ہے اشارہ ہی کہ عامی سی مراد

غَيْرِ الْعَالِمِ فِي الْحَمِيدِ الْعَامِّيِّ مَنَسُوهُ إِلَى الْعَامَّةِ وَهُمْ

جاہل ہے اور عمیدی میں ہے کہ عامی عوام کی طرح منسوب ہوتا ہے اور وہ

الْجُهَالُ فَعُلِمَ مِنْ هَذِهِ الْأَشْرَاطِ أَنَّ مُرَادَ أَبِي يُوسُفَ أَتَيْنَا

جاہل ہونے پر اس ان اشارات سے معلوم ہوا کہ ابو یوسف کے مراد

مِّنَ الْعَامِّيِّ الْجَاهِلِ الَّذِي لَا يَكْرِىءُ مَعْنَى النَّحْوِ تَأْوِيلَهُ

عامی سے وہ جاہل ہے جو نہیں کے معنی اور نہ لکھتا

فَمَا ذَكَرَ مِنْ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَالشَّيْخِ وَمَحْمَدٍ مِّنْ قَوْلِ

ابو حنیفہ اور شیخ ابی اور محمد کا قول جو مذکور ہوا اور اس کا قول

الْقَائِلُ نَحْبُ الْعَمَلِ بِالرَّوَايَةِ بخلاف النُّصُوتِ اِتَّجَلِي مَا نَقَلْنَا هُ

کفر کے خلاف روایت پر عمل واجب ہی درج ہوا خزائن الروایات

مِنْ خَرَانَةِ الرِّوَايَاتِ وَفِي الْمَسْئَلَةِ قَوْلُ آخَرٍ وَهُوَ أَنَّهُ إِذَا

میں سے جو پہلی نقل کی گئی تھی تمام ہو اور مسلمین کی اور قول ہے اور وہ یہ ہی جس صورت

لَمْ يَجْعَلْ أَكَلُتِ اجْتِهَادًا لِيُجَوِّدَ لَهُ الْعَمَلُ عَلَى الْحُكْمِ بخلاف

میں اس کو اجتہاد کا مادہ جمع نہ ہوئی تو اس کو حدیث پر اپنی مذہب کے خلاف عمل جائز نہیں

مَنْ هَبْهُ لَأَنَّهُ لَا يَدْرِي أَنَّ مَكْسُورًا أَوْ مَأْكُولًا أَوْ مُحْكَمًا

ہے کیونکہ اس کو کلمہ معلوم کہ یہ حدیث منوع یا ماول یا محکم

فَحُمِلَ عَلَى ظَاهِرِهِ وَمَالَ إِلَى هَذِهِ الْقَوْلِ ابْنُ الْحَاجِبِ

اپنی ظاہر پر محمول ہے اور اسی قول کیطرت ابن الحاجب اپنے

مُخْتَصَرِهِ وَتَابِعُوهُ وَخَرَّجَ بَيَانُ أَنَّ أَرَادَ عَدْلُ الْمُتَّبِعِينَ بَقِي هَذَا

مختصر میں ادا ہوئی کہ نائل ہوئی ہیں اور یہ قول اس طور دیکھا گیا ہے کہ اگر ان احتمالات کی نفی کا

الِاحْتِمَالَاتِ فَالْمُجْتَهِدُ أَيْضًا لَا يَحْصُلُ لَهُ الْيَقِينُ بِذَلِكَ

عدم الیقین میں مراد ہی تو اس کا یقین تو مجتہد کو دینے حاصل نہیں ہوتا وہ تو

وَأَمَّا يُبَيِّنُ أَكْثَرُ أَمْرِهِ عَلَى غَالِبِ الظَّنِّ وَإِنْ أَرَادَ أَنَّهُ لَا

اپنی اکثر مسائل غالب ظن پر بیٹھ کر کرتا ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ وہ شخص عہ

يَدْرِي ذَلِكَ بَعْدَ الرَّأْيِ مُتَّبِعًا فِي صُورَةِ الدَّرَاجَاتِ

اس کو غالب رائے میں جتنا تو اس کے نزاع کی صورت میں نہیں مانتے کیونکہ

الْمُبْتَدِئِينَ فِي الْمَذْهَبِ الْمُتَّبِعِ لَكُلِّ الْقَوَائِمِ كَافٍ مِنَ الْحَدِيثِ

نہجے مذہب کو قوم کے کتب کو دیکھتا رہتا رہے حدیث اور

وَالْفَقْرُ بِجَمَلَةٍ صَاحِبَةٍ كَثِيرًا لَا يَحْصُلُ لَهُ غَالِبُ الظَّنِّ بِأَنَّ

فقہ میں اسی سفارش بیش کا حافظ ہو اکثر اوقات یہ بات یقین غالب حاصل ہو جاتی ہے کہ

عہ
فی الجہات

الْحَدِيثَ غَيْرَ مَكْتَسُوخٍ وَلَا مَأْوَلَ بِأَوَّلِ الْحَبِّ الْقَوْلُ بِهِ وَ

حدیث منسوخ نہیں ہے اور نہ ایسی دلیل جس کے تاویل کا قائل ہونا واجب ہو دی اور

أَتَمَّ الْحِكْمِ فَمَا حَصَلَ لَهُ ذَلِكَ وَالْحَقُّ هَهُنَا هُوَ قَوْلُ قَالَ

بحث قراؤت میں ہے کہ اس کو یہ ملکہ حاصل ہو دی اور یہاں پر حدیدہ تمسیر اقول ہے

وَهُوَ مَا اخْتَارَهُ ابْنُ الصَّلَاحِ وَتَبِعَهُ النَّوَوِيُّ وَحُكْمُهُ قَالَ

وہ جو ابن الصلاح نے اختیار کیا ہے اور نووی اس کا تابع ہوا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے

ابْنُ الصَّلَاحِ مَنْ وَجَدَ مِنَ الشَّافِعِيِّ حَدِيثًا خَالَفَ

ابن الصلاح کو شاہی مقلدون میں سے جس کو حدیث اس کے مذہب کی

مَنْ هَبَهُ فُطِرَ أَنْ كَمُلَتْ لَهُ أَلَةُ الْاِخْتِهَادِ مُطْلَقًا أَوْ فِي

مذہب خلاف ہی تو یہ دیکھیے اگر اس کو استدلال مطلق کا مایہ کامل ہو گیا ہے

ذَلِكَ الْبَابِ لِلْمُسْتَقِلِّ كَانَ لَهُ الْاِسْتِقْلَالُ بِالْعَمَلِ بِهَوَاؤِ

اوسے خاص باب اور مسئلہ میں تو اس کو عمل بلا استقلال اوسے رد اہو کا اور اگر

لَمْ يَكْمُلْ وَشَقَّ خِلَافَهُ الْحَدِيثُ بَعْدَ أَنْ يُنْتِجَ فَلَيْسَ بِمُجِدِّ

مایہ کامل نہیں ہوا اور حدیث کی مخالفت دشوار گزار ربع ہر بحث کے بعد نہیں آوے

مُخَالَفَتِهِ جَوَابًا شَافِعِيًّا عَنْهُ فَلَهُ الْعَمَلُ بِهَوَاؤِ كَانِ عَمَلًا

مخالفت کا جواب شاہی نہیں ملتا تو اس کو عمل اوسے رد اہی بشرطیکہ

إِمَامٌ مُسْتَقِلٌّ غَيْرُ الشَّافِعِيِّ وَكَيُوتُ هَذَا عَدُّ رَافِي تَرْكِ

شاہی کے کسی مستقل امام نے اوسے عمل کیا ہو اور اس کے واسطے اپنی امام کا

مَذْهَبُ إِمَامٍ هَهُنَا وَحَسَنُ التَّوَوِيُّ وَقَوْلُهُ مَسْئَلَةٌ

مذہب ترک کر نہیں یہاں یہ عند ہو چکا اور اس کو نووی نے حسن کہا ہے اور قائم کیا ہے مسئلہ

إِذَا أَرَادَ هَذَا الْمُبْجَرُ فِي الْمَذْهَبِ أَنْ يُعْجَلَ فِي مَسْئَلَةٍ

اگر ایسا مبجری المذہب یہہ ارادہ کرے کہ کسی مسئلہ میں اپنی امام کے

مَذْهَبِ مَامٍ مُّقْلِدٍ فِيهَا لَا مَأْخُوهَ لَئِنْ جُوزَ لَهُ ذَلِكَ

نہ پہلی طلاق کسی اور امام کا مقلد ہو کر غسل کرے آیا یہ ہر شکوہ جائز ہے اس میں

اِخْتَلَفُوا فِيهِ فَمَنْعَهُ الْعَزَّالِي وَشَرَّ ذِمَّةً وَهُوَ قَوْلُ مُضْعِفٍ

علمائے اختلاف کیا ہی سوا امام غزالی اور ان کا یہ منع کیا ہی اور یہ قول جمہور کے

عِنْدَ الْجَمْعِ هُوَ لَا يَنْبَغُ أَنْ يَنْتَهِكَ عَلَى أَنْ لَا لَشَانَ يَجُوبُ عَلَيْهِ

نزدیک منع ہے کیونکہ اس کے اصل یہ ہے کہ انسان پر واجب

أَنْ يَلْتَمِذَ بِالْكَفِيلِ فَإِذَا فَاتَ ذَلِكَ تَجَهَّدَ بِالذِّكْرِ

کو دلیل کے ذریعہ سے اختیار کرے یہ جیسا وہ دلیل ہے دلائل کے جماعت کی سیج موت ہوگی

أَقْبَسْنَا اعْتِقَادَ أَفْضَلِيَّةِ إِمَامِهِ مَقَامَ الدَّلِيلِ فَلَا يَجُوزُ

تو ہم نے اس کے امام کی افضلیت کا اعتقاد دلیل کے قانع مقام کردیا سو اس کو

لَهُ أَنْ يُخْرِجَ مِنْ مَذْهَبِهِ كَمَا لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يُخَالَفَ

اپنی امام کے مذہب سے نکلنا جائز نہیں ہے جیسا کہ اس کو ہر جائز نہیں کہ مخالف

الدَّلِيلِ الشَّرْعِيِّ وَرَدَّيَا عَنْ اعْتِقَادِ أَفْضَلِيَّةِ الْإِمَامِ

دلیل کی مخالفت کرے اور یہ قول اس طور رد کیا گیا ہے کہ امام کی مطلق افضلیت کا اعتقاد

عَلَى سَائِرِ الْأُمَّةِ مُطْلَقًا غَيْرَ لَزِمٍ فِي حِكْمَةِ التَّقْلِيدِ

تمام امت پر مطلق تقلید کے باوجود لازم نہیں

إِجْمَاعًا لِأَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ كَانُوا يَعْتَقِدُونَ أَنَّ

ہے اس واسطے کہ صحابہ اور تابعین یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ

خَيْرُهُنَّ الْأُمَمُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ وَكَانُوا يَقُولُونَ فِي كَثِيرٍ

اس امت میں بہترین اول ابو بکر تھے اور ان کا یہ حال تھا کہ بہت

مَرَّ الْمَسْأَلُ غَيْرَ كَمَا يَخْلُفُ قَوْلَهُمَا وَلَكِنْ يُنْكَرُ عَلَى ذَلِكَ

مسائل میں اون کی قول کے برخلاف اور وہی تقلید کرتے تھے اور اس پر کسی اعتراض نہیں آیا

فَكَانَ إِجْمَاعُ عَلَاقَتِنَا وَأَفْضَلِيَّةُ قَوْلِهِ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ

سودھاری قول پر اجماع ہو گیا اور یہی فضیلت اس کے امام کی قول کی اس مسئلہ میں

فَلَا سَبِيلَ إِلَى مَعْرِفَتِهَا إِلَّا بِمُقَدِّمِ الْوَرْدِ وَلَا يَكُونُ أَنْ يَكُونَ

سوا اس کے جو ان کے ۱۵ مقلد صرف کو یہی نہیں ہے پس تقلید کے بعد

شَرْطُ التَّقْلِيدِ أَنْ يَكُونَ مَا لَا يَحْتَاجُ تَقْلِيدًا هُوَ الْمَقْلُودُ

ترجمہ ہم ان کا کہنا نہیں ہے اس واسطے کہ لازم آتا ہے کہ جو یہ مقلدین کی تقلید جائز ہو دے

وَكُنُوسُ لِمَا فِيهِ مَسْئَلَتُنَا هَذِهِ هَذَا عَلَيْكُمْ لَا تَكُنْ لَكُمْ كَثِيرًا

اور اگر فرض کیے جاویں کہ سودھاری اس مسئلہ میں یہ حکم معترض مفید نہیں ہے اس لیے کہ اگر

يُتَطَّلَعُ عَلَى حَدِيثٍ يَخَالِفُ مَنْ كُتِبَ عَلَيْهِ أَوْ يُجَدُّ فَيَلْسَنُ

اوقات ایسی حدیث معلوم ہو جاتی ہے کہ اس کی امام کے مذہب سے مخالف ہو جائے تو عباس

قَوْلًا يَخَالِفُ هَذِهِ فَيَعْتَقِدُ الْأَفْضَلِيَّةَ تَفِي ذَلِكَ الْمَسْئَلَةِ

قوی مجاہدی کا اس مذہب کی خلاف ورزی ہی ہے اس لیے اس مسئلہ میں اس کی فضیلت کا مستند ہو جائے

لَا غَيْرُهُ وَذَهَبَ أَكْثَرُونَ إِلَى جَوَازِهِ مِنْهُمْ الْأَمْدِي وَآ

ہے اور اگر علماء اس کو جائز سمجھتے ہیں اس میں سے امدی ہے اور ابن

الْحَاجِبُ وَالْبَنُّ الْهَمَّاءُ وَالنَّوَوِيُّ وَتَابِعُهُ كَابُنُ حَجَّوَالْمَسْلُوعِ

الحاجب اور ابن الہمام اور نووی اور اس کے اتباع میں ابن حجر اور ربیع

جَمَاعَةٌ مِنَ الْحَنَابِلَةِ وَالْمَالِكِيَّةِ مِنْ تَفْضِي ذِكْرِ أَسْمَائِهِمْ

اور حنبلیوں میں ان کا اور مالکیوں میں ان کا الیہ الیک کردہ انہی کے ائمہ ناموں کے ذکر سے

إِلَى التَّطَوُّلِ وَهُوَ الَّذِي انْعَقَدَ عَلَيْهِ إِلَّا تَفَاقٌ مِنْ مَفْضِي

تطویل ہوئے ہیں اور یہ وہ مسئلہ ہے جس پر جبارون مذہب سے متاخر مفسرین کا

الْمَذْهَبُ لَا يُجْعَلُ مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ وَاسْتُخْرِجَ مِنْ كَلَامِهِ وَأَوَّلُهُ

اتفاق متفق ہو چکا ہے اور اس کو اوائل کے کلام میں سے اخراج کیا ہے

وَكُفُّوا رِجَالًا مُسْتَقِلَّةً فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ إِلَّا أَنَّهُمْ اخْتَلَفُوا
 اور اس مسئلہ میں اس کے مستقل مسئلے ہیں اتنا ہے کہ چواڑے کے

فِي شَرْطِ جَوَازِهِ فَهَمْ مِنْ قَالِ لَا يَرْجِعُ قِيمًا قَالِدًا اتِّفَاقًا فَسَوَّاهُ
 شرطین میں اختلاف کہ اس کی سوا نہیں ہے بعض نے یہ کہتے ہیں کہ بالاجازۃ اپنے عقیدے سے رجوع کر کے

ابْنُ الْهَمَامِ فَقَالَ أَمَّا عَمَلُ يَدِ اخْتَلَاكَ الشَّرَاحُ فِي مَعْنَى هَذِهِ
 اسکو ابن ہمام نے فقیر کیا ہے اور یہ کہ ہے یعنی اس عمل کی اور یہ رحمت کے عمل بہ کے معنی میں اختلاف

الْكَلِمَةُ فَقِيلَ فِيهَا عَمَلُ يَدٍ بِمَنْحُوصِهِ بِأَن يَقْضَى تِلْكَ الصَّلَاةُ
 کیا جو سو کوئی کہتا ہے یا مخصوص اس سے مسئلہ میں مل کرے اسطورہ کہ اس نماز

الْوَاقِعَةِ عَلَى الْمَذْهَبِ الْأَوَّلِ مَثَلًا وَأَمَّا الصَّحِيحَةُ الَّتِي لَا يَحْجُجُ
 معین کہ مثلاً پہلے ہی مذہب پر قضا کرے اور یہ ہی امر ایسا صحیح ہے کہ تحقیق کی

غَيْرُهَا عِنْدَ التَّحْقِيقِ وَقِيلَ لِحُجْنِسِهِ وَرَدَّ بِأَنَّهُ لَيْسَ اتِّفَاقِيًّا
 وقت کی: یہ ظاہر نہیں ہوتا اور کوئی کتابی اور یہی مسئلہ میں امر ہے اور یہ رد کیا گیا ہے کہ یہ اجماعی امر نہیں ہے

بَلْ أَكْثَرُ مَا رَوَى عَنِ السَّلَفِ هُوَ الْعَمَلُ بِخِلَافِ الْمَذْهَبِ
 بلکہ سلف سے اکثر روایات یہ ہیں کہ وہ مذہب خلاف ہی پر عمل کرتا ہے جہاں کہ

كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَا يَنْقُطُ الْخُصُّ فَقِيلَ يَعْني
 وہ عمل کر رہے ہیں اور انہیں ہے بعض نے انہیں کو نہ چین لہوئی کوئی کہتا ہے حضرت کی

مَسْأَلَةٍ عَلَيْهِ وَرَدَّ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 مسئلہ یہ ہیں بعض نے اس پر اسان ہو اور یہ اسطورہ رد کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

كَانَ إِذَا اخْتَارَ اخْتَارَ أَهْوَى الْأَمْرِ لَمْ يَكُنْ إِثْمًا وَقِيلَ
 جب اختیار ملتا تھا تو دو فریق میں سے اسان کو اختیار کر لیتے ہی جبکہ اسان نہ تھے ہو اور کوئی

مَا لَا يَقُودُهُ الدَّلِيلُ الصَّحِيحُ الصَّرِيحُ قَامَ بِخِلَافِهِ مِثْلُ
 یہ کہتا ہے کہ دلیل اس کے تقویت کرنے پر بلکہ صحیح صحیح دلیل اس کی خلاف پر قائم ہو جیسی

وَأَمَّا بَيْنَ السَّاءِ فِي أَدْبَارِهِمْ وَيَقُولُ أَهْلُ مَكَّةَ فِي التَّعَةِ وَ

جماعت کرتے ہیں اہل مدینہ کا قول اور متعہ میں اور بیع صرف میں

الضَّرْفِ يَقُولُ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي الْمَسْكِ كَانَتْ شَرَعِيَّةً لِلَّهِ

اہل مکہ کا قول اور شریعت میں اہل کوفہ کا قول انھیں کہہ کر کے تو وہ اس کی بندوبست میں نہ آتے اور ان میں سے بعض

وَهُمْ يَحْتَرِفُونَ لَأَيُّفُونُ كَيْفَ يَنْتَكِبُ حَقِيقَةً مُتَلَبَّةً عِنْدَ إِمَامَيْنِ

حضرت علی پر عین کہتے ہیں کہ تلخیص نکر ہی اس طور کہ دونوں اماموں کے نزدیک بحال حقیقت مرکب بن جاوی

قِيلَ الْمَنْعُ أَنْ يَنْتَكِبَ حَقِيقَةً مُتَلَبَّةً فِي مَسْئَلَةٍ وَاحِدَةٍ

کہی کہتا ہی منع یہی کہ ایک مسئلہ میں حقیقت بحال مرکب ہو جاوی

مِثْلَ الْوَضْعِ بِلَا تَلَبُّسٍ ثُمَّ حُجِّجَ مِنْهُ الدُّمُ السَّئِلُ لَا فِي

دو حصے بلا ترتیب و تلبس کیا پھر اس میں چون جاری نکل کر

مَسْئَلَتَيْنِ كَمَا إِذَا أَظْهَرَ الثَّوْبَ يَمَانُ هَبِ الشَّرَافِ وَصَلِ

میں دونوں میں جسے امام شافعی سے مذہب کی موافق نہ کرے یا کہ اور امام

بِمَذْهَبٍ بَيِّنَةٍ وَبَيِّنَةٍ أَنْ يَقَالَ فِيهِ نَحْنُ لَا نَقُولُ أَنْ كَانَ

الذہنیہ کہ مذہب کی موافق نہ کرے یا کہ اور یہ بات کہ کوئی کہے اس میں بحث ہو اس کے

الْمُقَصَّدُ مِنْ هَذِهِ الْقِيْدَانِ لَا يَخْرُجُ مَجْمُوعٌ مَا انْتَحَلَ مِنْ

اس فیہ مقصود یہی کہ وہ مجموعہ جو اس میں جاتا ہے تحقیق علیہ میں سے

الِاتِّفَاقِ فَهُوَ حَاصِلٌ فِي مَسْئَلَتَيْنِ أَيْضًا وَإِنْ كَانَ الْمُقَصَّدُ

نکل جاوی تو یہ بات دو مسئلوں میں ہی موجود ہے اور اگر مقصود وہ کہ

أَنْ لَا يَخْرُجَ هَذِهِ الْمَسْئَلَةُ وَحْدَهَا مِنْ إِيْجَاعٍ فَيَكْفِي عَنْهُ

یہ کہیلا مسئلہ ایجا میں سے نہ نکلے نہ وہ

أَشْرَاطُ كَوْنِهِ مَذْهَبًا لِأَجْتِهَادٍ فِيهِ مَسَائِدُ كَمَا يَكُنِي وَمِنْهُنَّ مَسَائِدُ

مذہب کہ کوئی مذہب ایسا نہیں کہ تمام جائز ہو کہ نہ کرے جو جائز ہے اور ایسا ہی بعضے میں کہ نہیں

قَالَ لَا يَكُونُ الْمَذْهَبُ الَّذِي هَبَّ لَهٗ مَا يَنْقُضُ فِيهِ قَضَاءُ الْقَضَا
 بہرہ کی زمین وہ مذہب جس کی طرف رجوع کرتا ہے ایسا نہ ہو کہ اس میں قضائے فاقہ کا نقص آتا ہو
 وَهَذَا وَجْهٌ وَلَا خَيْرَ أَرْضٍ مِنْهُ يَخْصُلُ إِذَا قُلِدَ مِنْ هَبِّ أَرْضٍ
 اور یہ بہت قوی ہے اور اس سے احتراز جب ہی ہوتا ہے کہ ان ہارون فراموش
 الْمَذْهَبُ أَرْبَعَةُ الْمُقْبُولَةِ الْمَشْهُورَةِ وَمِنْهُ مَنْ قَالَ يَنْشُرُ
 مقبولہ مشہورہ میں سے کسب مذہب کی تقلید کرے اور ان میں سے بعضی کہتے ہیں کہ کمالی اوس مسئلہ میں
 صِدْقٌ فِي تِلْكَ الْمَسْئَلَةِ بِمَا قُلِدَ فِيهِ غَيْرَ مَأْمُورٍ وَلَا يَتَصَوَّرُ
 اپنا نام سے علاوہ کی تقلید کو خوش بر جاوی اور یہ حال
 إِلَّا فِي الْمَشْهُورِ قِيلَ إِذَا اتَّبَعَ الْأَكْثَرُ الْقَوْلَ الْمَشْهُورَ فَجَبَّ
 مشہور ہی میں ہر گستاخی اور کوئی کہتا ہی جس حدت میں کہ گھر کا اور قول مشہور کا اہتمام کرنا ہی تو
 مِنْ مَذْهَبِهِ أَوْ حَسَنٌ وَإِذَا كَانَ بِالْعَلَسِ فَقَبِيحٌ هَذَا اخْتِلَافٌ
 اس کا فروع اپنا نام کے مذہب ہی حسن ہے اور اگر اس کا عکس تو برا ہی آئے رسائل کا خاصہ
 مَا فِي رَسُولِهِمْ مِنْ تَفْقِيهِ وَتَحْقِيرٍ وَأَنَا اخْتَارُ فِي الْجَوَازِ شَيْطَانٌ
 تفہیم اور تحقیر کے ساتھ ہی اور میں جواز میں یہ شرط اختیار کرنا
 لَا يَنْقُضُ قَضَاءُ قَافِيَةِ اسْتِثْنَاءٍ كَانَ النِّقْضُ لَا جَمَاعَةً غَيْرَ عَيْنِ
 کہ فقہ قاضی کا نقض خود جادی پر اثر ہو کہ نقض ایسے دو معنوں کے اجماعی ہو دی
 كُلُّ وَاحِدٍ مِمَّا عَمِيَ كَالنِّكَاحِ بَعْدَ شَرْطٍ مُجْتَمِعِينَ وَلَا
 کہ ہر دو زوجہ میں سے نکاح بدون اجتماع ہون کے اور بدون
 اِعْلَانٍ أَوْ بَغْضٍ وَفِي الْأَخْبِيَاثِ طُائِفَاتُ الصِّدْقِ لِمُعْتَمِدِ
 اعلان کے بغیر اور وہ سب سے اور امتیاز میں مشہورہ فاضل کی سبب ان معنوں کے ہی جو
 فِي الدَّلِيلِ أَوْ كَثْرَةُ مَنْ عَمِلَ بِهٖ السَّلَفُ أَوْ كَوْنُهُ أَحْطَ أَوْ كَوْنُهُ
 دلیل میں ہے یا دلائل کی کثرت یا دلائل کی کثرت یا دلائل کی کثرت یا دلائل کی کثرت

تَقْصِيًّا مِنْ مُجْبِقٍ لَا يَكُنْ لَهُ الطَّاعَةُ مَعَهُ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ

کہ اس پر دشواری کے ساتھ اسی اطاعت ممکن ہو اس لیے کہ حضرت علیؓ نے اس پر

عَلَيْهِ وَالْهَ وَاسَلَّمَ إِذَا أَمَرْتُمْ بِأَمْرٍ فَأَقُولُ مَا أَسْطَعْتُمْ وَنَحْوُ

فرمودہ ہی جب میں کو مجبور کر دوں سوائے اس سے جتنا ہو سکے سو کر دو اور

ذَلِكَ مِنَ الْمَعَانِي الْمَعْتَبَرَةِ فِي الشَّرْعِ لَا هَجْرًا أَلْهَمَ أَيْ طَلَبَ الدِّ

الہی ہی اور شرع کی معتبر معانی وہ خوشی یا غم صرف ہوا و ہوس اور دنیا کی طلب سی ہو

وَالْجَوَابُ أَنَّ يَحْلُقُ بِحَقِّ غَيْرِهِ فَيَقْضِي الْقَاضِي خِلَافَ

اور جو باکیا واسطے بہر شے ہو کہ اس سے حق متعلق ہو سو حق مٹا دینے کے خلاف

مَنْ رَأَى خِلَافَ الرِّوَايَاتِ فِي كُشْفِ الْقَنَاعِ وَإِذَا قُلْدَ فُقِيهَا

انہیں کہ دیکھ کر خزانہ روایات میں کشف القناع میں سے ہی اور اگر مسلمین کسی فقیہ کی تقلید کر

فِي شَيْءٍ هَلْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَنْهُ إِلَى فُقِيهِ آخَرٍ أَمْ سَكَنَ

قرآن اس کا کہ ہے کہ اسی اور فقیہ کی طرف رجوع کرے یہ مسئلہ

عَلَى وَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا أَنْ لَا يَكُونُ الزَّمَمُ مِنْ هَبَاءٍ مَعِينًا لِمَنْ

دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ ایسا نہ ہو کہ اس نے ایک معین ہب سے لازم کر لیا ہو جیسے

أَبُو حَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُمَا وَالثَّانِي الزَّمَمُ فَقَالَ إِنْ

ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہ کا مذہب اور دوسرا یہ لازم کر لیا ہو اور کہتا ہو کہ میں

مُلْكُهُ مُتَّبِعٌ فَقَالَ ابْنُ الْحَكَمِ لَا يَرْجِعُ بَعْدَ

لازم کرنے والا مذہب چون پس پہلے صورت میں ابن الحکم نے کہا ہے کہ تقلید کے بعد

تَقْلِيدًا فِيمَا قُلْدَ اتِّفَاقًا وَفِي حُكْمِ الْخَرَجِ الْخُتْلَا الْجُوزُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى

جب مسئلہ میں تقلید کر جائے اتفاقاً اور فی حکم الخرج الختلا الجوز لہذا لہذا اس کے

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَالْقَوْلُ بِوُجُوبِ

پوچھ لو یاد رکھو الذکر ہی اگر تم نہیں جانتے پس رجوع کی وجوب کا تاویل ہونا

الرَّجُوعُ إِلَى مَنْ قُلْنَا أَوَّلًا فِي مُسْئَلَةٍ رَكْعَةٍ لَقَدْ قِيلَ النَّحْوُ هُوَ

ہر فقیر کی طرح حکم علیہ کی سہلین بقدر ہر حکم کے نص کا مقید کہ دنیا میں جاری کیا اور نص کا مقید کہ نا
شجرہ مجری الشجر علی ما تقر فی الأصول وبقولہ صلے اللہ

یہ امر قائم مقام نسخ کے ہے چنانچہ اصول میں ہر حکم کے اور بدلیل

عَلَيْهِ وَالْمُؤَلَّمُ سَلَّمَ أَصْحَابِي كَالنَّحْوِ مَا يَهْوِيهِمْ أَهْتَدَيْتُمْ

اس حدیث کے میری اصحاب بتا دیں گے مانند میں جب کا اقتدار کر کے ہدایت پاؤ گے

وَأَنَّ الْعَوَامَّ فِي السُّكُوفِ كَأَنَّهُمْ يَسْتَفْتُونَ الْفُقَهَاءَ مِنْ غَيْرِ

اور سلف کی زمانہ میں عوام لوگ فقہا سے بدون رجوع کے

رَجُوعٌ إِلَى مُعَيَّنٍ مِنْ غَيْرِ أَنْكَارِ كُلِّ مَحَلٍّ لِإِجْمَاعٍ عَلَى الْحُجَّةِ

کسی معین کی طرف فتویٰ دینے سے کہہ کر اعتدال میں نہیں تھا پس اجماع کا محل جواز پر موقوف

كَذَلِكَ فِي شَرْحِ ابْنِ الْحَكِيمِ وَأَمَّا الْجَوَابُ فِي الْوَجْهِ الثَّانِي وَهُوَ

میرا میں حاجب کی شرح میں ہے اور جواب دہ کے وجہ میں کردہ

مَا أَرَادَ النَّزْمُ مَذْهَبًا مُعَيَّنًا كُلِّي حَنِيفَةً وَالشَّافِعِي فَقَدْ أَشَارَ

یہی کہ کسی مذہب معین کو جسے حنیف اور شافعی لازم کر کے سو

أَنَّ الْحَاجِبَ لِيُخْتَلَفَ فِي ذَلِكَ مِنْ اخْتِلَافٍ مَنْ هَبِهِ وَ

ابن حاجب سے اس وجہ میں اختلاف کی طرف متحمل اختلاف اپنے مذہب کے

أَشْكَاهُ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي ذَلِكَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْوَامٍ

اشارہ کیا ہے اور یہ اشارہ کہ علماء کے اس باب میں اختلاف میں قول میں

فَقِيلَ لَا يَجُوزُ مُطْلَقًا وَقِيلَ يَجُوزُ مُطْلَقًا وَالْقَوْلُ الثَّالِثُ

پس کوئی کہتا ہے مطلقاً جائز نہیں ہے اور کوئی کہتا ہے مطلقاً جائز ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ

أَنَّ الْحُكْمَ فِي هَذِهِ الْوَجْهِ وَالْوَجْهِ الْأَوَّلِ سَوَاءٌ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَجُزَّ

اس وجہ کا حکم اور پہلی وجہ کا ایک سا ہی سو پس مذہب ہی رجوع کرنا

عَنْهُ بَعْدَ تَقْلِيدٍ فِيهَا قُلْتُ أَيْ عَمِلَ بِهِ وَخَوَّرْتُ فِي غَيْرِهِ وَفِي عَمَلِهِ

تقلید کے بعد جس مسئلے میں تقلید کرنا چاہیے اس میں عمل کرنا چاہیے جائز نہیں ہے اور اور مسئلے میں جائز ہے اور

الْأَحْكَامُ مِنَ الْفَتَاوَى الصَّوْفِيَّةِ سُئِلَ عَنْ تَقْوِيمِ عِيدِ الْفِطْرِ أَوْ تَأْخُرَ

فتاویٰ صوفیہ میں سے عید الا حکام میں ہے روز عید الفطر کے حال سے پوچھا کہ ہم نے

بَعْضُ النَّاسِ طَوَّعُوا فِي الْجَامِعِ عِنْدَ الزَّوَالِ فَنَمَنَعُهُمْ عَنْ

اوپر مذکور وہ لوگ جو جامع میں نماز کے وقت تعلیم پڑھتی ہیں سو ہم

ذَلِكَ وَنَحْبِرُهُمْ عَنِ رُؤْيِ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْأَوْقَاتِ الشَّكَاكَةِ

انکواس سے منع کرتے ہیں اور انکو سننا دیتے ہیں کہ میں وقت میں نماز کی ممانعت اسی ہے

قَالَ أَمَّا الْمَنْعُ فَلَا كُنَّا لَا يَدْخُلُ تَحْتَ قَوْلِهِ تَعَا أَرَأَيْتَ الَّذِي

جواب دیا ممانعت تو نہیں چاہیے تاکہ اس آیت کی مضمون میں نہ ایجادی تو نے دیکھا وہ جو

يَهَيِّئُ عَبْدًا إِذَا صَلَّاهُ وَلَا يَفْقَهُنَّ وَقْتَ الزَّوَالِ بَلْ عَسَى أَنْ

منع کرنا ہی ایک بندہ کو جو نماز پڑھتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ زوال ہی کا وقت ہی شاید

تَكُونَ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ وَلَكِنَّ كَانَ وَقْتُهِ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي يُونُسَ

پہلے ہو یا پچھلے ہو اگر بالفرض زوال ہی کا وقت ہو تو ابو یوسف رحمہ علیہ روایت ہی

لَا يَكْرَهُ ذَلِكَ النَّطَوُّعُ عِنْدَ الزَّوَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالشَّائِعُ فِيهِ

کہ یہ تعلیم زوال کی وقت جمعہ کے دن مکروہ نہیں ہیں اور امام شافعی

لَا يَكْرَهُ ذَلِكَ فِي جَمِيعِ الْأَيَّامِ فَلَمَّا اعْتَرَضَتْ عَلَى هَذَا الْمُصَلِّ

تو کسی دن ہی مکروہ نہیں کہتے پس اگر قرآن مجید میں

فَعَسَى أَنْ يَجْعَلَ أَنْ تَقْلُدَ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ مَنْ يَرَى جَوَازَ

تو شاید کہ پھر کہے جو اب دیدی کہ میں اس مسئلہ میں ایسی مقلد ہوں جو اسے جائز مانتا ہے

ذَلِكَ أَوْ يَجْعَلُ تَحْلِيلَ مَا أَحْبَبَ بِهِ مِنْ أَخْذِ ذَلِكَ فَلَيْسَ لَكَ

یا تجھے وہی استدلال کری جو اس قبل کے پسند کیے والے نے کیا ہے سو تجھ کو نہیں چاہی

ع
نفسی
الطبیعی

اَنْ تُنْكَرَ عَلٰی مَنْ قَدْ جُتِّهَدَ اَوْ اُجْحَدَ كَيْدًا اَوْ فُتِّهِيَ الْبُضَامَانِ

کر ایسی چیز جو کسی مجتہد کی تقلید یا کسی دلیل سے محبت کری اعتراض کیا کرے اور یہی ایسی بین

الْجَنَاسِ الْاَزْدِيَّ وَ مَا قَدْ هَذَا الْمَصْلَةُ فَلَا يُنْكَرُ عَلٰی مَنْ فَعَلَ

جنسیں اور مذہب سے ہے اور کسی یہ یہ مسئلہ ایسی تقلید کرنا چاہے سو اس پر کیا اعتراض جو فعل اجتہاد کی

فَعَلًا جُتِّهَدَ اَوْ تَقْلَدَ جُتِّهَدَ وَ فِي الظَّاهِرِ يَنْبَغِي مَنْ فَعَلَ فَعَلًا

عمل میں ملو ایسی مجتہد کی تقلید کرے اور ظہیر میں ہے اور جو شخص فعل مجتہد پر عمل کرے

فِيهِ اَوْ قَدْ جُتِّهَدَ اَوْ فَعَلَ جُتِّهَدَ فَمَنْ فَعَلَ عَارِفًا لِمَا شَاعَ

یا فعل مجتہد میں مجتہد کی تقلید کرے قلمبند نہ تو کچھ درست ہی اور نہ مرتفع

وَلَا اِنْكَارَ عَلَيْهِ وَ فِي الْمُنَاجَاةِ لِلْبَيْضَاءِ كَوْنُ اَيِّ الزَّوْجِ

اور نہ کسی اعتراض اور نہ ہی کے منہاج میں ہی اگر زوج نے

لَفْظًا كُنَايَةً وَ رَأَتْهُ الْمَرْءُ تَحْصِرُهَا قَوْلُهُ الطَّلَبُ فِيهَا الْاَمْتِنَةُ

ایک لفظ کو کنایہ سمجھا اور عدوت ہی اس کو صریح سمجھا تو زوج کو حق طلب حاصل ہے اور عدوت کو حق التنازع

فَلَا يُجْعَلُ اِلَّا غَيْرَهَا قَائِدًا اِسْتَشْكَلَ رَجُلٌ شَاغِبِي

یہ وہ صورت اور کے سامنے پیش کریں قائم رہے ایک شخص شافعی مذہب نے

لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ عِبَارَتِي اَلَا نُوَ اَمْرًا فَاجْتَبَتْهُ بِاتِّحَالٍ لَّا اخْتِلَافَ

انوار کے مختلف عبارتوں پر اختلاف کیا سو میں اس کو اب جواب دیا میرے وہ اختلاف رفع ہوتا ہے

فِي كِتَابِ الْقَضَاءِ مِنْ كِتَابِ اَلْاَوَّلِ مَا حَاصِلًا اِذَا دَوْنَتْ هَذِهِ

انوار میں ہی کتاب القضاء میں تو اسے عبارت ہو چکا حاصل یہ ہوتا ہے حسب یہ

اَلْمَذْهَبُ جَا لِمَقْلَدٍ اَنْ يَنْتَقِلَ مِنْ مَذْهَبٍ جُتِّهَدَ اِلَى مَذْهَبٍ

غایت بون میں مذہب جو کسی کو تقلید جائز ہی کہ ایک مجتہد کے مذہب سے منتقل ہو کر دوسرے مجتہد کے مذہب میں چلا جائے

اٰخَرُ وَ كُنْ اَوْ قَدْ جُتِّهَدَ فِي بَعْضِ السُّاْئِلِ وَ اٰخَرُ فِي الْبَعْضِ

اور ایسی ہی اگر بعض مسائل میں ایک مجتہد کی تقلید کرے اور بعض اور مسائل میں دوسرے مجتہد کی

أَلَا تَحِثُّ لَوْ اخْتَارَ مِنْ كُلِّ مَذْهَبٍ لَاهُوانًا كَاخْتَفَى إِذَا افْتَصَحَ

یہاں تک کہ اگر ہر ایک مذہب میں سے سہل سہل اختیار کرے جیسے چھتے جب قصد کہلوانی

وَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ بِالشَّافِعِيِّ لِأَنَّهُ يَتَوَصَّلُ إِلَى الشَّافِعِيِّ مَسْرُوعًا

اور یہ چاہے کہ شافعی مذہب اپنی تاکہ وہ منکر ہے یا شافعی اپنی ستر مگاہ کو

أَوْ أَمْرًا وَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ بِالْحَنَفِيِّ لِأَنَّهُ يَتَوَصَّلُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنْ

یا عورت کو چھوئی اور یہ چاہے کہ حنفی مذہب الیلون تاکہ وہ منکر نہ ہو

الْمَسْئَلِ جَازَ هَذَا حَاصِلٌ كَلَامُ صَاحِبِ الْأَنْوَارِ فِي كِتَابِ الْقَضَاءِ

اور اس مسئلہ پر چنانچہ یہ پہلا خلاصہ انوار کے مصنف کی کلام کا کتاب القضا میں ہے

وَقَالَ فِي تَارِيخِ الْأَحْسَابِ لَعَدَا أَيْ الشَّافِعِيُّ شَافِعِيًّا تَشْرِبُ

اور یہ اب الاحساب میں کو تباہی اگر کوئی شافعی کسی شافعی کو دیکھے کہ پیغمبر شافعی

الَّذِينَ أَوَّلِيهِ بِلَاوَلِيٍّ وَيَطَّافِلُهُ أَنْ يُنْكِرَ مَا كَانَ عَلَى كُلِّ

یا بغیر ولی کے کلام کر دینی کر شافعی کو مسکرا جائے کہ اعتراف کرے کیونکہ ہر

مَقْلَبٍ إِنْ تَبَاعَ مَقْلَبُهُ وَيُعْطَى بِالْمُخَالَفَةِ وَكَوَرَأَى الشَّافِعِيُّ لِحَنَفِيٍّ

مقلوب اپنے مقلوب کا اتباع کرتا ہے اور مخالف میں کو نہ کارہوتا ہو اور اگر شافعی نے حنفی کو دیکھا

يَأْكُلُ الصَّبَا وَمُتْرُونَ السُّمِّيَّةِ عَمْدٌ فَكُلَهُ أَنْ يَقُولَ إِمَّا

کہ سو صبا کو یا مذہب مترون السومیۃ عدا کو کھاتا ہو تو اسکو لازم ہے کہ کہہ دے یا تو

أَنْ تَعْتَقِدَ أَنَّ الشَّافِعِيَّ أَوَّلِيَّ يَأْكُلُ تَبَاعَ وَإِمَّا أَنْ تَتْرَكَ هَذَا

یہ اتفاق دیکر کہ شافعی کے تابعیت اوسے ہے یا یہ کہنا ناچھوڑ دے

كَلَامُهُ فِي الْأَحْسَابِ بَيْنَ الْقَوْلَيْنِ اخْتِلَافٌ أَقُولُ وَحَلُّ

مصنف کا یہ کلام احساب میں جو اور ان دو قول میں اختلاف جو میں کہتا ہوں اور میں

الْإِخْتِلَافَ عِنْدِي وَاللَّهِ أَعْلَمُ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِهِ يُعْطَى بِالْمُخَالَفَةِ

عند میں میں اختلاف کا دفعہ اور اللہ حزب جانتا ہے ہوں ہی کہ اس قول یعنی بالمخالفتہ کے یہ معنی ہیں

أَنَّهُ يَعْصِي بِأَمْرٍ إِذَا عَزَمَ عَلَى تَقْلِيدٍ فِي جَمِيعِ الْمَسَائِلِ

کہ وہ مخالفت ہی جب تک کرے گا جو اس کے تقلید کا عزم تمام مسائل میں کرے

أَوْ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ ثُمَّ أَقْدَمَ عَلَى الْخِلَافِ قَهْرًا مَعْصِيَةً

یا اس خاص مسئلہ میں عزم کر کے پھر مخالفت کرنے لگے تو یہ بلا شک معصیت ہے

بِلَا شَكٍّ وَأَمَّا إِذَا قُلِدَ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ غَيْرُهُ فَذَلِكَ الْغَيْرُ

اور یہی وہ صورت کہ اس مسئلہ میں اور کا تقلید ہو

هُوَ مَقْلُودٌ وَكَمُخَالَفَةٍ أَوْ نَقُولُ الْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَّةُ مَبْنِيَّةٌ

دی یا اسکا متبع ہو اور اسکی مخالفت نہیں کے یا کہ یہ کہتے ہیں کہ دوسرے مسئلہ یعنی انوار کا

عَلَى قَوْلِ الْغَدَاوِيِّ وَتَرْخُصُهُ وَأَوَّلُ عَلَى قَوْلِ الْجُمْهُورِ فَإِنَّهُ

اہم کے اسکا ایک گروہ کے قول پر مبنی ہے اور پہلا مسئلہ جہت کے قول پر مبنی ہے

فَإِنْ حُلَّ هَذَا الْأَخْتِلَافُ فَكُضِبَ عَلَى بَعْضِ الْمُصَنِّفِينَ

کیونکہ اس اختلاف کا حل بعض مصنفین پر بیشک دشوار ہوا ہے

مَسْئَلَةٌ أَعْلَمَ أَنَّ تَقْلِيدَ الْمُجْتَهِدِ عَلَى وَجْهَيْنِ وَاجِبٌ

مسئلہ سمجھئے کہ مجتہد کی تقلید دو قسم کی ہے واجب و اجب اور

وَحَرَامٌ فَاحْدَهُمَا أَنْ يَكُونَ مِنْ اتِّبَاعِ الرِّوَايَةِ دَلَالَةً تَفْصِيلُهُ

حرام یا ایک تو یہ ہے کہ باعتبار دلالت کے روایت کا اتباع ہو اس کے تفصیل یہ ہے

أَنَّ الْكَاهِلَ بِالْكِتَابِ السَّنَةِ لَا يَسْتَطِيعُ بِنَفْسِهِ التَّتَعُّعُ

کہ جو شخص کتاب یا اور سنہ کو نہیں جانتا تو وہ بذات خود متعہ اور

لَا إِسْتِثْنَاءَ فَكَانَ وَظِيفَتُهُ أَنْ يُسَالَ فَقِيهًا مَا حَكَاهُ رَسُولُ

استثنا کی استطاعت نہیں کرتا یا اسکا یہ ہی وظیفہ ہے کہ فقہ سے پوچھ کر رسول اللہ

اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْئَلَةٍ كَذَا أَوْ كَذَا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلا فی ظانی مسئلہ میں کیا حکم فرمائی ہے

أَخْبَرْتُمْ عَنْهُ سَوَاءٌ كَانَ مَخُودًا مِنْ عَرِيضٍ لَوْحٍ مُسْتَبْطَلَةٍ

بتادی تو اس کا اجماع کری برابر ہے کہ صرف خاص سے لیا ہو یا اویسی استنباط کیا ہو

أَوْ قِيَاسًا عَلَى الْمَنْصُوصِ فَكُلُّ ذَلِكَ رَاجِعٌ إِلَى الرَّوَايَةِ عَنْهُ

یا منصوص پر قیاس کیا ہو یہ سب صورتیں حضرت صلعم کی روایت کی طرف

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوْكَالَةٌ وَهَكَذَا قَدْ اتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ

جمع کر کے ہیں اگرچہ دلالت ہمارے صحت پر تو تمام

عَلَى صَحِّحِهِ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ بَلِ الْأُمَمُ كُلُّهَا اتَّفَقَتْ عَلَى

امت کا ہر طبقہ بین القاتل سے ملکہ اور تمام امتیں اپنے اپنے شدائع میں

مُتَّفَعَةً فِي مَشَارِعِهِمْ وَأَمَّا هَذَا التَّقْلِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلُهُ

ایسی صورت پر متفق ہوں اور اس تقلید کا نشان یہ ہے کہ اس کا عمل

يَقُولُ الْمُجْتَهِدُ كَمَا لَمْ يَشْرُوطْ بِكَوْنِهِ مُوَافِقًا لِلْسُنَّةِ كَلَّا يَزَالُ

مجتہد کے قول پر مثال مشروط کی ہے کہ سنت کی موافق ہو سو ہمیشہ جہان تک ہو سکے

مُتَّخِصًا عَنِ السُّنَّةِ يَقْدَرُ الْأَمْكَانُ فَمَتَى ظَهَرَ حَدِيثٌ مُتَّخِصٌ

سنت کی تلاش میں ہے ہر جہاں ایسی حدیث مل جاوے گی کہ اس پر عمل کے مخالف ہو

قَوْلُهُ هَذَا أَخَذَ بِأَلْحَدِيثِ الْبَيْهَقِيِّ قَالَ الشَّافِعِيُّ

تو حدیث پر عمل کرے اور امام نے یہی اشارہ کیا ہے امام شافعی کہتے ہیں

إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهُبِي وَإِذَا رَأَيْتُمْ كَلَامًا مُخَالَفًا

جب حدیث صحیح ہو جاوے تو یہ مذہبِ امامی ہے اور جب کلام مخالف دیکھو

الْحَدِيثَ فَاعْمَلُوا بِأَلْحَدِيثِ أَضَرُّ لَكُمْ أَلَا مَحِي الْكَارِظُ وَقَالَ

کہ حدیث کی خلاف ہو تو حدیث پر عمل کرو اور میرا کلام دینا بہت مشکل ہے اور امام مالک کا قول ہے جو

مَا مِنْ حَدِيثٍ إِلَّا مَخُودٌ مِنْ كَلَامِهِ وَمَرْدُودٌ عَلَيْهِ إِلَّا سُوْرٌ

سو اپنی کلام سے ماحوذ ہو گا اور جو میرا کلام رد کیا جاوے گا

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو خَيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَا يَكْفِي

سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نہیں کہتے شخص

مَنْ لَمْ يَكْرِفْ دَلِيلِي أَنْ يُقْبَلَ بِكَ لَا مَنِي وَقَالَ أَحْمَدُ لَا تَقْلِدْنِي

میری دلیل سے واقف نہ ہو کہ میرا دلائل میں کس پر کلام کا فتویٰ دے اور امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میری تقلید نہ کرنا

وَلَا تَقْلِدَنَّ مَا لَكَ وَلَا غَيْرَهُ وَخُذْ أَحْكَامًا مِنْ حَيْثُ أَحَلَّ

اور نہ مالک کی تقلید کرنا اور نہ ائمہ کی اور احکام وہاں سے سے جہاں سے انہوں نے اسلامی

مِنْ الْكِتَابِ السُّنَّةِ أَلَوْجُهُ الثَّانِي أَنْ يُظَنَّ بِفَقِيهِ آتَهُ بَلَّغَ

کتاب اور سنت سے اور دوسری قسم یہی کہ کسی فقیر کے حق میں یہ گمان کرے کہ یہ

الْغَايَةِ الْقَصْوُ فَلَا يُمْكِنُ أَنْ يَخْطِئَ فَمَهْمَا بَلَغَهُ حَدِيثٌ

غایت درجہ کو پہنچ گیا ہے سو ممکن نہیں کہ یہ خطا کرے نہ جہت اور اس مقلد کو صحیح

صَحِيحٌ صَرِيحٌ يَخَالِفُ مَقَالِدَهُ لَمْ يَدْرِكْهُ أَوْ ظَنَّهُ أَنَّهُ لَمْ يَدْرِكْهُ

صحیح ایسی حدیث ملے کہ فقیر کا قول کے خلاف ہو تو قول کو نہ نہرے یا یہ خیال کریں جہاں اس کا مقلد ہو گیا

كَفَّهُ اللَّهُ مَقَالِدَهُ وَكَانَ كَالسَّفِيهِ الْحُجُورَ عَلَيْهِ فَإِنْ بَلَغَهُ

نہ پرستی میں اللہ کا حکم اسی کا قول ہے اور یہ مقلد آپ ہی جیسے بیوقوف ممنوع القوف بہرہ اگر اس کو

حَدَّثَ وَاسْتَبَقْنِ بَصِيحَهُ لَمْ يَقْبَلْهُ لَكُنْ ذِمَّتُهُ مَشْغُولَةٌ

حدیث پہنچا دی اور صحت کا یقین پہلے کرے تو یہی ناسے کیونکہ اس کا ذمہ

بِالتَّقْلِيدِ فَهَذَا اعْتِقَادُ فَاسِدٍ وَقَوْلُ كَاسِدٍ لَيْسَ لَهُ شَاهِدٌ

تقلید میں لگا ہوا ہے پس یہ اعتقاد فاسد ہی اور کہوے بات اس کا کوئی شاہد نہیں ہے

مَنْ النُّقْلُ وَالْعَقْلُ مَا كَانَ كَحَدِّ مِّنَ الْقُرُونِ السَّابِقَةِ

نہ نقل اور نہ عقل اور طبقات سابقہ میں سے کوئی نہ تھا

لِيُفْعَلَ ذَلِكَ وَقَدْ كَذَبَ فِي ظَنِّهِ مَنْ لَيْسَ بِمَعْصُومٍ مِّنْ

کہ ایسا کرنا ہو اور اپنی گمان کا ذوق میں خلا سے غیر معصوم کو

اَلْحَقُّ مَعْصُومًا حَقِيقَةً اَوْ مَعْصُومًا فِي حَقِّ الْعَمَلِ يَقُولُهُ وَ

حقیقہ معصوم یا در عمل پر عمل کرنے میں معصوم نہیں ہوتا اور اس کے

ظَنَّهُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی كَلَفَهُ يَقُولُهُ وَاَنْ ذِمَّتَهُ مَشْغُولَةٌ بِتَقْدِيرِ

گمان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا قتل ہے اور اس کا ذمہ اسی تقید میں لگا ہوا ہے

وَفِي مَوْتِهِ نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالٰی وَاَنَا عَلٰی اَنَارِهِمْ مُّقْتَدٌ وَّنَ وَهَلْ

ایسی ہی ہے جس میں یہ آیت اتری ہے اور ہم نہایت ان کے لیے رہیں اور کمال سے بقدر کے

كَانَ تَحْرِيفَاتُ الْمَكَلِّ الشَّيْءُ الْاَمِنْ هَذَا الْوَجْهَ مَسْئَلَةٌ

تحریفات اسی وجہ کے نہیں نہیں مسئلہ

اِخْتَلَفُوْا فِي الْفُتُوْى بِالرَّوَايَا الشَّاذَّةِ الْمُهْمِلَةِ فِي خُرَاطَةِ الرِّوَايَاتِ

روایات شاذہ متروکہ پر فتویٰ دینے میں اختلاف کیا ہے خرد اثر الروایات میں سہراجمہ میں سے

فِي الْمَسْرُوحَةِ لِمَا اُفْتُوْا عَلَيْهِ اَلْاِطْلَاقُ عَلَى قَوْلِ اَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ يَقُولُ

عمر بن الاطلاق فتویٰ امام ابو حنیفہ کے قول پر ہے

اَلْاَبُو يُوْسُفُ ثُمَّ يَقُولُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الشَّيْخُ ثُمَّ يَقُولُ اَبُو

ابو یوسف کی قول پر محمد بن الحسن شیبانی کے قول پر پھر امام زعفران بن

هَوَيْلٌ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ اَوْ قِيلَ اِذَا كَانَ الْوَحْفَةُ رَحَى جَانِبِ

نہیل اور حسن بن زید یا کہ کہے کہ اگر وہ خوف کے راسخ جانب

وَصَارَ حَاةً فِي جَانِبِ الْمُفْتِي بِالْخِلَافِ وَالْاَوَّلُ اَلْكَلْبُ اِذَا لَمْ يَكُنْ

ایک طرف ہو تو اور دونوں طرف تو ہفتے کو اختیار ہے اور اول بات اس میں ہے کہ

الْمُفْتِي مُجْتَمِعًا اِلَا نَهْ كَانَ اَعْلَمَ زَمَانَهُ حَتَّى قَالَ

مفتی مجتہد نہ ہو کہ نہ ابو حنیفہ اپنی زمانہ کے اعظم تھے یہاں تک کہ

الشَّافِعِيُّ النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ اَبُو حَنِيفَةَ فِي الْفُقَرَى فِي الْمَضْمَرَاتِ

امام شافعی کے کہ ہر شخص عیال میں امام ابو حنیفہ کی عیال میں مضمرات میں ہے

وَقِيلَ إِذَا كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ فِي جَانِبِ يُونُسَ فَقَالَ حَفْصُ جَانِبِ

اور کہی کہ آیتا ہی اگر امام ابو حنیفہ ایک طرف میرا امام ابو یوسف اور امام محمد ایک طرف

فَالْمَقْبَرَةُ بِأُخْبَارِ إِيَّاهُ أَخَذَ يَقُولُهُ وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ يَقُولُهُمَا

تو مسمیٰ کو اختیار رہے جانے ابو حنیفہ کا قول یا اختیار کرے اور اگر چاہے اولیٰ دونوں کا قول

وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمَا مَعَ ابْنِ حَنِيفَةَ يَأْخُذُ يَقُولُهُمَا أَلَيْسَ إِلَّا إِذَا

اور اگر اولیٰ دونوں میں سے کوئی سوا ابو حنیفہ کی ساتھ ہو تو قطعاً ان دونوں کا قول اختیار کرے ان کے

اصْطَلَحَ الْمَشَاحِجُ أَخَذَ يَقُولُ ذَلِكَ الْوَاحِدُ فَيَتَّبِعُ اصْطِلَاحَهُمْ

مشائخ نے دوسرے ایک کی قول میں صلحت ٹھہرا لی ہو تو انکی صلحت کا تابع ہو جاوے

كَمَا اخْتَارَ الْفَقِيهَةُ أَبُو اللَّيْثُ قَوْلَ زُفَرٍ فِي مَعْرِضِ الْمَرِيضِ لِلصَّلَاةِ

جیسے ابواللیث بن المہزیب کی قول کو مریض کی نماز کو پہلے بہا ہی میں اختیار کر رکھا ہے

أَنَّهُ يَقْعُدُ كَمَا يَقْعُدُ الْمُصَلِّي فِي التَّسْمِيَةِ كَنَّهُ أَيْسَرُ عَلَى الْمَرِيضِ

کہ مریض اسطورہ جیسے مصلیٰ تسمیہ میں بیٹھتا ہی اس لیے کہ مریض پر آسان ہے

وَإِنْ كَانَ قَوْلُ أَصْحَابِنَا أَنْ يَقْعُدَ الْمَرِيضُ فِي حَالِ لَقِيَمًا مَأْرُجًا

اگر ہماری اصحاب کا یہ قول ہے کہ مریض قیام کی حالت میں شتر

أَوْ حَتَّى يَكُونَ قَوْقَابِينَ الْقَعْدَةِ وَالْقَعْدَةُ الَّذِي هُوَ فِي حُلْمِ

اور کوئی مار کہیں تاکہ قعدہ اور قعود میں جو کہ قیام کے حکم میں ہے

الْقِيَامِ وَلَكِنْ هَذَا أَيْسَرُ عَلَى الْمَرِيضِ لَنَهْ كَمَا يَقْعُدُ هَذَا الْقَعْدَةُ

فرق یہی لیکن یہ طرز مریض پر دشوار ہے جو کہ یہ طرز مریض کی عادت نہیں ہے

وَكَذَلِكَ اخْتَارَ أَتَصَوِّمِينَ السَّاحِجُ إِذَا سَعَى إِلَى السُّلْطَانِ بِغَيْرِ

اور یہی ہی مشائخ نے چنا خود رمضان والیا اختیار کر رکھا ہے جبکہ بلا اجازت سلطان سے چل خوری ہے

إِذِنْ وَهَذَا قَوْلُ زُفَرٍ وَسَدَّ الْبَابَ لِسَعَا وَإِنْ كَانَ قَوْلُ

اور یہ امام زفر کا قول ہے تاکہ چل خوری کا باب بند ہو جاوی اور ہماری اصحاب کا یہ قول ہے

اور یہی ہی مشائخ نے چنا خود رمضان والیا اختیار کر رکھا ہے جبکہ بلا اجازت سلطان سے چل خوری ہے

أَصْحَابُنَا لَا يَجِبُ لِمَنْ كَانَ كَمْ تَلَفٌ عَلَيْهِ مَالًا وَنَجْوَى الْمَشَاخِرِ

کرمی پرفشان زمین آنا کیونکہ اسے کچھ مال تلف نہیں کر دیا اور شاخوں کو جانکڑی

أَنْ يَأْخُذَ بِالْقَوْلِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَمَلًا مُصْلِحًا فِي الزَّمَانِ

کیونکہ اسے ایک قول کا قول زمانہ مصلحت پر عمل کرنے کو اختیار کیا کر لینے قلمی

فِي الْقَنِينَةِ فِي بَابِ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْمُقْتَبِ مِنَ التَّوَادُّعِ قَالَ وَالْفَتْوَى

باب ما يتعلق بالفتوى من التوادع سے ہے کہتا ہے اور فتویٰ میں مسائل میں

فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالْقَضَاءِ عَلَى قَوْلِ ابْنِ يُونُسَ لَزِيَادَةَ تَجَرُّبِهِ وَفِي

جو قضائے متعلق ہیں ابویوسف کی قول پر ہے کیونکہ انکا تجربہ زیادہ تھا اور

لِلضَّمَرَاتِ وَلَا يَجُوزُ لِلْمُقْتَبِ أَنْ يُفْتَى بِبَعْضِ الْأَقْوِيلِ الْمَكْرُورَةِ

ضممرات میں ہے اور مفتی کرے جائز نہیں کہ بعضی اقوال مسترد کرے برہنہ صحت کیواسطی

عَجْرٌ مُنْفَعٌ كَانَ حَكْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَلَمْ وَاعِظٌ

فتویٰ دہوے کیونکہ اسکا ضرر دنیا اور آخرت میں کمال اور شامل ہے

بَلْ مَحْتَارٌ أَقْوِيلُ الْمُسْتَأْخِرِ وَاحْتِيَا هُمْ وَيَقْبَلُ بَسِيرَ السَّلَفِ

بلکہ محتار کے اقوال اور اس کے خوارات کو سخت ساری اور سلف کی حالات کی پیروی کرتے

وَيَكْتَفِي بِأَحْزَانِ الْفَضِيلَةِ وَالشَّرَفِ فِي الْقَنِينَةِ فِي كِتَابِ دَكِبِ

اور فضیلت اور شرف حاصل کرنے پر اکتفا کرے فقہی کتاب ادب

الْقَاضِي فِي بَابِ مَسَائِلَ مُتَفَرِّقَةٍ مَسْئَلَةُ الْمَسَائِلِ الَّتِي يَتَعَلَّقُ

القاضی کے باب مسائل متفرقہ میں ہے مسئلہ جو مسائل کے

بِالْقَضَاءِ وَالْفَتْوَى فِيهَا عَلَى قَوْلِ ابْنِ يُونُسَ لَا نَبْهَ

قضائے متعلق ہیں ابویوسف کے قول پر ہے کیونکہ ابویوسف کو

حَصَلَ لَهُ زِيَادَةُ عَلَيْهِ بِالتَّجَرُّبَةِ وَفِي عَمَلِهِ الْأَحْكَامُ مِنْ كَسْفِ

تجربہ کا علم بھرت زیادہ حاصل تھا کثرت الیزدی میں سے عمدہ الاحکام میں ہے

الْبَزْدُ وَنَحْنُ لَيْسَ نَحْبُ لِلْمُفْتَى الْأَخْذُ بِالْخَوَلِ تَنْبِيْهُرًا

مفتی کو سخت
بازواری کو اختیار ہے
تالواری کو اختیار ہے

الْعَوَالِ مِثْلُ التَّوْحِيْدِ بِمَا رُحِمَ بِهِ وَالْعَوَالِ قَوْلُ الْأَمَّا حَكَمَ

بیدار کے ہاں سے وکیل
اسیاب کا تون بہن
مدد ہیں

الطَّاهِرُ يَدُونِ الْأَصْلِ وَعَدَمُ الْإِحْتِرَازِ عَنْ طَائِفٍ شَرِّ

سماں کے تالو دار کے اور
سماں کے تالو دار کے اور
سماں کے تالو دار کے اور

فِي مَوْضِعٍ حَكَمُوا بِطَهَارَتِهِ فِيهِ وَلَا يَلِيقُ ذَلِكَ بِأَهْلِ الْعِلْمِ

طہارت کا یہاں
طہارت کا یہاں
طہارت کا یہاں

بَلْ الْأَخْذُ بِالْإِحْتِطَاطِ وَالْعَمَلُ بِالْغَرَمَةِ أَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الْقَنِينِ

بلکہ احتیاط اور غم
بلکہ احتیاط اور غم
بلکہ احتیاط اور غم

ثُمَّ يَنْبَغِي لِلْمُفْتَى أَنْ يُفْتِيَ النَّاسَ بِمَا هُوَ أَسْهَلُ

پھر مفتی کو چاہیے کہ لوگوں کو وہی فتویٰ دے جو آسان ہو

عَلَيْهِمْ كَمَا أَذْكُرُ الْبَزْدُ وَنَحْنُ فِي شَرْحِ الْحُكْمِ الصَّغِيرِ يَنْبَغِي

ایسا ہی بزدلی کے جامع سے شرح میں
ایسا ہی بزدلی کے جامع سے شرح میں
ایسا ہی بزدلی کے جامع سے شرح میں

لِلْمُفْتَى أَنْ يَأْخُذَ بِالْأَسْرِ فِي تَنْبِيْهِرٍ وَتَصَوُّرٍ فِي حَقِّ الضَّعْفَاءِ

مفتی کے حق میں آسان کو اختیار کرے علی الضعفاء میں
مفتی کے حق میں آسان کو اختیار کرے علی الضعفاء میں
مفتی کے حق میں آسان کو اختیار کرے علی الضعفاء میں

لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا يَلِي مُوسَى الْأَشْعَرِي وَمَعَا

رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام
رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام
رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ يَسِّرُ أَوْ لَا تَعْسِرُ أَوْ فِي حُدُودِ الْأَحْكَامِ

جب کہ اسے یمن بھیجا ہو یا نہ ہو
جب کہ اسے یمن بھیجا ہو یا نہ ہو
جب کہ اسے یمن بھیجا ہو یا نہ ہو

فِي كِتَابِ الْكَرَاهِيَةِ سُورُ الْكَلْبِ الْخَزِيرِ حَسُّ خِلَافًا

کتاب الکراہیہ میں ہے
کتاب الکراہیہ میں ہے
کتاب الکراہیہ میں ہے

لَمَّا لَكَ وَغَيْرِهِ وَكَوَأْتِي يَقُولُ وَاللَّهِ حَاوِي الْقَنْبَةِ فَقِيهِ

الک و غیرہ کے اور اگر مالک کو قول پہنچتی ہو تو حاکم نے فقہ میں ہے ایک فقہی

يَقِي مَذْهَبَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْلِبِ وَيُزَوِّجُ لِلزَّوْجِ الْأَوَّلِ

کو سعید ابن المسیب کے مذہب پر فتویٰ دیتا ہے اور مطلقہ ثلاثہ کا نکاح زوج اول سے کر دیتا ہے

بَقِيَتْ مُطْلَقَةٌ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ كَمَا كَانَ وَبَعِثُ الْفَقِيهِ

بقیہ مطلقہ ثلاثہ کی دوسری دوسری مطلقہ رہیگی اور فقہی کو تحریر دیا گی

وَفَقِيهِ مَحْتَالٌ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثَ وَيَلْخُذُ الرَّشِي بِذَلِكَ

اور ایک فقہی ہے کہ تین طلاق میں سے ایک کہہ کر تیسے اسپین اور رشوت لیتا ہے

وَيُزَوِّجُهَا لِلزَّوْجِ الْأَوَّلِ بِدُونِ دُخُولِ الْفَرْجِ لِيُصَحَّ النِّكَاحُ وَمَا

اور اس عورت کا نکاح بدون دخول زوجہ ثانی کے زوج اول سے کر دیتا ہے تاہم نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور اس

جَزَاءُ مَنْ يَقْعُلُ ذَلِكَ قَالُوا أَيْسَرُ وَيُعْجِلُ فِي الْفَتْوَا وَالْأَعْوَادِ

کہنے والی کے کہنا سہل ہے رہنے چاہیے اور اس کا لاکر کے نکال دیا جاوے سے فتادی اعتماد میں

مِنَ الْفَتْوَا وَالسَّمَرُ قَالُوا سَعِيدُ بْنُ الْمُسْلِبِ رَجُلٌ عَنْ

فتادی سمر قندی سے منقول ہے کہ سعید بن المسیب نے اسے اس سے

قَوْلُهُ أَنَّ دُخُولَ الْمُحْلِلِ لَيْسَ بَشَرْطٍ فِي الْخُلُقِ فَلَوْ قَضِيَ قَاضٍ

کہ عورت کی طہال کو کہ میں محلل داخل ہو تو شرط نہیں ہے رجوع کیا لیس اگر قاضی نے یہی حکم دیا ہے

لَا يَنْقُضُ نَهَاءً وَلَا وَكُوحَكْمِهِ فَقِيهِ لَا يَصِحُّ وَيُعْزَرُ الْفَقِيهِ

جو اس کا حکم جاری نہیں ہوگا اور اگر کوئی فقہی حکم دے تو صحیح نہیں ہوگا اور فقہی کو تعزیر دیا گیا

وَفِي الْحَقِّ نَشْرَحُ الْمُنْهَاجَ نَقْلُ الْكَلَامِ فِي الْأَحْجَاءِ عَلَى تَحْقِيقِهِ

اور شرح منہاج کی شرح میں ہے کہ کلام کے نقل احكام نقل کیا ہے

الْمُقْلِدُ بَيْنَ قَوْلِي سَامِيَهُ أَيْ عَلَى حَقِّهِ الْبَدَلُ لَا الْحُجْرُ إِذَا

کہ مقلد کو بھی نام کے رد قول میں استیسا ہے یعنی بطور بدل کے جتنا کہ جو بعد میں کے نہیں ہے وقت میں

لَمْ يَظْهَرِ تَجَمُّعُهُمْ أَحَدُهُمَا وَكَانَتْ أَرَادُ إِجْمَاعَ أُمَّةٍ مَذْهَبِهِ

کے اکتفا پر اس کی ترتیب سے ظاہر ہوا اور اس میں کہ اس نے اس کے اجماع سے مراد ہے

كَيْفَ وَمَقْتَضَى مِنْ هُنَا كَمَا قَالَ السَّيِّئُ مِنْهُ ذَلِكَ فِي الْقَضَا

کیونکہ یہی مراد ہے حالانکہ ہمارے مذہب کا مقتضا چنانچہ سیکے کہنا ہی قصار

وَأَلَّا فِتْنَةً دُونَ الْعَمَلِ لِنَفْسِهِ وَنِيَّةٍ تَجْمَعُ بَيْنَ قَوْلِ الْمَاوَرِئِيِّ

اور اکتفا پر اس کا مقتضا کہ اس میں عمل کرنا ہی نہیں ہوا اور یہی مراد ہے کہ اس میں موافقت ہو جاتی

بِحُجُوزٍ عِنْدَ تَأْوِيلِهِ الْعَوَالِي كَمَا يُجْزَى مِنْ أَدَاةٍ أَحْتِجَابًا وَلَا

ہے کہ ماری نزدیکی جائز ہے اور اسی نے اس کی معنی ہے جیسے کہ اس کا اجماع قبول ہو جاتا

إِلَى التَّسَاوِي هُمَا تَيْنِ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَى آيَاتِ شَأْنِ إِجْمَاعٍ وَقَوْلِ الْأَمَةِ

اور اس میں مساوات پیدا کر کے مقتضا ہے کہ بلا اجماع اور طرفین سے ہر جہ سے نماز ہو

مَعْتَمِدَةً إِنْ كَانَ فِي حُكْمَيْنِ مُتَضَادَّيْنِ كَأَمَّا بَابُ وَخَرَجٍ

امام کا قول یہی ہو کہ اجماع میں ہر جہ سے متضاد دو قولوں کو حکم متضاد یعنی مخالفت میں ہوں

بِحُجُوزٍ فِي مَحْذُوفٍ الْكُفَّارَةِ وَأَجْمَعُ السَّيِّئُ ذَلِكَ

جیسے وہ جو اس میں بخلاف اصل کا نام کفارہ کے اور سیکے نے یہی جاری کر دیا ہے

وَيُحْوَلُ فِي الْعَمَلِ بِحُجُوزٍ لَمْ يَكُنْ هَبْ لَا رُبْعًا أَيْ حُجُوزًا

اور اس میں بخلاف اصل کے عمل کے لئے اس کے تابع ہو گئے ہیں اس میں مستند ہیں

لِسَبْتِهِ لَمْ يَجُزْ تَقْلِيدًا وَجَمِيعُ شُرُوطِهِ عِنْدَ وَحَلِّ عَلَى

اس کی نسبت یہی ہے کہ اس میں جہ سے تقلید جائز ہو دی اور اس میں اس کے پاس ہر جہ میں عمل ہیں

ذَلِكَ قَوْلُ ابْنِ الصَّلَاةِ لَا يَجُزُّ تَقْلِيدُ غَيْرِ الْأَمَةِ إِلَّا رُبْعًا

اسی ہو اور ابن الصلاح کے یہ قول کہ ہر جہ میں امام کے جیسے تقلید جائز نہیں ہے

أَيْ فِي قَضَائِهِ وَفَاتَرِهِ وَمَحَلُّ ذَلِكَ وَغَايَةُ مِنْ صُورَةِ التَّقْلِيدِ

یعنی قصار اور فاتیہ پر اس میں عمل ہونا ہی اور اس کا انداز کے غیر کا عمل تقلید کی صورت میں نہیں ہے

وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمِ وَالْحُجُّمِ وَقَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

کونجا جم اور کجھم کا روزہ جاتا رہتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث

الْعُمِيَّةُ تُقْطَرُ الصَّائِمُ وَلَمْ يَعْرِفِ النَّسِيءَ وَلَا تَأْوِيلَهُ لَا كُفَّارَةَ

کو عُمیہ روزہ دار کا روزہ توڑ دیتی ہے اور وہ نسیء کو جاننا نہیں اور نہ اس کی تاویل جاننا جو کفارین کے

عَلَيْهِ عُنْدَهُ لَكَ ظَاهِرُ الْحَدِيثِ أَجِبَ الْعَمَلُ بِهِ خَلَا فَا

نزدیک اور کچھ کفارہ نہیں ہے کیونکہ ظاہر حدیث واجب العمل ہے

لَا يَحْدِثُ يُوسُفُ لَكِنَّهُ لَيْسَ لِلْعَلَمِيِّ الْعَمَلُ بِأَحْكَمِ نِثَاحِ عِلْمِهِ

ابو یوسف کو ظاہر ہی اسطیلے کہ کسی کو حدیث پر عمل کرنا نہیں چاہیے کیونکہ عامی

بِالنَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ امْرَأَةٌ أَوْ قَبْلَهَا يَشْتَرُوهُ أَوْ الْخَل

نسخ اور منسوخ کو نہیں جانتا اور اگر عورت کو چھو یا نہ ہو تو سی اس کا بوسہ لیا یا بوسہ دالا

فَقُلْنَا إِنَّ ذَٰلِكَ لَفُطْرٌ لَّمْ أَفْطَرَ عَلَيْهِ الْكُفَّارَةُ إِلَّا إِذَا اسْتَفْتَى

اور امان کیا کہ اس پر روزہ بھاریا پھر اظہار کر دیا تو اس پر کفارہ ہی دین اگر

فَقِيهَا فَأَقْبَتَا بِهَا الْفِطْرَ أَوْ بَلَغَهُ خَبَرٌ فِيهِ وَلَوْ تَوَيَّ الصُّومَ

کوئی فقیر سے چھوئے اور وہ افطار کا فتویٰ دے دی یا اس کا سن یا سن چھوئے اور اگر فوٹا ہو

قَبْلَ الْوَالِ لَمْ أَفْطَرَ لَمْ يَلْزَمَهُ الْكُفَّارَةُ عِنْدَ الْحِمْزِ حَذِيقَةُ

پہلے روزہ کی نیت کی پھر توڑ دیا تو اس پر کفارہ لازم نہیں ہے

خِلَافًا لِّمَا كَذَبَ فِي الْحَمِطِ وَقَدْ عَلِمَ مِنْ هَذَا أَنَّ مَلْهَبَ

صاحب پر کے برخلاف یہ کہ خط میں ہے اور اس سے خوب معلوم ہو گیا کہ عامی کا مذہب

الْعَلَمِيِّ قُتِيَ مُقْتَبِهِ وَفِيهِ أَيْضًا فِي بَابِ قَضَاءِ الْفَوَائِتِ

مقتبہ کا فتویٰ ہے اور اسی میں باب قضاء الفوائت میں

عِنْدَ قَوْلِهِ وَلَيْسَ قَطْرُ الصَّبَا لَوْ قَتَّ وَالشَّيْءُ إِنْ كَانَ عَاوِيًا

اس قول کے پاس اور وقت کی تنگی ہی اور پہل جالنے سے ساتھ ہو جاتی ہے بہر ہی اگر عامی ہے

عامی کا مذہب

عامی کا مذہب

لَيْسَ لَهُ مَذْهَبٌ مَعِينٌ فَمَنْ هَبْهُ فَتَوَى مُفْتِيَهُ كَمَا صَرَحُوا

اگر اسکا کوئی مذہب معین نہیں ہے پس اسکا مذہب فتویٰ کا فتویٰ ہے چنانچہ ان کے سب سے فتویٰ کر دی

يَهُ فَاَفْتَى حَقْفَى اَعَادَ الْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَاِنْ اَفْتَا لَا شَأْنَ فَعَمِي

سے پھر اگر حقیقی نے فتویٰ دیا تو عصر اور مغرب دونوں کو دہرایا اور اگر کس نے فتویٰ دیا

فَلَا يُعِيدُهَا وَلَا عَابَرَهُ بَرَّايَهُ وَاِنْ كُنْتَ تَفْتِي لِحَدٍّ وَصَادَقَ

تو دونوں کو نہ دہرایا اور اس کے اسی کا کچھ اعتراض نہیں ہے اور اگر کسی سے فتویٰ نہیں ہے

الْبَقِيَّةُ عَلَى مَنْ جَاهَدَ جَاهًا وَلَا اَعَادَهُ عَلَيْهِ اِنْ تَبَهَى

اور کسی نے جہاد کے مذہب کی طرف سے جہاد کیا تو اسکو کافر اور اسے اعادہ نہیں ہے تمام ہوا

وَفِي شَرْحِ الْمُنْهَاجِ الْبَيْهَقِيُّ وَلَا بِنِ اَمَامِ الْكَامِلَةِ فَاِذَا

اور بیہقاوی کی منہاج کی شرح امام کاملہ کی تصنیف میں ہے اگر

وَقَعَتْ لِعَامِلٍ حَادِثَةٌ فَاسْتَفْتَى فِيهَا فَجَاهَدَ اَوْ عَمِلَ فِيهَا

کسی عامی کی کوئی حادثہ پیش آئی تو اس نے اس کا فتویٰ سنی مجتہد سے فتویٰ پوچھا اور وہی مجتہد

يَقْتَوَى لَكَ الْمَجْتَهِدُ فَلَيْسَ لَهُ الْوَجُوعُ عَنْهُ اِلَى فَتَوَى غَيْرِهِ

فتویٰ کو عمل کر لیا تو اسکو اس فتویٰ سے دور ہے

فِي تِلْكَ الْحَادِثَةِ يَعْنِي سَائِلًا اِجَاءَ كَمَا نَقَلَهُ ابْنُ الْحَاجِبِ وَ

اسی حادثہ معین میں سوچ کر یا بالاجماع جائز نہیں ہے چنانچہ اسکو ابن الحاجب وغیرہ نے

غَيْرُهُ وَفِي مَجْمَعِ الْجَوَامِعِ اَلْخِلَافُ بَيْنَهُ وَاِنْ كَانَ قَبْلَ الْعَمَلِ فَقَالَ

لَقُلْ كَلِمَةً اَوْ جَمْعَ الْجَوَامِعِ میں ہے اس میں خلاف ہی اور اگر پہلے از عمل پر جمع ہو تو

النَّوَوِيُّ اَلْمُخْتَارُ مَا نَقَلَهُ اَلْخَطِيبُ وَغَيْرُهُ اَنَّهُ اِنْ كُنْ يَكُنْ

نوی کہتا ہے کہ مختار وہی ہے جو خطیب وغیرہ نے نقل کیا کہ اسکو زویان دہرایا

هَذَا مُفْتِيٌ اٰخَرُ لَوْ مَدَّ مَجْرَدُ فَتَوَى اَوْ اِنْ كُنْ كُنْ نَفْسُهُ

مفتی نہ تو اس پر فتویٰ دیتی ہی عمل لازم ہو جائیگا اگرچہ اسکی خاطر جمع ہو

وَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَجْرٌ لَهُ يَنْتَظِرْ أَفْتَاهُ ذَلِكَ أَنْ يُسْأَلَ

اگر ان آدمی معنی بود و نباشد شکر بی ای عمل لازم نہیں آتا اسلئے اگر انکو اختیار ہو کہ وہ آدمی ہو یا شی

غَيْرُهُ وَجَنِّدُ فَقَدْ مُخَالَفُهُ فَجِي فِيهِ الْجَلَّافُ فِي اخْتِلَا

ادب بشاید که بیاسی مخالف بودی بحر اسهین خلاف بودی که اختلافت

المفتين أما إذا وقعت الحادثة غير ذلك فلا قيمة أنه

المؤمنین میں ہے کہ اگر اس کو اور عبادتہ پیش آئے تو اس سے پہلے کہ اس کو اس کے لئے

تجوز له أن يستغفر فيها غيره من استغفاره في الحادثة
 عاينته في ذلك الحادثة من الاستغفار به إلى غيره من وجوهها

لَقَدْ نَزَّلْنَا آيَاتِنَا بِالْقُرْآنِ وَخُذُوا الْحَدَّ مِمَّا نَزَّلْنَا بِالْقُرْآنِ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلْنَا لَكُمُ آيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

الشکا و وضع الیہا ہر شیئی لہ فجب علی العاصمی ان یلزم
 یوحسب سے اور کیا اہم اسے نے قطع کیا ہے کہ عامی پر بہر واجب ہے کہ نوی

١٢٠

ایک حسین، ہر سال لاکھوں کرے اور جمع الجوامع میں یہ انتہائی کم ہے کہ ۳۰ روپے نہ ہو۔ افسوس کہ

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ الْبَاقِ

ہفت روزہ جس کے موافق دیگر گرفتار شدہ افراد کے بلکہ ایسا مذہب اختیار کرنے کے اس کے تقدیر پر اب

يعتقد في البحر أو مستو لغية لا مروجها وقال النووي

میں مادہ یاد دہی کے سنادی اشتقاق کے معنی میں اور لغوی کہتا ہے

الذي يقتضيه الدليل أنه لا يلزمه التمسك بذهب

گزشتہ سلسلہ کا اختتام لازماً ہے کہ اس کی کسی ترمیم کا مفید ہونا

بَلْ لَيْسَ غُيُوبٌ مِّنْ شَأْنٍ أَتَيْنَ مِنْ تَحْتِهَا إِلَٰهًا جَدُّوا إِلَهُ الْجَوِّ لَعَلَّ مِنْ شَيْءٍ

الحسن جابر نقوی رحمہ اللہ نے یہ کتابیں لکھ کر دنیا کی خدمت میں پیش کی ہیں۔

لمن يقدّر نفسه وأراد أن يمدح عبداً من عباده

ایسی اسانجاماس لکھی ہے کہ وہ زمین نیا اور بڑا ملک ہو گا۔

عَنْهُ عَلَى الْأَخْصَحِ وَفِي كِتَابِ نَبِيِّ رَسُلَانِ وَالشَّافِعِ

اعلم قول پر جانے ہے اور ابن ربیع کی کتاب زیارین ہے اور شافعی اور

مَالِكُ وَالْأَعْمَانُ وَاحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَكُثَيْبُ بْنُ عُثَيْمٍ

مالک اور ثمالی احمد بن حنبل اور کثیب بن عثمین اور

أَبُو حَنِيفَةَ فِي الْأَخْصَحِ وَفِي شَرْحِهِ غَابَةُ

ابو حنیفہ اور اخصح و فی شرحہ غایت الہامان

أَبُو بَكْرٍ أَيْ اخْتَلَفَ جَوَابُ مُجْتَهِدَيْنِ مُتَسَاوَيْنِ فَلَا صَحَّ

ابو بکر ای اختلاف جواب مجتہدین متساویین فلا صحیح

أَنَّ الْمُفْلِدَ أَنْ يَخْتَلِفَ يَقُولُ مَنْ شَاءَ مِنْهُمَا وَقَدْ عَرَفْنَا فِي

انہ کے قول کو مایہ کی جگہ سے اختلاف کر کے اور اس مسئلہ میں

الْخِطَابُ هَذَا الْمَسْئَلَةُ بَابُ وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَا مِنْ

جو خطاب یہ ہے مسئلہ چکاس باب اور یہ جو پہلے ذکر کیا ہی ایک امر

أَمْرَيْنِ الْأَمْرَيْنِ هُوَ الَّذِي مَشَى عَلَيْهِ جَمَاهِيرُ الْعُلَمَاءِ

دو امروں میں سے وہ ایسا ہی ہے جس پر جمہور علماء

مِنْ الْأَخْصَحِ بِالْمَذْهَبِ الْأَرْبَعَةِ وَفِيهِ أَمَّةُ الْمَذْهَبِ

مذہبہا سے ہے اور اہل مذہب کے ہیں اور مذہب کی اماموں نے اپنے مذاہب میں

أَخْبَاهُ بِهَذَا التَّكْلِيفِ عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّعْرَانِيُّ فِي الْيَوَاقِيتِ

بہمیت کی ہے یہ تکلیم عبد الوہاب الشعرائی یواقیات

وَأَجَابَهُ رَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَنْبَغِي

اور جوابا ہرگز نہ کہ امام ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے

لَنْ لَمْ يَجِدْ لِي أَنْ يَفْتِيَ بِكَلَامِي وَكَانَ إِذَا أَلْفَى يَقُولُ

جو کہ نہیں ملتا میرے لئے کہ میری فتویٰ دے اور کہتا ہے کہ

هَذَا رَأَى الثَّعْمَانُ ابْنُ ثَابِتٍ يَغْنَى نَفْسَهُ وَهُوَ أَحْسَنُ

کہہ دیا کرتے تھے تو ثعمان بن ثابت کی رائے پر اسی اپنے آپ کو اولیت تھے اور جو ہم سے ہر مسکا

مَا قَدَرْنَا عَلَيْهِ فَمَنْ جَاءَ بِأَحْسَنُ مِنْهُ فَهُوَ أَوْلَى بِالْخَلْقِ

اس میں بہتر ہے باہر جو شخص اسی بہتر سے دی پس وہ صواب ہے

وَكَانَ الْأَمَامُ مَالِكٌ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَمَا خُوذَ مِنْ

اور امام مالک کا یہ حال تھا کہ کہا کرتے تھے جو ہے سو اپنی کلام میں اخذ ہے

كَلَامِهِ وَمَرَدُّهُ عَلَيْهِ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور اس کا کلام قابل رد و کسے بجز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَاللَّهُ وَسَكَمٌ وَرَوَى الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ

اور حاکم اور بیہقی شافعی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ

كَانَ يَقُولُ إِذَا خَلَعْتُ الْحَدِيثَ فَهُوَ مَذْهَبِي وَفِي رُوَايَةٍ إِذَا

کہا کرتے تھے اگر حدیث پہنچا تو میرا مذہب دینا ہے اور ایک روایت میں ہے جب

رَأَيْتُمْ كَلَامِي يَخْلُفُ الْحَدِيثَ فَاعْمَلُوا بِأَلْحَدِيثِ أَخْرَجُوا

میری کلام کو دیکھو کہ حدیث سے مخالف ہی تو حدیث پر عمل کرو اور میری کلام کو

بِكَلامِي أَخْطِئُوا قَالَ يَوْمَئِذٍ يَبْزُكُ هَيْمَةَ تَقْلِيدِي

و میرا میرے ایک دو اور ایک دن مرنے سے کہا امی امیر اسیم ہر ایک بات میں

فِي كُلِّ مَا أَقُولُ وَالْظُّرْفُ ذَلِكَ لِنَفْسِكَ فَإِنَّهُ دِينٌ وَكَانَ

میری ہر بات میں اور اس میں اپنی جان میرے کلام کیونکہ یہ دین ہے اور شافعی

رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ لَا حُجَّةَ قَوْلِ أَحَدٍ دُونَ رَسُولِ اللَّهِ

رحمت اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ کسی قول میں محبت نہیں ہے سو امی رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كُنْتُ وَأُولَا فِي قِيَاسٍ فِي

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگرچہ کہنی حال اکثر سی ہوں اور کسی قیاس میں اور نہ

رحمہ اللہ

شَيْءٍ وَمَا تَنْتَظِرُونَ إِلَّا طَاعَةَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ بِالْتَّسْلِيمِ وَكَانَ لَكُمْ

کسی شخص پر نہ اور یہاں پر طاعت اللہ اور اس کے رسول کے تسلیم کرنا اور کچھ نہیں ہے اور امام

أَمْرٌ يَقُولُ لَيْسَ لَكُمْ مَعَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ كَلَامٌ وَقَالَ أَيْضًا

امام کہہ کر کہہ دے کہ تم کو اللہ اور اس کے ساتھ کسی کلام میں نہیں ہے اور ایک شخص سے یہی کہا

لِيُجِلَّ لَا تَقْلُدْ وَلَا تَقْلُدْ مَالِكًا وَلَا أُمًّا وَلَا زَاعِيًّا وَلَا

کہ میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالک کی اور نہ اُمّی کی اور نہ

الْمُخَنِّعِ وَلَا غَيْرَهُمْ وَخَلَّ الْأَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ أَخَذُوا مِنْ

مخنیع کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو نہ ان سے جہاں سے انہوں نے لے لیں

الْكِتَابِ السَّنَةِ أَنْتَهَى ثُمَّ نَقَلَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَظِيمَةٍ مِنْ عُلَمَاءِ

کتاب اور سنت سے تمام ہوا پھر اس نے علیٰ مذاہب میں سے ایک بڑے گروہ کا یہ حال

الْمَذَاهِبِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَجْعَلُونَ وَيَقْنُونَ بِالْمَذَاهِبِ مِنْ غَيْرِ

کہ وہ لوگ مذاہب کے مطابق عمل کرتے اور قنوی دیتے تھے کہ مذہب میں

الْإِزَامَ مَذْهَبٌ مَعَيْنٍ مِنْ زَمَنِ صَحَابِ الْمَذَاهِبِ إِلَى

الزمانہ نہیں تھا از باب مذاہب سے لے کر اب تک زمانہ تک کا

زَمَانِهِ عَلَى وَجْهِ يَقْتَضِي كَلَامُهُ أَنَّ ذَلِكَ أَمْرٌ كَمَا يَدُلُّ الْعُلَمَاءُ

ابو محمد نے نقل کیا کہ اس کے کلام سے لازم آتا ہے کہ علماء و متقدمین

عَلَيْهِ وَقَدْ يَمَّا وَحْدُنَا حَتَّى صَارَ بِمَنْزِلَةِ الْمُتَّفِقِ عَلَيْهِ

اور ساتھ میں یہی حال ہو رہی ہیں یہاں تک کہ یہاں متفق علیہ ہو گیا

فَصَارَ سَبِيلُ الْمُسْلِمِينَ الَّذِي لَا يَصِحُّ خِلَافُهُ وَلَا

اور مسلمانوں کا ایسا راستہ رہ گیا کہ اس کا خلاف صحیح نہیں ہے اور ہرگز

حَاجَةٌ بِنَا بَعْدَ مَا ذَكَرْنَا وَبَسَطَهُ إِلَى نَقْلِ الْأَقَاوِيلِ وَلَكِنْ

کیا ضرورت ہے کہ اس کے ذکر اور تفصیل کے بعد اقوال نقل کریں اور لیکن

لَا بَأْسَ أَنْ تَنْتَهِزَ بَعْضَ مَا كُنْتَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ

کچھ نہ نہیں ہے کہ جو کچھ ہو اسوقت یا دہی بھان کر دین

قَالَ الْبُغَوِيُّ فِي مَقْصِدِهِ تَرْجُحَ السُّنَّةِ وَالْإِثْمُ أَوْ رَدُّهُ

بغوی شرح السنہ کی ابتدا میں کہتا ہے اور میں نے جو اکثر بھان لیا ہی

بَلْ فَوْعَامَةً مُلْبِغٍ إِلَّا الْقَلِيلَ الَّذِي لَا حَرَّ لِي بِمَنْعِهِ مِنْ

بلکہ سب کا سب مجھ سے بھان کتا ہے مگر کچھ تو اس جو مجھ سے

الدَّلِيلُ فِي تَأْوِيلِ كَلَامِ مُحَمَّدٍ أَوْ أَيْضًا مُشْكِلٌ

کلام محمد کی تاویل میں یا مشکل کے واضح کرنے میں

تَرْجِيهِ قَوْلٍ عَلَى الْآخَرِ وَقَالَ فِي بَابِ الدُّعَاءِ الَّذِي يَسْتَفْتِيهِ الصَّلَاةُ

ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دینی میں اس کی دلیل سے ظاہر ہوا ہے اور اس دعا کے باب میں جس سے نماز شروع

بَعْدَ مَا ذَكَرَ التَّوْحِيهَ وَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَقَدْ رُوِيَ غَيْرُ

کر تین تہیں اور سب اہل اللہ کے ذکر کے بعد ماہر کہا ہی اور نماز

هَذَا مِنْ الذِّكْرِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فَهُوَ مِنْ اخْتِلَافِ الْمَذْهَبِ

شروع کرنے میں اور نماز میں ہی مردی ہیں سو یہ اختلاف مباح ہے

فِي بَابِهَا اسْتَفْتِيَهُ جَاوَزَ قَالَ فِي بَابِ امْرَأَةٍ لَا تَخْرُجُ إِلَّا مَعَ

نہیں جہن ماسی نماز شروع کر دینا جائز ہے اور ایک باب میں کہا ہے عورت مدینہ محرم کے سفر کو نہ جاوی

مُحَرَّمٌ وَهَذَا الْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا يَكْرَهُهَا الْحَجُّ إِذَا

اور یہ حدیث دلالت کرتے ہے کہ عورت پر حج فرض نہیں ہے جب صورت میں

كَرِهَتْ رَجُلًا إِذَا مُحَرَّمٌ مَعَهَا وَهُوَ قَوْلُ النَّخَعِيِّ وَالْحَسَنِ

کو کئی ایسا محرم و نہی کو اس حدیث کی ساتھ جاوی اور یہ ہی نخعی اور حسن نے بھی کہا ہے

الْبَصَرِ مُحَمَّدٌ قَالَ الثَّوْرِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَاقُ وَأَصْحَابُ الرَّايِ

اور یہ ہی ثوری اور احمد و اسحق اور اصحاب الراہی کہتے ہیں

عہ
نخعی و ثوری
جہن ماسی
نظر الیہ
وہی فرماتے

وَذَهَبَ فَعَمَّرَ إِلَى أَنَّهُ بَلَغَ مَهَا الْخُرُوجَ مَعَ جَمَاعَةِ النِّسَاءِ وَهُوَ

اور ایک قسم اس عزت گئی ہے کہ اس عورت کو جماعت عورتوں کے ساتھ جانا لازم ہے یہ

قَوْلُ مَالِكٍ الشَّافِعِيِّ وَالْأَوَّلُ أَوَّلِي بَظَاهِرِ الْحَدِيثِ قَالَ

امام مالک اور امام شافعی کا قول ہے اور ظاہر حدیث سے قول اول ادا ہے

الْبَغَوِيُّ فِي حَدِيثِ بَرِيعٍ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ

بغوی برویع و بنت و ابن کی حدیث میں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

عَلَيْهِ فَإِنْ كَانَ يَلْتَمِزُ حَدِيثَ بَرِيعٍ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ فَلَا حُجَّةَ

اگر برویع و بنت کی حدیث ثابت ہے

فِي قَوْلِ لَحْدُ دُونَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بجز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے قول میں

فَقَالَ مَرْثَةُ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَّافٍ وَمَرْثَةُ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ وَمَرْثَةُ عَنْ بَعْضِ

کہ مرنہ کہی کہنا ہے معقل بن یساف اور کہی معقل بن سنان سے اور کہی کسی شخص سے

الْأَشْجَعِ وَإِنْ كُنْتَ تَبْتَغِي فَلَا مَرَكَهَا وَلَهَا الْمِيزَانُ رَأَيْتَ هَلْ قَوْلُ

اور اگر وہ حدیث ثابت نہیں ہے تو اس کے لیے پھر نہیں ہے اور اس کے واسطے مرنہ

الْبَغَوِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ بَعْدَ حِكَايَةِ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ إِنْ كَانَ

ہے بغوی کا قول تمام مہیا اور حاکم بعد حکایت قول شافعی کے کہ اگر

يَلْتَمِزُ حَدِيثَ بَرِيعٍ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ فَلَا مَرَكَهَا وَلَهَا الْمِيزَانُ رَأَيْتَ هَلْ قَوْلُ

حدیث برویع و بنت و ابن کے صحیح ہونے تو میں اس کا قائل ہوتا کہتے ہیں

قَالَ لَوْ حَضَرْتُ الشَّافِعِي لَقُمْتُ عَلَى رُؤُوسِ أَصْحَابِهِ وَقُلْتُ

کہ اگر ایک استاد کہتا تھا کہ اگر میں شافعی کے بعد میں ہوتا تو اس کی رت گردن کا مجمع میں جا کر کہتا

قَدْ كَانَ أَحَدُ حَدِيثٍ فَقُلْتُ لَهُ رَأَيْتَ هَلْ قَوْلُ الْحَاكِمِ وَهَذَا تَوْقِيفٌ

کہ حدیث تو صحیح ہی ہے اس کا قائل ہوجا حاکم کا قول تمام ہو اور ایسی ہی

الشَّافِعِيُّ فِي تَحْدِيدِ بَرِيدَةِ الْأَسْكَمَةِ فِي أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ

الشافعی نے بریدہ اسلم کی حدیث میں جو نماز کے اوقات میں ہے وقت کی ہے

وَصَحَّ الْحَدِيثُ عِنْدَ مُسْلِمٍ فُوجِعَ جَمَاعَاتٌ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَ

اور یہ حدیث مسلم کے نزدیک صحیح ہے سو محدثین ان سے کئی جماعت نے رجوع کیا

هَلَكْنَا فِي الْعَصْفِ اسْتَدْرَكَ الْبَيْهَقِيُّ عَلَى الشَّافِعِيِّ

ایسی ہی معصفر کے مسلمین بیہقی نے شافعی پر

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو اسْتَدْرَكَ الْغَزَالِيَّ عَلَى الشَّافِعِيِّ فِي مُسْئَلَةٍ

عبداللہ بن عمر کے حدیث سے جو زندہ پڑا ہے اور غزالی نے شافعی کے لڑائی کی نجاست کے

لَمْ يَأْسَ لَمَّا رَأَى أَنَّ دُونَ الْقَلْتَيْنِ فِي كَلَامِهِ كَثِيرٌ مِّنْ كَوْنِ

مسلمین جب وہ قلتین سے کہتے ہو کلام طویل میں جو اجماع العلماء میں مذکور ہے

فِي الْأَحْيَاءِ وَالْمَيُتِّ وَحَدَّثَنَا أَن بَيْعَ الْعَاظِلَةِ حَازِلٌ عَلَى

خوردہ پڑا ہے اور نبوی کی ایک وجہ ہے کہ بیع معاظہ کے

خِلَافِ نَحْوِ الشَّافِعِيِّ وَاسْتَدْرَكَ الزَّحَّشِيُّ عَلَى

برخلاف نفع شافعی کے جائز ہے اور بعض مسائل میں زحشری نے

الْمُحْنِفَةِ فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ مِنْهَا قَالَ فِي آيَةِ التَّيْمَةِ

امام ابوحنیفہ پر خوردہ پڑا ہے ایک یہ کہ جو سورتہ فائدہ میں سے تیسیم کے

مِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ قَالَ الرَّبِّيُّ الصَّعِيدُ وَجِبَ الْأَرْضُ بِأَبَا

ابن مین کہل ہے راجع کنہا ہی سعید بن کاظم سے منقول ہے

كَانَ أَوْ غَيْرَ وَإِنْ كَانَ صَخْرًا لَا تُرَابٌ عَلَيْهِ فَلَوْ ضَرَبَ

پتھر اور ہو اگرچہ صاف بہت ہو کہ اس پر طیار ہو : پھر التیسیم نے اس پر

الْمَكْنُومَةُ بِهَا عَلَيْهِ وَسُحْكُنَ كَانَ ذَلِكَ طَهْرًا وَهُوَ مَذْهَبُ

ابن قاسم ہارا اور سحر کر لیا تو بیشک یہ بھی اسکا باطل کرنے والا ہے اور یہ ہے

ع
بیع معاظہ
کے
مذکور
ہے
اور
نبوی
کی
ایک
وجہ
ہے
کہ
بیع
معاظہ
کے

ابن حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو کہنے سے پہلے کہ یہ سورۃ المائدہ کی اس آیت میں

فَاْمْسِكُوْا وُجُوْہَكُمْ وَاٰیْدَیْكُمْ مِّنْهُ اَلَمْ یَعْزُبْ عَنْکُمْ مَّا یَدْرَکُوْنَ مِنْ شَیْءٍ مِّنْ دُوْنِ مَا فِیْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

پس سحر کرنا اپنی مومنوں پر اور کافروں پر اور ایمان سے بے نیکی کرنا ایمان سے اور ان کے چہرے میں

فِی الصُّحُفِ الَّذِیْ لَا تَرٰبَ عَلَیْہِمْ قُلُوْا اِنَّ مِنْ لَّا یَتَذَكَّرُ

کیونکہ صاف مرقا ہے جو ہر شے پر نہیں آتی یہ امر نہیں ہو سکتا میں جن دو لگا کہ فقہاء کہتے ہیں کہ منہ میں ہوا پتلا

الْغَایَةِ فَاِنْ قُلْتُ قَوْلُهُمْ اَلَمْ یَعْزُبْ عَنْکُمْ مَّا یَدْرَکُوْنَ مِنْ شَیْءٍ مِّنْ دُوْنِ مَا فِیْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

غایت کا ہے ہر اکر لے کہ فقہاء کا یہ قول کہ منہ ابتدا غایت کا ہی زبردستی کا قول ہے

وَلَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ قَوْلِ الْعَرَبِ مَسْحُوبٌ اَمِنْ الدُّهْنِ وَمِنْ

اور عرب کی اس حدیث سے صحت برآس منہ الدہن یعنی میں نے اس کے سر کو تیل لگا دیا اور

الدُّرَابِ مِنَ الْمَاءِ اَلَمْ یَعْزُبْ عَنْکُمْ مَّا یَدْرَکُوْنَ مِنْ شَیْءٍ مِّنْ دُوْنِ مَا فِیْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

میں نے لگا دی اور پانی لگا دیا تب بھی ہی کہنے سے سمجھتے ہیں آتے ہیں میں کہتا ہوں تو سچ کہتا ہے

وَالْاَزْعَانُ الْحَقُّ اَحَقُّ مِنَ الْمَرْءِ اَنْ یَّکْفِیْ کَلَامُهُ الرَّحْمٰنُ

اور سچ کا یقین کرنا آدمی کو سزاوارتر ہے زنجیری کا قول تمام ہوا

وَهٰذَا الْجَنْسُ مِنْ مَّا خَلَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی اَعْمَارِهِمْ لَا سَمَیْمًا

اور علماء کے ایسی ایسی عمریں ہیں اپنے امانوں پر علی الخصوص

مَّا خَلَقَ اَتِ الْمَحْدَثِیْنَ الْکَثْرُ مِنْ اَنْ یَّکْفِیْ قَدْ حَکَمَ اِلٰی شَیْءٍ

محمد بن کے مآخذ سے کثرت سے زیادہ ہیں اور بیشک میرے استاد شیخ

النَّشِیْءُ أَبُو طَاهِرٍ الشَّافِعِیُّ عَنْ شَيْخِهِ الشَّيْخِ حَسَنِ الْعَجْمِيِّ

شیخ ابو طاهر شافعی نے اپنی استاد شیخ حسن عجمی سے نقل مجوسی سلطان کی

اَحْفَیْ اَدَّہُ كَانَ یَاْمُرُنَا اَنْ لَا نُسَلِّدَ عَلٰی نِسَاءٍ نَافِیَ الْحَاسِتِ

کہ مجوسی نے فرمایا کہ ہم اپنی عورتوں پر قلیل نساہت کی بات ہیں

الْقَلْبِ لَوْ كَانَ الْحَجَّ الشَّدِيدُ يَا مُرْنَا أَنْ نَأْخُذَ فِي ذَلِكَ

سخت کہی کیا کریں کیونکہ شراعت حرج ہے اور یہ کہ فرماتے کہ اس میں

بَعْدَ هَبِ الْخَيْفَةِ فِي الْعَفْوِ عَادُونَ الدَّاهِيَةِ كَانَ شَيْخَنَا

ابن خیفہ کے مذہب پر درجہ سے کمترین عفو پر عمل کیا کریں اور ہماری اسناد میں

أَبُو طَاهِرٍ تَحْفِي هَذَا الْقَوْلَ وَيَقُولُ بِهِ فِي الْأَثَرِ وَالنَّاسِ

ابو طاہر اس قول کو پسند کرتے تھے اسناد کے قائل تھے انہار میں ہے اور

يَحْصُلُ أَهْلِيَّةُ الْأَجْتِهَادِ بِأَنْ يُعْلَمَ أَمْرًا أَوَّلَ كِتَابِ

اجتہاد کا استحقاق بدون علم کہی امور کی نہیں ہوتا اول قرآن مجید

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يُشَرِّطُ الْعِلْمَ بِجَمِيعِهِ بَلْ بِمَا يَتَعَلَّقُ بِالْأَحْكَامِ

اور یہ شرط نہیں ہے کہ ساری کتاب کا علم ہو بلکہ جس قدر احکام سے متعلق ہو کہتا ہے

وَلَا يُشَرِّطُ حِفْظَهُ بِظَهْرِ الْقَلْبِ الشَّافِعِيُّ سَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ

آورد دل میں یاد کر لینا شرط ہے دوسری رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْأَحْكَامِ وَلَا جَمِيعًا

صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث جس قدر احکام سے متعلق ہیں سب نہیں

وَيُشَرِّطُ أَنْ يُحْفَظَ فِيهِمَا الْخَاصُّ وَالْعَامُّ وَالْمُطْلَقُ وَ

اور یہ شرط ہے کہ قرآن اور حدیث دونوں میں سے خاص اور عام اور مطلق اور

الْمُقَيَّدُ وَالْمَجْمَلُ وَالْمُبِينُ وَالنَّاسِخُ وَالْمَنْسُوخُ وَمِنْ السُّنَنِ

مفید اور مجمل اور مبین اور ناسخ اور منسوخ کو بھی یاد رکھنا اور صرف حدیث میں سے

الْمُتَوَاتِرُ وَالْأَحَادُ وَالْمُرْسَلُ وَالْمُسْنَدُ وَالْمُتَّصِلُ وَالْمُنْقَطِعُ وَ

متواتر اور احاد اور مرسل اور مسند اور متصل اور منقطع کو اور

حَالِ الرِّوَاةِ جَرَحًا وَكَعْدًا يَلَا الثَّلَاثَ أَقَابِيلَ عَمَلَاءِ الصَّحَابِ

ما شمار حرج اور تعدیل کے راویوں کا حال جاننا چھ دوسری علماء صحابہ کے

فَمَنْ بَعْدَهُمْ أَجْمَاعًا وَاجْتِلَافًا الرَّابِعُ الْقِيَاسُ جَلِيلٌ وَخَفِيٌّ

اور ان کے بعد کی علماء کی گفتگو بحث اجماعی اور اختلافی جو تہی قیاس ہے اور قیاس ہے

وَيُمَيِّزُ الْعَجِيْبُ مِنَ الْفَاسِدِ الْخَامِسُ لِسَانُ الْعَرَبِ لُغَةٌ وَ

اور قیاس ہے اور قیاس کی تیسرے بلکہ چوتھین عربی زبان باعتبار لغت اور

أَعْرَابُ وَلَا يَشْتَرُطُ التَّحْقِيقُ فِي هَذَا الْعِلْمِ مِمَّا يَكْفِي مَعَهُ جَمَلٌ

اعراب کی اور ان علوم میں بشرط تہمین ہے بلکہ اس میں سے بھلا معرفت کافی ہے

مِنْهَا وَلَا حَاجَةَ أَنْ يَتَّبَعَ أَحَادِيثَ عَلَى تَفَرُّقِهَا بَلْ يَكْفِي أَنْ

اور یہ حاجت نہیں کہ متفرق احادیث کو تلاش کرتا ہو بلکہ انا کافی ہے کہ

يَكُونَ لَهُ أَصْلٌ مُطَهَّرٌ يَجْمَعُ أَحَادِيثَ الْأَحْكَامِ وَكُسْنِ التَّوَكُّلِ

اس کے پاس کوئی اصل الاجماع حکامی احادیث کی محنت کی موجود ہو جسے سنن شری

وَالنَّسَائِيَّ وَغَيْرَهُمَا كَانِي دَاوُدَ وَلَا يَشْتَرُطُ ضَبْطُ جَمِيعِ

اور سنن نسائی اور ابی داؤد سوا جیسی سنن ابی داؤد اور نہ یہ شرط ہے کہ اجماع

مَوَاضِعِ الْأَجْمَاعِ وَالْاجْتِلَافِ بَلْ يَكْفِي أَنْ يَعْرِفَ فِي

اور اختلافات کے تمام مواضع ضبط کرے بلکہ انا کافی ہے کہ جس

الْمَسْئَلَةِ الَّتِي يَقْضِي فِيهَا أَنْ قَوْلُهُ لَا يَخَالِفُ الْأَجْمَاعَ

مسئلہ میں حکم دیتا ہے یہ سمجھ کے کہ ہر اہل اجماع کے مخالف نہیں ہے

بَلَى يَعْلَمُ أَنَّهُ وَافِقٌ لِبَعْضِ الْمُتَقَدِّمِينَ أَوْ يُغْلِبُ عَلَى

اسطرح بعضی جان لیدی کہ ہر اہل بعض متقدمین کے موافق ہے یا بظن غالب

ظَنَّهُ أَنَّهُ لَمْ يَكْمُلْ أَوْ كُنْ فِيهَا بَلْ تَوَلَّدَتْ فِي عَصْرِهِ

یہ معلوم ہو کہ متقدمین نے اس میں گفتگو نہیں کی بلکہ اسی زمانہ میں حادث ہوا ہے

وَكُلُّ مَعْرُوفَةِ النَّاسِ وَالْمُنْتَسَخِ وَكُلُّ حَدِيثٍ أَجْمَعَ السَّكْفِ

اور ایسی ہی منسوخ اور منسوخ کی آگاہی اور جس حدیث کو سلف نے بالا جماع مان لیا ہو

عَلَيْ قَبُولِهِ أَوْ تَوَلَّيَتْ أَهْلِيَّةَ رَوَاتِهِ وَلَا لِحُجَّتِهِ إِلَى الْحُجَّتِ

یا دوسری راویوں کے اہلیت متنازعہ ہو رہی ہو تو ان کے راویوں کے

عَنْ عَدْلِ الْفُرُوقِ وَمَا عَدَا ذَلِكَ يَحْتَجُّ عَنْ عَدْلِ الْفُرُوقِ

عدالت میں بحث کرنے کے لیے جو حاجت نہیں ہو اور اس کے علاوہ حدیث کے راویوں کی عدالت میں بحث کی جاوے

وَأَجْتَمَعَ هَذَا الْعُلُومُ إِنَّمَا اشْتَرَطَ فِي الْمُجْتَمِعِ الْمَطْلُوعِ الَّذِي

اور ان علوم کا اجتماع ہونا جو شرط پڑھا ہے تو اس مجتہد مطلق میں ہے کہ

يُفْتِي فِي جَمِيعِ أَوْدَابِ الشَّرْعِ وَشُجُورِ أَنْ يَكُونَ مُجْتَمِعًا رَافِعًا

تمام شرعی اوداب میں فتویٰ دے سکے اور جائز ہے کہ کسی باب میں

بَابٌ وَنَبَابٌ مِنْ شَرْطِ الْأُجْتِهَادِ مَعْرِفَةُ أَصُولِ الْأَعْتِقَادِ

مجتہد ہر کسی میں نہیں اور اعتقادی اصول کے آگاہی اجتہاد کی شرط ہے

قَالَ الْغَزَالِيُّ وَلَا يَشْرُطُ مَعْرِفَتُهُ عَلَى طُرُقِ الْمُتَكَلِّمِينَ

غزالی کہتا ہے متکلمین کی معرفت کے ساتھ شرط نہیں ہے

بِأَدْلَتِهَا الَّتِي شُجُورُ نَوَافِلِهَا وَمَنْ لَا يَقْبَلُ شُكَّادَهُ مِنْ التَّكْبِيرِ

جو دلائل کہ وہ تحریر کرتے ہیں اور بدعتوں میں سے جسکی شکیادہ مقبول نہیں ہوتی

لَا يَحْتَاجُ تَقْلِيدَ الْقَضَاءِ وَكَذَا تَقْلِيدُ مَنْ لَا يَقُولُ بِالْإِجْمَاعِ

اور کسی قاضی کو نہ صحت نہیں ہے اور ایسا ہی رسمہ کا قاضی کرنا جو اجماع کا قائل نہ ہو

كَالْخَارِجِ أَوْ بِحُكْمِ الْأَحَادِ كَالْقَدَرِيَّةِ أَوْ بِالْقِيَاسِ

جیسے خارجی لوگ یا احادیث کا قائل نہ ہو جیسے قدریہ یا قیاس کا قائل دوسرے

كَالشَّيْعَةِ وَفِي الْأَنْوَارِ أَيْضًا وَلَا يَشْرُطُ أَنْ يَكُونَ لِلْمُجْتَمِعِ

جیسے شیعیہ اندر ہی انوار میں ہے اور یہ شرط نہیں کہ مجتہد کا

مَذْهَبٌ مُكُونٌ وَإِذَا دُونُ الْمَذْهَبِ جَازٍ لِلْمُقِلِّدِ

مذہب مذکور ہی ہو کر ہے اور جب مذہب مدقن ہو جائے تو مقلد کو جائز ہے

يَتَقَلُّ مِنْ مِثْلِهِ عِنْدَ الْأَصُولِيِّينَ إِنْ عَمِلَ بِهِ فِي

اگر کسی کو کسی حدیث میں جہاد اور اصولیین کے نزدیک اگر کسی حدیث میں

حَادِثَةٌ فَلَا يَجُوزُ فِيهَا جُوزٌ فِي غَيْرِهَا وَإِنْ كُنْهُ عَمَلُ جَانِ

عمل اگر حکایت تو اس کو زمین انتقال جائز نہیں اور حدیث میں جائز ہو اور اگر ایسے عمل نہیں کیا

فِيهَا وَفِي غَيْرِهَا وَلَوْ قُلِدَ مُحْتَمِدٌ فِي مَسَائِلٍ أُخْرَى مُسْتَأْنَفٍ

تو اس میں اگر وہ حدیث میں اگر بعض مسائل میں ایک مجتہد کی تقلید اور دوسرے مجتہد اور مسائل میں تقلید کی تو جائز ہو

جَانِ عِنْدَ الْأَصُولِيِّينَ لِيَجُوزَ لَوْ أَنَّهَا مِنْ كُلِّ مَنَ هَبْ

اور اصول والوں کی نزدیک جائز نہیں ہے اور اگر ہندوستان سے سہل پہل چھوٹ

قَالَ أَبُو اسْحَاقَ يَفْسُقُ وَقَالَ ابْنُ هُرَيْرَةَ لَا وَرَحْمَةُ فِي

لیا تو اسحاق کو تباہی دے فاسق ہی اور ابن ابی ہریرہ کہنا ہی فاسق نہیں ہوتا اور

بَعْضُ الشُّرُوحِ فِي الْأَنْوَارِ أَيْضًا الْمُنْتَسِبُونَ إِلَى مَذْهَبِ

بعض شرحوں میں اسکو ترجیح دی ہے اور یہی انوار میں ہے منتسب کو مذہب

الشَّافِعِيِّ وَالْإِسْمَاعِيلِيِّ وَاحِدٌ مِنْ أَهْلِ أَحَدِهَا

شافعی اور اسماعیلی اور مالک اور احمد کے لیے قسم ہیں

الْعَوَامُّ وَتَقْلِيدُهُمْ لِلشَّافِعِيِّ مَتَّفَعٌ عَلَى تَقْلِيدِ السُّنَنِ

ایک عوام اور انکی تقلید شافعی کی تقلید پر متفق ہے متفق ہے

الْثَّانِي الْبَاقُونَ إِلَى تَبَةِ الْأَجْتِهَادِ وَالْمُحْتَمِدِ لَا يَقْدَرُ

دوسری قسم جو اجتہاد کی تہ کو چاہتے ہیں اور مجتہد ہو کر مجتہد کی تقلید نہیں کیا کرتا

مُحْتَمِدٌ أَوْ لَا يَنْتَسِبُونَ إِلَيْهِ جُوزُهُ عَلَى طَرِيقِهِ فِي

اور منتسب اس واسطے کہلاتے ہیں کہ اجتہاد میں

الْأَجْتِهَادِ وَاسْتِعْمَالِ الْأَدِلَّةِ وَتَلْيُكُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ

اور اہل کی استعمال میں اور بعض کو بعض پر ترجیح دینی میں اسکی طریقہ پر ملتے ہیں

الثالث المتوسطون وهم الذين لم يبلغوا رتبة الاجرة

ملیسری قسم درمیانے لوگ یہ وہ ہوتے ہیں کہ اجتہاد کا رتبہ تو نہیں پاتے

لَكِنَّهُمْ قَفُوعٌ عَلَىٰ أَصُولِ الْأَمْرِ وَمَكْنُوعُونَ مِنْ فَيَاسٍ مَا لَمْ

پردہ امام کے اصول سے وقف ہو جاتے ہیں اور یہ قدرت ہو جاتے ہی

يَجِدُوهَا مُنْصُوصًا عَلَى مَا نَصَّ عَلَيْهِ وَهِيَ لَا مُقْلَدُونَ

کہ جو مسئلہ منصوص نہیں ہے اسکو منصوص ہے قیاس کر لیتی ہیں اور یہ ہی گروہ اس کے مقلد ہو رہے ہیں

لَهُ وَكَانَ آمَنٌ يَأْخُذُ بِقَوْلِهِمْ مِنَ الْعَوَامِّ وَالْمَشْهُورِ اهْتَمُّ

اور ایسی ہی عوام میں مسی جو لوگ ائمہ کے قول پر عمل کرتے ہیں اور مشہود یہ ہے کہ ایسے شخص

لَا يُقِلُّونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَأَنَّهُمْ مُّقِلُّونَ وَقَالَ أَبُو

خود مقتدا نہیں ہوتے وہ کیونکہ آپ مقلد موسیٰ ہیں اور الہ

الْفَيْحُ الْهَرَوِيُّ وَهُوَ مِنْ تِلْكَ الْأُمَمِ مَذْهَبُ عَائِمَةٍ

الفتیہ ہر دمی امام کے شاگردوں میں کا کہنا ہے

الاصحاب في الأصول أن العاصي لا مذهب له فإن وجد

اصول میں یہ بھی کہ عاصی کا کوئی مذہب نہیں ہی اگر اس نے کوئی مجتہد پایا تو اس کے

اصول دین یہی کرامی کا لوی مذہب نہیں ہی اگر اس نے کئی مجتہد بنا لیے اور کئی

بِحُكْمِهِ أَقْلِدْ وَأَنْ لَمْ يَجِبْ لَوْ وَجَدَ مَسْحَرًا فِي مَ...

تعلیم کے ادراک کے بعد نہ پا کر میں نے المذہب یا
جہلم اقلہ وان لہ تجلہ ووجد سحر اخی مذہب

[Handwritten musical notation]

فَلَوْلَا فَاتَهُ يُفْتِيهِ عَلَى مَذْهَبِ نَفْسِهِ وَهَذَا الصَّرِيحُ بِكَانَهُ

مقلد ہو گیا وہ کبھی نہیں ہے اس لئے ہر مذہب کا نفع دیکھ کر ہی

مقلد ہو گیا وہ منہ پر ہے اس کے ذریعے تو کہ دوسری گا اور یہ اس کی نصیحت

يقول المبحر في نفسه والمرجى عند الفقهاء ان العاري

یقلید سجری نفسہ و مخرج عبد القہار ان العاری
 کہ مسیح نے یہ عقیدہ اپناتھا ہے اور قول میں فقہا کے نزدیک یہ کہ عاری

[illegible]

المنسب إلى مذهب كذا مذهب ولا يجوز كذا مخالفته ولو

جو کہ ہر طرف منتشر ہو رہا ہے تو مابقی اور اسکواش میپ کی مخالفت جائز نہیں ہوتے

لَمْ يَكُنْ مُنْتَسِبًا إِلَى مَذْهَبٍ فَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَتَخَيَّرَ

اور اگر وہ کسی مذہب سے منسوب نہ ہو تو کیا اس کو جائز ہے کہ پسند کرے

وَيَتَقَلَّدَ أَيْ مَذْهَبًا شَاءَ فِيهِ خِلَافٌ لِمَذْهَبِي عَلَى أَتِّهِ

جو مذہب کا چاہے مقلد ہو جاویں اس میں اختلاف اس مذہب سے ہے

بَلْزِمُهُ التَّقْلِيدُ بِمَذْهَبِ عَيْنٍ أَمْ لَا فَيَقُولُ وَجْهَانِ قَالَ

کہ عاقل کو کسی مذہب معین کے تقلید لازم ہے یا نہیں اس میں دو وجہ ہیں

التَّوَقُّؤُ وَالَّذِي يَقْتَضِيهِ الدَّلِيلُ أَنَّهُ لَا يَزِمُهُ بَلْ يَسْتَفِيدُ

اوردی کہ تمہارے دلیل کا تقاضا تو یہ ہے کہ تعین لازم نہیں ہے بلکہ

مَنْ شَاءَ وَمَنْ اتَّفَقَ لَكِنْ مِنْ غَيْرِ تَقَطُّعٍ لِلرَّخْصِ فِي

جس سے چاہے اور جس سے اتفاق ہے فتویٰ پر چھوڑ کر سہل سہل نہ دیکھو لڑا کرے

كِتَابِ دَاوِدَ الْقَاضِي مِنْ فِتْحِ الْقَدِيرِ وَاعْلَمْ أَنَّ مَا ذَكَرُوهُ

فتح القدیر کے کتاب داب القاضی میں ہے اور سمجھ لے کہ مصنف نے

الْمُصَنِّفُ فِي الْقَاضِي ذَكَرَ فِي الْمَقْصِدِ فَلَا يَفْقَهُ إِلَّا الْمُجْتَهِدَ

جو جو قاضی کے حق میں ذکر کیا ہے وہی مقصد کا جو میں ذکر کیا ہے سو مجتہد کا سوا اور لوگ فتویٰ نہ دیکھتے ہیں

وَقَدْ اسْتَقَرَّ أَيْ الْأَصُولِيَّةَيْنِ عَلَى أَنَّ الْمَقْصِدَ هُوَ الْمُجْتَهِدُ

اور چونکہ اصولیوں کی راہی اس مذہب پر مقرر ہے کہ مقصدی مجتہد ہی ہوتا ہے

فَمَا غَيْرُ الْمُجْتَهِدِ مَنْ يَحْفَظُ أَقْوَالَ الْمُجْتَهِدِ فَلَيْسَ بِمَقْصِدِ

اور غیر مجتہد کہ مجتہد کے مسائل یاد رکھتا ہو سو مقصدی نہیں ہوتا

وَالْوَاجِبُ حَكْمُهُ إِذَا اسْتَسْلَ أَنْ يَذَّكَرَ قَوْلَ الْمُجْتَهِدِ عَلَى طَرِيقِ

اور اس میں یہ ہی واجب ہے کہ اس کے قول کو مجتہد کے طریقہ کے طور

الْحِكَايَةِ كَأَنِّي خَرِيفَةٌ عَلَى جِهَةِ الْحِكَايَةِ فَعَرُفٌ أَنَّ مَا كُنْتُ فِي

حکایت کی بیان کر رہی جیسا پرستیدگی حکایت میں معلوم ہوا کہ جو بیماری

وَمَا نَرَا مِنْ قُتُولٍ لِمَوْجُودٍ لَيْسَ يَقْتُولِي بَلْ هُوَ نَقْلٌ كَلَامٍ نَفِيٍّ

زمانہ میں حال کے مقتول کا قتل ہوتا ہے وہ قتل نہیں ہے بلکہ مقتول کے کلام کا نقل کرنا ہے

لِيَأْخُذَ بِهِ الْمُسْتَفْتَى وَطَرَفُ نَقْلِهِ كَذَلِكَ عَنِ الْمُجْتَهِدِ

تا کہ یہ دیکھنے والا اور سیر عمل کرے اور مجتہد بھی بطور حکایت نقل کرنے کا طریقہ

أَحَدُ أَمْرَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ سَنَدٌ فِيهِ إِلَيْهِ أَوْ يَأْخُذَ مِنْ كِتَابٍ

دو میں سے ایک امر ہے یا تو اس کے پاس اس مجتہد کی طرف کے اس سلسلہ میں سند ہو یا

مَعْرُوفٌ تَدَاوُلَتْهُ أَيْدِي نَحْوِ كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَ

مشہور و معروف سے کیوں جو دست بدست چلائی جیسے محمد بن حسن کی کتاب میں اور

نَحْوَهَا مِنْ التَّحْقِيقِ نَيْفِ الْمَشْهُورَةِ لِلْمُجْتَهِدِ لَوْلَا تِلْكَ بِمَنْزِلَةِ

اوپر کی مانند اور محققوں کی مشہور تصنیفات کیونکہ چھ کتب بمنزلہ اوپر کے

الْخَيْرِ الْمُنَوَّرِ عَنْهُمْ أَوِ الْمَشْهُورِ هَكَذَا ذَكَرَ الرَّازِيُّ فَعَلَى هَذَا

خیر متواتر کے یا خیر مشہور کے ہیں ایسا ہی رازی نے ذکر کیا ہے اس بیان کی جواز

لَوْ وَجَدَ بَعْضُ شَيْخِ النَّوَادِرِ فِي زَمَانِنَا لَا يَجِلُّ رَفْعُ مَا فِيهَا

اگر بعض نے نہایت کمال میں اس زمانہ میں نواذیر کے سامع کو امام محمد کی طرف منسوب کرنا

إِلَى مُحَمَّدٍ وَلَا إِلَى أَبِي يُوسُفَ لَا تَهْلِكُ تَشْتَمُ فِي عَصْرِنَا فِي

عصر میں نہ ہو اور نہ ابو یوسف کی طرف کیونکہ یہ بھی کتاب میں ہمارے زمانہ میں ہمارے ملک میں

دِيَارِنَا وَلَمْ تَدَاوُلْ نَعْمَ إِذَا وَجَدَ الثَّقَلُ عَنِ النَّوَادِرِ مَثَلًا

مشہور نہیں ہو پھر اور ہم میں رواج پڑا ان ذکر کوئی ان ہی کتابوں کا مسئلہ

فِي كِتَابِ مَشْهُورٍ مَعْرُوفٍ كَالْهَدَايَةِ وَالْمَبْسُوطِ كَانَ ذَلِكَ

مشہور و معروف کتاب میں ہمارے مثلاً ہدایہ اور مبسوط کتاب

تَعْوِيلًا عَلَى ذَلِكَ الْكِتَابِ فَلَوْ كَانَ حَافِظًا لِلْأَقَاوِيلِ

اوس کتاب پر اعتماد ہو گا پس اگر وہ محقق مجتہدین کے مختلف اقوال کا

الْمُخْتَلَفَةُ لِلْمُجْتَهِدِينَ وَلَا يَعْرِفُ الْحُجَّةَ وَلَا قَدْرَ كَلِّهِ عَلَى الْاجْتِهَادِ

ما فہم جو اور حجت کو نہ جانتا ہو اور نہ اس کے اتنی قدرت ہے کہ اجتہاد کرے

لِلرَّجِيحِ لَا يَقْطَعُ يَقُولُ مِنْهَا وَيَقْبَعُ فِي بَلِّ يَحْكُمُ الْمُسْتَفْتَى

بہتر ہوا کرے قائل احوال میں سے کسی قول کو قطع نہ کرے اور نہ اس کو فتویٰ دیوے بلکہ مسائل کا مثل سب سے

فِيخْتَارُ الْمُسْتَفْتَى مَا يَقَعُ فِي قَلْبِهِ أَنَّهُ الْأَصَوْبُ ذَكَرَهُ فِي

کردی یہ مسائل جو اس کو دیکھا صواب معلوم ہوتا ہو اختیار کرے پھر فقیر بعض جواب میں مذکور ہے اور میری ماضی میں

بَعْضُ الْجَوَامِعِ وَعِنْدِي أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حِكَايَةُ كُلِّهَا بَلْ

چاہیے کہ اوپر تمام اقوال کا بیان کرے اور جب نہیں ہے بلکہ اس کو انسانی کافی ہے کہ وہ میں سے کوئی ایک قول بیان کر دے

يَكْفِيهِ أَنْ يَحْكِيَ قَوْلَهُ مِنْهَا فَإِنَّ الْمَقْلَدَ لَهُ أَنْ يَقْلِدَ أَيَّ مُجْتَهِدٍ شَاءَ

کہ نہ کہ تقلید کو تو اختیار ہے جس مجتہد کی چاہے تقلید کرے

فَإِذَا ذَكَرَ أَحَدُهَا فَقْلَدَهُ حَصَلَ الْمَقْصُودُ نَعَمْ لَا يَقْطَعُ عَلَيْهِ

پس جب اس نے ایک قول بیان کر دیا اور اسے تقلید کر لی تو مطلب حاصل ہو گا اور اس پر قطع نہ کرے

فَيَقُولُ جَوَابُ مُسْئَلَتِكَ كَذَا بَلْ يَقُولُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ حُكْمٌ

کہ پوچھے تیرے مسئلہ کا جواب یہ ہے بلکہ اس طور کے کہ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ حکم

هَذَا كَذَنَّمُ لَوْ حَكَّ الْكَلَّ فَلَا خُذْ مَا يَقَعُ فِي قَلْبِهِ أَنَّهُ أَصَوْبٌ

یہ ہے نہ مان کر اسے سب اقوال بیان کرے پھر جو اس کے دل میں آئے وہ بیان کرے اور

وَأُولَى وَالْعَامِي لَا غِبَةَ مَا يَقَعُ فِي قَلْبِهِ مِنْ صَوَابٍ الْحُكْمُ

عامی نہ کہ دلی خطر کا مجتہد اعتبار نہیں کرے اس کے دل میں حکم کا صواب ہونا یا خطا

وَحَطَائِمُ وَعَلَى هَذَا إِذَا اسْتَفْتِيَ فَيَقِيهَيْنِ اعْنِي مُجْتَهِدَيْنِ

ہوتا واقعہ جو اس فقیر کے موافق اگر اسے دو طریقوں میں سے دو مجتہدین سے پوچھا پھر ان دونوں سے

فَاخْتَلَفَا عَلَيْهِ الْأُولَى أَنْ يَأْخُذَ بِمَا يَمِيلُ إِلَيْهِ قَلْبُهُ مِنْهُمَا

مختلف بیان کیا تو اسے یہ ہے کہ وہ میں سے جسکی طرف اس کے دل کا میلان ہو اختیار کرے

وَعِنْدِي أَنَّهُ لَوْ أَخَذَ يَقُولُ لَدِي كَيْمِيلٌ الْيَحْيَارُ لَانَ مَيْدَهُ وَعَدَهُ

در میری نزد من یہ ہے کہ اگر اوسکا قول یہی اختیار کر لے بعد میں یاران نہیں ہے تو جا رہے ہیں کہ

رَاجِبٌ عَلَيْهِ تَقْلِيدُ مُجْتَهِدٍ وَقَدْ فَعَلَ صَابِغُ لَكَ الْمُجْتَهِدُ

سیر اور عدم میل یکساں ہو اور اوسپر کسی ایک مجتہد کی تقلید واجب ہے سودہ کر چکا وہ مجتہد

أَوْ أَحْطَاءُ وَقَالُوا الشَّقِيلُ مِنْ مَذْهَبٍ إِلَى مَذْهَبٍ بِاجْتِهَادٍ وَدِرْهَانٍ

معیب ہوا عمل ہو اور فقہاء کہتے ہیں کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف ہر طرح اجتناب اور

بِاجْتِهَادٍ وَتَعَرُّفٍ قَبْلَ اجْتِهَادٍ وَدِرْهَانٍ وَلِيَّ وَلا بَدَأَ كُنْ يَرَادُ بِهَذَا

ہر مان کے مستقل ہونے والا کہہ سکتے ہیں ہر اور لغزیر کا ہے سو بلا اجتہاد اور ہر مان اور ہر

الاجْتِهَادِ مَعْنَى التَّخَرُّجِ وَتَحْكِيمِ الْقَلْبِ إِنَّ الْعَامِيَ لَيْسَ لَهُ اجْتِهَادٌ ثُمَّ

نہاد ہے اور ضرور ہے کہ اس اجتہاد سے تخریج اور دل کا یقین ملد ہو اس لیے عامی کے واسطے اجتہاد نہیں ہوتا

سَقِيفَةُ الْأَنْتِقَالِ لَمَّا تَحَقَّقَ فِي حُكْمِ مُسْئَلَةٍ خَاصَّةٍ فَلَدَفِيهِ وَعَمِلَ

ہر انتقال کی حقیقت تو صرف ایک تامل سے اس کے حکم میں جیسے عمل کر چکا ہو ثابت ہوتی ہے۔

يَمْ وَلَا فَقَوْلُهُ فَلَدَتْ أَبَا حَنِيفَةَ فِيمَا أَفْتَى بِهِ مِنَ الْمَسَائِلِ مَثَلًا

اور نہیں تو اوسکا مثلاً یہ کہنا میں نے ابو حنیفہ کے مسائل میں جو وہ فتوے دیوں ہیں تقلید کی ہے

الْتِمَاسُ الْعَمَلُ بِرَأْيِ الْأَجْمَالِ وَهُوَ لَا يَعْرِفُ صَوْرَ هَذَا لَيْسَ حَقِيقَةً

اور اسی پر عمل لازم کر لیا ہے حالانکہ وہ مسائل کی صورتیں نہیں جانتا حقیقت میں تقلید نہیں

التَّقْلِيدُ بَلْ هَذَا حَقِيقَةٌ نَعْلِقُ التَّقْلِيدَ وَوَعْدُ بِهِ كَأَنَّهُ التَّزَمُ

بلکہ یہ حقیقت میں تقلید یا عدم تقلید کا معلق کرنا ہے گویا اوسنے

أَنْ يَجْعَلَ يَقُولُ بِحَقِيقَةٍ فِيمَا يَقَعُ لَهُ مِنَ الْمَسَائِلِ الَّتِي تَتَغَيَّنُ فِي

ابو حنیفہ کے قول پر ان مسائل میں جو جو احداث میں متغیر ہوتے

الْوَقَائِعُ فَإِنْ رَأَى هَذَا الِتِّزَامَ فَلَا دَلِيلَ عَلَى وَجُوبِ اتِّبَاعِ

عمل کرنا التزام کیا ہے پس اگر فقہاء کی مراد تقلید سے یہ ہے التزام ہے تو مجتہد معین متبع

